اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ (العنکبوت ۲۹، آیت:۴۵)

بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔(کنز الایمان)

عظمتِ نماز

--:از:--

مولانا ساجد علی مصباحی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

----:ناشر:----

مکتبہ قادریہ

اٹوا بازار، ضلع سدھارتھ نگر، یو. پی.

* نام کتاب عظمتِ نماز
* مؤلف مولانا ساجد علی مصباحی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
9450827590
* پروف ریڈرس مولوی رضوان دانش و مولوی محمد ہاشم
طلبۂ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
* کمپوزنگ مہتاب پیامی،
پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارک پور — 9235647041
* صفحات ۱۲۰
* سالِ اشاعت رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / اگست ۲۰۱۰ء
* قیمت ....
* ملنے کے پتے

مضامین کی ایک جھلک

شرفِ انتساب

اپنی مشفقہ، محسنہ ماں کے نام جس نے مجھے اپنا خونِ جگر پلایا اور سرد و گرم حالات میں اپنی آغوشِ محبت کو میری پناہ گاہ بنایا ـــ اور ـــ اپنے مشفق و مہربان باپ کے نام جس نے ہمیشہ مجھے سنوارنے کی کوشش کی اور مصائب و آلام کی بھٹی میں سلگتے ہوئے بھی مجھے طلب علم کے لیے آزاد رکھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ان کے سایۂ شفقت و محبت کو میرے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

طالب دعا
سَاجِدْ عَلِی مِصْبَاحِی
کسیا، مہندوپار، کبیر نگر (یو. پی.)

ہدیۂ شکر و سپاس

- خطیب البراہین حضرت علامہ **صوفی محمد نظام الدین** قادری برکاتی رضوی (دامت برکاتہم القدسیہ) کی بارگاہ میں، جنھوں نے عدیم الفرصتی کے باوجود بعض مقامات سے کتاب کا مطالعہ فرمایا اور اپنے نورانی کلمات و دعاے برکات سے نوازا۔
- پیرِ طریقت مبلغ اسلام حضرت علامہ **محمد عبد المبین نعمانی** قادری (دامت فیوضہم المبارکہ) کے حضور میں، جنھوں نے اپنے مصروف ترین اوقات میں سے کچھ موقع نکال کر اس کتاب پر بالاستیعاب نظرِ ثانی فرمائی اور اپنی گراں بہا فکر و تدبیر و بیش قیمت تحریر سے سرفراز فرمایا۔
- استاذ الشعراء ادیب لبیب سید **قیصر وارثی** کی شانِ اعلیٰ نشان میں، جنھوں نے اپنے مفید مشوروں کے ساتھ منظوم تبصرہ سے کتاب کی اہمیت کو دوچند کر دیا۔
- اپنے ان تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں جو گاہے بگاہے کوتاہیوں پر نشان دہی اور حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں، بالخصوص محب گرامی مفتی **محمد صادق** مصباحی کی خدمت میں جنھوں نے اس کتاب کا مسودہ بالاستیعاب دیکھا اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

اللہ جل شانہ ان حضرات کی نوازشات کا سلسلہ بدستور باقی رکھے، آمین۔

نیاز مند
ساجد علی مصباحی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

دعائیہ کلمات

خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی **محمد نظام الدین** قادری برکاتی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ
شیخ الحدیث دارالعلوم تنویر الاسلام، امر ڈوبھا، کبیرنگر (یو.پی.)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

عزیزی مولانا **ساجد علی** مصباحی سلمہ جماعت اہل سنت کے ذمہ دار عالمِ دین ہیں۔ زیرِ نظر کتاب **عظمتِ نماز** مولانا موصوف کی شاہ کار تصنیف ہے جو عوام و خواص سب کے لیے مفید ہے۔ عدیم الفرصتی کی وجہ سے کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر سکا، لیکن مختلف مقامات سے کتاب کو پڑھا۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے حد افادیت کی حامل ہے۔ میری دعا ہے کہ مولا تعالیٰ جلّ وعلا اپنے حبیب پاک صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس کتاب کو نافع تر بنائے اور مصنف موصوف کو مزید تصنیف و تالیف کے ذریعہ خدمتِ دین متین کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم.

محمد نظام الدین قادری برکاتی رضوی عفی عنہ
۱۱ر ربیع الاول ۱۴۲۴ھ / ۱۴ر مئی ۲۰۰۳ء

تاثراتی کلمات

حضرت علامہ مفتی **محمد حبیب اللہ خان** مصباحی دام ظلّہ
استاذ و مفتی دار العلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا، بلرامپور (یو.پی)

محب گرامی قدر مولانا **ساجد علی** مصباحی قادری زید حبکم
سلام مسنون .... عوافی طرفین مطلوب
آپ کی کتابِ مؤلَّف "**عظمتِ نماز**" تحفۃً باصرہ نواز ہوئی۔ یاد آوری کا تہِ دل

سے شکریہ۔

اول نظر میں تو کتاب مذکور کے بارے میں یہی سمجھا کہ نماز سے متعلق آپ کی علمی تحقیق کا گراں مایہ تحفۂ نایاب ہے اور رکھ دیا، بعد میں جب موقع ملا اور تنہائی میں کتاب کا بالاستیعاب گہری نظر سے مطالعہ کیا تو سمجھا کہ یہ آپ کے علمی کارناموں میں سے ایک اچھا کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک اہل علم سے داد وتحسین لیتا رہے گا، اس لیے کہ کتاب بڑی معلوماتی اور اثر انگیز ہے، دل کو دہلانے والی اور بے نمازیوں کو "اگر قلب کی حرارتِ ایمانی بجھ نہ گئی ہو" نمازی بنانے والی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بندۂ ناچیز کی طرف سے یہ دعا ہے کہ آپ کے علم وفضل میں اضافہ فرمائے اور سعادتِ دارین سے نوازے، نیز "عظمتِ نماز" کتاب کے صدقے میں دین و دنیا کی عزت وعظمت میں سیکڑوں چاند لگائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فقط والسلام

محمد حبیب اللہ عفی عنہ

۲۴؍ شوال المعظم ۱۴۲۴ھ

۲۰؍ دسمبر ۲۰۰۳ء

انوکھی فکر وتدبیر

مبلغ اسلام حضرت علامہ **محمد عبد المبین نعمانی** قادری مد ظلہ النورانی

مہتمم وصدر المدرسین جامعہ قادریہ، چریاکوٹ، مئو (یو. پی.)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡن.

نماز کی اہمیت وفضیلت اہلِ ایمان کے نزدیک مسلمات سے ہے اور یہ بھی متفق علیہ ہے کہ نماز اہم الفرائض اور افضل العبادات ہے، قربِ خداوندی و رضائے الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ بھی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی مسلم ہے کہ آج نماز ہی سے سب

سے زیادہ غفلت برتی جاتی ہے جو ضعفِ ایمان کی دلیل ہے اور حبِ دنیا وعیش پرستی کی بھی، ایسے ماحول میں ضرورت ہے کہ نماز کے فضائل وبرکات تقریروں، تحریروں دونوں طرح سے عام کیے جائیں۔ جمعے کی تقریروں اور دینی کانفرنسوں میں بھی فضائل نماز پر مسلسل روشنی ڈالی جائے اور کسی ایک مقرر کو نماز پر بولنے کے لیے خاص کر دیا جائے، حتیٰ کہ محافلِ میلاد شریف کے بیانات میں بھی ایک حصہ نماز کے لیے رکھا جائے۔

فضائل کے ساتھ ساتھ ترکِ نماز کی وعیدیں بھی بیان کی جائیں، گھروں کے کارجین اور مدارس کے ذمہ دار حضرات بھی اپنے ماتحتوں کو نماز کی صرف تاکید ہی نہ کریں، بلکہ ترک وغفلت پر سخت سست سزائیں بھی دیں۔ یوں ہی اہلِ ثروت مسلمان کارخانے دار اپنے مزدوروں کو نماز کی تاکید کریں، پابند بنائیں، بلکہ ملازمت میں نماز کی شرط لگا دیں، یعنی نمازی ملازمین کو ترجیح دیں۔ اس طرح حاجت مند مزدور بہ آسانی نمازی بن جائیں گے۔ اور وقتاً فوقتاً نماز کی اہمیت پر وعظ ونصیحت اور ترغیب وترہیب کا بھی اہتمام کیا جائے تاکہ صرف عادت کے طور پر یا محض زور زبردستی کی بنیاد پر نمازیں نہ پڑھی جائیں، بلکہ عبادت سمجھ کر پورے خلوص وحسن نیت کے ساتھ نمازیں ادا کی جائیں، تاکہ نماز محض رسم بن کر ہی نہ رہ جائے، کیوں کہ نماز کے حقیقی ثمرات اسی وقت مرتب ہوں گے، جب کہ اسے ظاہری وباطنی آداب سے آراستہ کیا جائے اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے۔

بڑی بڑی کانفرنسوں اور جلسوں میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ دیگر ضروریات پر تو ہزاروں اور کہیں لاکھوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں، لیکن نماز کے انتظامات سے یکسر غفلت برتی جاتی ہے۔ نہ وضو کے لیے پانی اور لوٹوں کا انتظام ہوتا ہے، نہ ہی استنجا خانے وغیرہ کا، نہ ہی وقت پر اذان وجماعت کا کوئی خاص اہتمام وانتظام ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کتنے نمازوں کے پابند حضرات بھی وقت پر باجماعت نماز نہیں پڑھ پاتے، چہ جاے کہ کوئی آدمی نیا نمازی بن جائے۔

اس غفلت ولاپرواہی کا ایک سبب تو یہ ہے کہ اکثر وبیش تر جلسہ وکانفرنس کرانے والے خود ہی بے نمازی ہوتے ہیں، تو دوسروں کی نماز کی کیا فکر کریں گے۔ ہاں! جو اجلاس اور کانفرنسیں پابند شرع حضرات کی زیرنگرانی منعقد ہوتی ہیں یا جن کے ذمہ دار اکثر علما ہوتے

ہیں، ان میں ضرور بہ آسانی نماز کا معقول انتظام و اہتمام کیا جا سکتا ہے اور یہ اہتمام دوسری کانفرنسوں اور جلسوں کے لیے نمونہ بھی بن جائے گا۔

اور جہاں کہیں معلوم ہو کہ بانیانِ اجلاس نمازوں سے غافل ہیں، ان کو غیرت دلائی جائے اور کہا جائے کہ آپ لوگ خود ہی عمل نہیں کرتے تو پھر دوسروں کی اصلاح کا سامان کیسے فراہم کر رہے ہیں؟ امید ہے کہ ان تدابیر پر عمل کرنے کرانے سے ضرور نمازیوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور ہمارا معاشرہ تیزی کے ساتھ سدھرتا سنورتا نظر آئے گا۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

اس زمانے میں نمازوں کی پابندی کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کی عالمی سنّی تحریک "دعوتِ اسلامی" سے اپنے کو وابستہ کر لیا جائے اور اس کے اجتماعات کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔ آج بعض گم راہ جماعتیں نمازوں کا سہارا لے کر ہماری صفوں میں گھستی چلی جا رہی ہیں۔ سنی قوم کو ان کے چنگل سے بچانے کا بھی آسان راستہ یہی ہے کہ ہر ہر گاؤں میں "دعوتِ اسلامی" کے ذریعہ مسلمانوں کو نمازی اور سنتوں کو پابند بنایا جائے۔

زیرِ نظر کتاب **عظمتِ نماز** جسے فاضل نوجوان مولانا **ساجد علی** مصباحی نے بڑی عرق ریزی اور محنت سے مرتب کیا ہے، اسی تحریکِ صلاۃ و سنت کی طرف ایک مستحسن اقدام ہے، ضرورت ہے کہ اس کو عام کیا جائے اور گھر گھر پہنچایا جائے۔ کتاب میں واقعات بھی کافی مقدار میں آئے ہیں جن سے اچھے اثرات کی امید ہے کہ عوام واقعات و حکایات سے زیادہ دل چسپی رکھتے ہیں اور غور سے سنتے، پڑھتے بھی ہیں۔ دعا ہے کہ مولا تعالیٰ مصنف کی محنتوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ نفع دے۔

آمِین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَاۃُ وَالتَّسْلِیْم۔

محمد عبد المبین نعمانی قادری

دار العلوم قادریہ، چریا کوٹ، مئو، یو. پی.

۲؍ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ

''عظمتِ نماز'' پر منظوم تبصرہ

استاذ الشعراء سید **قیصر** وارثی، سکریٹری دار العلوم وارثیہ، گومتی نگر، لکھنؤ

اے مومنو! سمجھ لو تم عظمت نماز کی
قرآن میں لکھی ہے فضیلت نماز کی

رب کی عبادتوں میں یہ افضل نماز ہے
اسلام کے نظام میں اول نماز ہے

ٹھنڈک نبی کی آنکھوں کی ہے اِس نماز میں
معراجِ مومنیں بھی ہے اِس نماز میں

بے شک برائیوں سے بچاتی ہے یہ نماز
مومن کو نیکیوں سے سجاتی ہے یہ نماز

پیشِ نظر جو آج مرے یہ کتاب ہے
ہر اعتبار سے یہ بڑی لا جواب ہے

رکھا ہے اِس کا نام حسیں ''عظمتِ نماز''
پڑھیے اِسے تو آئے نظر حکمتِ نماز

اِس میں ملیں گے تم کو فضائل نماز کے
شامل کیے ہیں اِس میں مسائل نماز کے

مولانا ساجد اِس کے مؤلف ہیں باکمال
تازہ ہے اُن کا علم، بلند ان کے ہیں خیال

ان کے قلم میں ملتی ہیں ہم کو روانیاں
فاضل ہیں اشرفیہ کے، عالم ہیں نوجواں

اس کو پڑھے گا جو بھی ہدایت وہ پائے گا
مجھ کو یقیں ہے خلد میں وہ گھر بنائے گا

جو ہیں نمازی ان کے لیے ہیں بشارتیں
اس میں ہیں پیاری پیاری نبی کی روایتیں

کیسے پڑھیں نماز، سکھائے گی یہ کتاب
سب فرض وواجبات بتائے گی یہ کتاب

سنت کا کیا ثواب ہے، نفلوں کا کیا ثواب
کس طرح سے پڑھیں کہ نمازیں نہ ہوں خراب

سیکھو طریقے اس سے رکوع و سجود کے
سمجھو مسائل اس سے قیام و قعود کے

المختصر کتاب بڑی لاجواب ہے
اس کو سمجھ کے جو بھی پڑھے کامیاب ہے

قیصرؔ نفس نفس ہے خدا سے دعا یہی
پھیلے ہر ایک گھر میں نمازوں کی روشنی

سید قیصر وارثی لکھنوی

۳؍جولائی ۲۰۰۳ء

تبصرہ

حضرت مولانا محمد افروز قادری فہمی چریاکوٹی
فاضل مرکز الثقافۃ السنیہ، کیرلا

نماز کی اہمیت اور اس کی بے پایاں فضیلت کے حوالے سے معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بس ہے: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلَاتُہٗ. بروز محشر بندہ کے نامہ اعمال سے پہلے پہل نماز کی پرسش ہوگی۔ عارف باللہ حضرت شرف الدین ابو توامہ علیہ الرحمہ نے اسی حدیث کی روشنی میں یہ لافانی شعر کہا تھا۔

روز محشر کہ جاں گداز بود　　　اولیں پرسش نماز بود

اس شعر کو وہ مقبولیت انام اور سند دوام ملی کہ آج مسجد و محرب کی پیشانیوں پر عموماً کندہ کیا ملتا ہے۔

ادھر ماضی قریب میں نماز کے تعلق سے چھوٹی بڑی کئی کتابیں دیکھنے کو ملیں، جن میں مولانا مفتی محمد ابو الحسن صاحب مصباحی کی تصنیف لطیف "انوارِ نماز" کو نماز کے حوالے سے ایک مکمل دائرۃ المعارف کی حیثیت حاصل ہے، اور مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب کی کتاب "مومن کی نماز" بھی خاصے کی چیز ہے۔ مگر ان خصوصیات کے باوجود یہ کتابیں ایسی نہیں کہ ہر ابجد خواں اور کم پڑھا لکھا شخص بہ سہولت سمجھ سکے اور بلا تکلف شاہد معنیٰ تک رسائی حاصل کر لے، اور پھر عصر رواں کے حالات کچھ ایسے ہیں کہ عموماً طبیعتیں مسائل خوانی کی طرف کم راغب ہوتی ہیں اور اگر کسی کا میلان ہوا بھی تو گاڑھے جملے مشکل الفاظ اور پیچیدہ ترکیبیں دیکھ کر رہا سہا ذوق بھی سر د پڑ جاتا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں ایک قاری کے دیدہ و دل تک دین کی بات پہنچانا اور اس کے مزاج و مذاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے مسائل سے آشنا کرنا کتنا مشکل کام ہے، اسے وہی محسوس کر سکتا ہے جس نے

اس راہ میں آبلہ پائی کی ہو۔

اس وقت ایک صحت مند و توانا فکر و نظر کے مالک جناب مولانا **ساجد علی** مصباحی کی کتاب "**عظمت نماز**" میرے پیش نگاہ ہے جسے بجا طور پر ترغیب و ترہیب کا آمیختہ کہا جا سکتا ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کو دو باب [1] میں تقسیم کر کے باب اول کے ضمن میں نماز کی اہمیت و عظمت اور باب دوم کے تحت ترکِ نماز کے وبال کو بیان کیا ہے۔ ان بابوں میں کیا کچھ بیان ہوا ہے یہ تو آپ کو مطالعے کے بعد معلوم ہوگا لیکن باب دوم پڑھتے وقت مجھ پر جو کیفیت طاری تھی اسے لفظوں کا لبادہ نہیں پہنا سکتا۔ بس اتنا سمجھ لیں کہ کوئی سطر اس صبر و سکون سے نہیں پڑھ سکا کہ آنکھیں نہ بھیگی ہوں اور قلب و روح میں گداز و گداخت کی ایک خاص کیفیت محسوس نہ ہوئی ہو۔ بلا شبہہ اس کتاب میں عبرت و موعظت کا ایک جہاں آباد ہے، اور ہر واقعہ اپنے اندر جذب و کشش کی بے پناہ تاثیر کا حامل ہے، جسے خلوص دل سے پڑھ لینے کے بعد ناممکن ہے کہ ایک تارک نماز یا تارک جماعت نمازوں کی مداومت پر خود کو آمادہ نہ کر لے، اور اس کا آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے بہتر نہ ہو۔ دین سے بیزاری اور نماز سے بے اعتنائی کے اس خوں چکاں عہد میں فاضل مؤلف نے ایسی دل پذیر اور عبرت انگیز کتاب لکھ کر جہاں بے نمازیوں کو ذوق نماز سے لذت آشنا کرنے کی سعی محمود کی ہے وہیں اپنی سعادتوں کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر کیا ہے۔ اس سے قبل وہ دو بار دعوت و تبلیغ کا آفاقی پیغـام قوم کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ ایک "**اقامت کے وقت کھڑے ہونے کی تین صورتیں**" کی شکل میں، دوسرے "**شادی اور طرزِ زندگی**" کے روپ میں، اور اب یہ تیسری بار "**عظمت نماز**" کی سوغات لےکر آپ کے روبرو ہوئے ہیں۔ وہ اپنی اس قلمی تگ و دو میں کہاں تک کامیاب ہیں، اس

(۱)۔ بعض احباب کی فرمائش پر اس ایڈیشن میں ایک باب کا اضافہ کر دیا گیا ہے جس میں وضو و نماز کے طریقے اور بعض احکام و مسائل کے ساتھ بیش تر نوافل کے طریقے اور ان کے فضائل وغیرہ بھی شامل کیے گئے ہیں اور عنوان کی مناسبت سے بابِ دوم کے بعض مباحث مثلاً قضا نمازوں کے احکام و مسائل، قضاے عمری کا طریقہ اور اس کی بعض آسان صورتیں اور فدیۂ نماز کے مسائل بھی تیسرے باب ہی میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ اضافہ عوام کے لیے بہت مفید ہوگا۔ ۱۲ ساجد علی مصباحی

کا فیصلہ آپ کا ذوق مطالعہ کرے گا۔ ہماری حیثیت تو بس ایک مبصر کی ہے۔ یعنی ہم نے سمندر کی راہ آشکار کر دی ہے، اب اپنے اپنے ظرف اور اپنی اپنی تشنگی کے مطابق سیرابی آپ کا کام ہے۔

بفضل اللہ محب گرامی مولانا **ساجد علی مصباحی** ان اقبال مند نوجوانوں میں سے ہیں جنھیں وفورِ علم و خلوص نیت کے ساتھ خلوص فکر و عمل کی نعمت بھی خدائے بخشندہ نے بطور خاص مرحمت فرمائی ہے۔ سوز و اثر کی جو کیفیت موصوف کی تحریروں میں پائی جاتی ہے اور سرشاری کی جو شراب ان کے لفظ لفظ سے چھلکی پڑتی ہے اس کا تعلق محض فن، مشق و مزاولت اور محض ملکہ تحریر ہی سے نہیں، بلکہ اس کا اصل سرچشمہ وہ گہرا خلوص، اور سنتوں سے لگاؤ ہے جس سے ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ رچا ہوا ہے۔

فاضل مؤلفــــــ نے جن امنگوں اور ولولوں کے ساتھ **"عظمت نماز"** کو حلیۂ ترتیب سے آراستہ کرنا چاہا تھا افسوس کتابت و طباعت کی خستگی اور بے عمدگی کے باعث قارئین اپنی بھرپور توجہ اس طرف مہمیز نہ کر سکے ہوں گے۔ اس کی وجہ جو بھی رہی ہو تاہم، ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ کتاب کی انفرادیت و جامعیت اس کی مستحق ہے کہ اسے دوبارہ ستھری کتابت اور پاکیزہ طباعت کا چولہ پہنایا جائے، تا کہ طالبانِ شوق اور شیفتگانِ حقیقت روح کی آسودگی میں کوئی تشنگی محسوس نہ کریں۔

(بہ شکریہ ماہ نامہ اشرفیہ، اکتوبر ۲۰۰۳ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَ الصَّلٰوۃَ عَلَمَ الۡاِیۡمَانِ وَعِمَادَ الدِّیۡنِ•
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ اَتٰی بِھَا مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ• وَبَشَّرَ بِاَنَّھَا نُوۡرٌ
وَّنَجَاۃٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ یَوۡمَ الدِّیۡنِ• وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ•

باب اول

نماز کی عظمت واہمیت

خدائے وحدہ لاشریک اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ایمان لانے اور اہلِ سنت وجماعت کے مسلک کے مطابق اپنے عقاید درست کر لینے کے بعد انسان کے لیے سب سے عظیم اور مہتم بالشان چیز نماز ہے—— نماز دین کا ستون اور ایمان کی پہچان ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡنِ فَمَنۡ اَقَامَھَا فَقَدۡ اَقَامَ الدِّیۡنَ وَمَنۡ تَرَکَھَا فَقَد ھَدَمَ الدِّیۡنَ•(منية المصلى،ص:۱۳)

نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز کو قائم رکھا، اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز چھوڑ دی، اس نے دین کو ڈھادیا۔

اور ایک دوسری حدیثِ پاک کے الفاظ اس طرح منقول ہیں:

لِکُلِّ شَیۡءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الۡاِیۡمَانِ الصَّلٰوۃُ• (ایضاً)

ہر چیز کی ایک پہچان ہوتی ہے، ایمان کی پہچان نماز ہے۔

نماز کی عظمت واہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگا سکتے ہیں کہ:

* حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اور اپنی مومن اولاد کے لیے جو دعا فرمائی وہ نماز ہی سے متعلق تھی۔ چناں چہ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ اس طرح ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﳓ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝
(پ:۱۳، ابراھیم:۱۴، آیت:۴۰)

اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ [1] میری اولاد کو۔ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔(کنزالایمان)

✽ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جو سب سے پہلے وحی ہوئی وہ بھی نماز ہی سے متعلق تھی۔ چناں چہ قرآن پاک میں اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ۝ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝
(پ:۱۶، طٰہٰ:۲۰، آیت:۱۳ ، ۱۴)

اور میں نے تجھے پسند کیا، اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔(کنزالایمان)

✽ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی ماں کی آغوش میں زبان کھولی تو اعمال میں سب سے پہلے نماز کی تاکید کا ہی ذکر فرمایا، جسے قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ﳵ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝
(پ:۱۶، مریم:۱۹۔ آیت:۳۰ ، ۳۱)

بچہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں۔
(کنزالایمان)

✽ حضرت لقمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے کو جو نصیحت فرمائی اس میں سب سے پہلے نماز قائم رکھنے کا ذکر کیا۔ قرآن پاک میں وہ نصیحت اس طرح محفوظ ہے:

---

(۱) آپ نے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی اور محافظت کی دعا کی، اس لیے کہ بعض کی نسبت آپ کو باعلام الٰہی معلوم تھا کہ وہ کافر ہوں گے۔ ۱۲(خزائن العرفان)

اے میرے بیٹے! نماز برپارکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔(کنزالایمان)	يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (پ:۲۱، لقمٰن:۳۱، آیت:۱۷)

✱ حضور تاج دارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ایک گناہ سرزد ہوگیا اور وہ اس کی تلافی کے لیے بارگاہِ رسول میں حاضر ہوئے تو نمازِ پنج گانہ کی محافظت کا حکم دیا گیا اور اس وقت یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں [۱] اور کچھ رات کے حصوں [۲] میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔(کنزالایمان)	وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (پ:۱۲، ھود:۱۱، آیت:۱۱۴)

اس سے معلوم ہوا کہ نماز اپنی بے پناہ عظمتوں اور تمام تر خوبیوں کے ساتھ ساتھ گناہوں کے دھونے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر (چاہے وہ مرد ہو یا عورت) روزآنہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی، وہ فاسق ہے۔ اور جو نماز نہ پڑھتا ہو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ اسے اتنا مارا جائے کہ خون بہنے لگے اور قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ (عامہ کتب)

قرآن و حدیث میں جا بجا نماز کو اس کے صحیح وقت پر ادا کرنے کی تاکید آئی ہے

(۱) دن کے دونوں کناروں سے صبح و شام مراد ہیں، زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے، صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔ ۱۲(خزائن العرفان)
(۲) رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں۔ ۱۲(خزائن العرفان)

چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں تا کہ آپ اپنے پروردگار اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ارشاداتِ ربانی

* هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (پ:۱، البقرہ:۲، آیت:۲--۳)
(قرآن) ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنزالایمان)

* اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (پ:۵، النساء:۴، آیت:۱۰۳)
بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنزالایمان)

* وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (پ:۱، البقرہ:۲، آیت:۴۳)
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنزالایمان)

* اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ (پ:۱۵، بنی اسرائیل:۱۷، آیت:۷۸)
نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے (۱) سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (کنزالایمان)

* حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ (پ:۲، البقرہ:۲، آیت:۲۳۸--)
نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز (عصر) کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ (کنزالایمان)

* وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ
اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ

---

(۱) سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک چار نمازیں ہوئیں، ظہر، عصر، مغرب، عشا۔ اور صبح کے قرآن سے مراد نماز فجر ہے۔ جس میں رات کے فرشتے بھی ہوتے ہیں اور دن کے بھی حاضر ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ (خزائن العرفان ملخصًا)

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُہُمُ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴿۷۱﴾
(پ:۱۰، التوبۃ:۹، آیت:۷۱)

دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں، یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔(کنزالایمان)

احادیثِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

* اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ●(منیۃ المصلی،ص:۱۳)

نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز چھوڑ دی، اس نے دین کو ڈھادیا۔

* اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلٰوۃُ ،فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ: فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ خَابَ وَخَسِرَ●
(الترغیب والترھیب،ص:۲۴۵، ج:۱)

قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ ٹھیک رہی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ خراب ہوئی تو اس کے سارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے: اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ خائب و خاسر (ناکام ونامراد) ہو گا۔

* مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ مُضِیْعٌ لِلصَّلٰوۃِ لَمْ یَعْبَاِ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِنْ حَسَنَاتِہٖ●
(الاحیاء للغزالی۲۵۲، ج:۱)

جو شخص اللہ جل شانہ سے ملے اس حال میں کہ وہ نماز کو ضائع کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کا اعتبار نہیں کرے گا۔

* مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْھَانًا وَّلَا نَجَاۃً، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ●(مشکوۃ، ص:۵۸)

جو اس (نماز) کی پابندی کرے گا اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور ذریعۂ نجات ہو گی۔ اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ نور ہوگی نہ دلیل اور نہ ہی ذریعہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون و فرعون اور ہامان و اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

* مَاافْتَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی خَلْقِہٖ بَعْدَ التَّوْحِیْدِ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَلَوْ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر توحید کے بعد نماز سے زیادہ محبوب کوئی شئے فرض نہیں فرمائی اگر اس کے

كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا لَتَعَبَّدُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فَمِنْهُمْ رَاكِعٌ وَ مِنْهُمْ سَاجِدٌ وَمِنْهُمْ قَائِمٌ وَقَاعِدٌ•
(الاحیاء للغزالی، ص:۲۵۲، ج:۱)

نزدیک نماز سے زیادہ محبوب کوئی اور شے ہوتی تو فرشتے اسی کے ذریعہ اس کی عبادت کرتے۔ توان میں بعض رکوع میں ہے اور بعض سجدہ میں اور بعض قیام میں ہیں اور بعض قعود میں (اور یہ سب نماز ہی کے افعال ہیں)۔

ان آیات واحادیث سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز تمام عبادتوں میں سب سے افضل اور مہتم بالشان ہے۔ نماز کا صحیح وقت پر ادا کرنا خدا و رسول کی خوشنودی اور آخرت میں نجات و کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ جلّ شانہ تمام مسلمانوں کو نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پانچ وقت کی نمازیں اور ان کا ثمرہ

✱ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیں جو ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور انھیں صحیح وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا۔ اور جو ایسا نہ کرے اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں، چاہے تو بخش دے اور چاہے تو عذاب دے۔ (مشکوۃ ص:۵۸)

✱ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے کنارہ میں نے ایک عورت کو گلے لگایا لیکن میں نے اس سے صحبت نہیں کی۔ سرکار! مجرم حاضر ہے ۔ میرے متعلق جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود تھے فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی، کاش تو بھی اپنے اوپر پردہ ڈالے رہتا۔ (یعنی خفیہ توبہ کرلیتا اور اس کا اعلان نہ کرتا)۔ راوی کہتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کچھ جواب نہ دیا تو وہ شخص اٹھا اور چل دیا (یہ سمجھ کر کہ شاید

میرے بارے میں کوئی آیت اترے تب فیصلہ کیا جائے)۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور اس پر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ
(پ:۱۲، هود :۱۱، آیت:۴--۱۱)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (کنزالایمان)

(یعنی تجھ سے اتفاقاً جو گناہ سرزد ہو گیا ہے اس پر کوئی سزا نہیں کیوں کہ یہ گناہ صغیرہ ہے اور گناہِ صغیرہ نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتا ہے۔)

یہ سن کر ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ اس کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ سارے لوگوں کے لیے ہے۔ رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص:۵۸)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص بھی پانچ وقت کی نمازیں ادا کرے گا اللہ جلّ شانہ اس کے صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا۔

* حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والتسلیم پر نازل شدہ کسی صحیفہ میں اللہ عزوجل کا یہ ارشاد پڑھا ہے کہ اے موسیٰ! دو رکعت نماز ہوگی جسے میرا پیارا رسول اور اس کے امتی پڑھا کریں گے —— یہ نمازِ فجر ہے —— جو شخص اسے ادا کرتا رہے گا میں اس کے روز و شب کے گناہ بخش دوں گا اور وہ میری پناہ میں رہے گا۔

اے موسیٰ! چار رکعت نماز ہوگی جسے میرا پیارا حبیب اور اس کے امتی ادا کریں گے، یہ نمازِ ظہر ہے —— میں انھیں اس نماز کی پہلی رکعت کے عوض میں مغفرت عطا کروں گا، اور دوسری رکعت کے ثواب میں ان کے میزانِ عمل کا نیکیوں والا پلہ بھاری کر دوں گا، اور تیسری رکعت کے عوض میں ان پر فرشتے مقرر کردوں گا جو میری تسبیح اور ان کے لیے دعاے مغفرت کریں گے، اور چوتھی رکعت پر ان کے لیے آسمانوں کے دروازے

کھول دوں گا جن سے جنت کی حوریں انھیں جھانکیں گی۔ اور میں حورانِ جنت کو ان کی زوجیت یعنی نکاح میں دوں گا۔

اے موسیٰ! چار رکعت نماز ہوگی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھے گی ـــــ یہ نمازِ عصر ہے ـــــ اس کے ثواب میں آسمان وزمین کا کوئی ایسا فرشتہ نہ ہو گا جو ان کے لیے دعاے مغفرت نہ کرے، اور جس شخص کے لیے فرشتے دعاے مغفرت کریں اسے کبھی عذاب نہ ہوگا۔

اے موسیٰ! تین رکعت نماز ہوگی جسے میرا محبوب اور اس کے امتی غروبِ آفتاب کے فوراً بعد پڑھیں گے ـــــ یہ نمازِ مغرب ہے ـــــ اس کی ادائگی سے میں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دوں گا، اور وہ اپنی جس حاجت کے متعلق بھی مجھ سے سوال کریں گے میں وہ حاجت پوری کر دوں گا۔

اے موسیٰ! چار رکعت نماز ہو گی جسے میرا پیارا نبی اور اس کے امتی رات میں شفق غائب ہو جانے کے بعد پڑھیں گے ـــــ یہ نمازِ عشا ہے ـــــ یہ نماز ان کے لیے دنیاومافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سب سے بہتر ہو گی اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جائیں گے جیسے آج ہی اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوئے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۲، ص:۱۶۶-۱۶۷ بتغیر لفظ)

نماز کس طرح پڑھنی چاہیے

نماز کس طرح پڑھنی چاہیے، اس کے متعلق تفسیر روح البیان شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حاتم زاہد، عاصم بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو عاصم بن یوسف نے ان سے پوچھا: آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟

حاتم زاہد نے فرمایا: جب نماز کا وقت قریب آتا ہے تو میں پہلے اچھی طرح وضو کرتا ہوں، پھر مصلیٰ پر سیدھا کھڑا ہوتا ہوں اور دل میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کعبہ معظّمہ میرے چہرے کے سامنے ہے اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے آگے ـــ اللہ جل شانہ

میرے پاس ہے جو میرے تمام احوال و افعال دیکھ رہا ہے —— میں پل صراط پر کھڑا ہوں —— جنت میری داہنی جانب ہے —— دوزخ میری بائیں طرف ہے اور ملک الموت میرے پیچھے کھڑے ہیں —— اور ہر نماز کے متعلق میں یہی خیال کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے —— پھر تکبیر تحریمہ کہتا ہوں —— پھر قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں، اس طرح کہ اس کے ایک ایک لفظ کے معنیٰ پر غور کرتا ہوں —— عاجزی کے ساتھ رکوع کرتا ہوں اور گریہ و زاری کے ساتھ سجدہ —— پھر اطمینان سے قعدہ کرتا ہوں اور قبولیت کی امید پر «التّحیات» پڑھتا ہوں اور سنت کے طریقہ پر سلام پھیرتا ہوں —— پھر جب نماز سے فارغ ہوتا ہوں تو اس کے مقبول ہونے کی امید اور مردود ہونے کے خوف میں مشغول ہو جاتا ہوں۔

عاصم بن یوسف نے حیرت سے پوچھا: آپ اس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ حاتم زاہد نے فرمایا: ہاں! تیس سال سے اسی طرح میں نماز پڑھ رہا ہوں۔

(تفسیر روح البیان، ص: ۳۳ - ۳۴، ج: ۱)

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان "مکاشفۃ القلوب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی: اے موسیٰ! جب تو شکستہ دل ہو کر مجھے یاد کرتا ہے تو میں تجھے یاد کرتا ہوں —— کامل اطمینان اور خشوع سے میرا ذکر کیا کر، اپنی زبان کو دل کا مطیع بنا، میری بارگاہ میں فرماں بردار بندہ کی طرح حاضری دے، خوف زدہ دل سے مجھے پکار اور سچائی کی زبان سے مجھے بلا تا رہ۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۱۵۴)

ایک سبق آموز حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ایک کنارے تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب مسجد میں آئے اور نماز پڑھی، پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیك السلام جاؤ پھر سے نماز پڑھو، کیوں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی (تمہاری نماز

نہیں ہوئی)۔ وہ واپس لوٹے اور پہلے کی طرح نماز ادا کی پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیك السلام جاؤ نماز پڑھو کیوں کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ تیسری یا چوتھی بار انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا) آپ مجھے نماز کا صحیح طریقہ بتائیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح سے وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہُ اکبر کہو، پھر قرآنِ پاک کی تلاوت کرو جتنا تم سے آسانی کے ساتھ ہوسکے، پھر رکوع کرو، اس طرح کہ تمھیں رکوع میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر کامل اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھو، یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے، پھر دوسرا سجدہ کرو اس طرح کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ (یہ ایک رکعت مکمل ہو گئی) اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (بخاری، ج:۱، ص:۱۰۵/ مسلم، ج:۱، ص:۱۷۰)

اس حدیثِ پاک میں ان نمازیوں کے لیے درسِ عبرت ہے جو تعدیلِ ارکان کا خیال نہیں رکھتے ہیں اور رکوع سے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر سجدہ میں چلے جاتے ہیں، یا ایک سجدہ کرنے کے بعد اچھی طرح بیٹھے بغیر دوسرا سجدہ کر لیتے ہیں۔ انھیں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس طرح نماز پڑھنے سے نماز درست نہیں ہوتی، بلکہ اس کا دہرانا ان کے ذمہ واجب ہوتا ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثِ پاک سے ظاہر ہے۔ فقہاے کرام فرماتے ہیں: تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، ص:۶۳، ج:۳)

بارگاہِ خداوندی کا ادب

حضرت مولانا محمد بن شیخ محمد رجامی "طبیب القلوب" کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواجہ علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو نماز کی حالت میں اپنے جسم سے مکھیوں کو بھگاتا رہتا ہے؟

خواجہ علی دقاق علیہ الرحمہ نے فرمایا: خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں اس سے کم مؤدب نہیں ہونا چاہیے جتنا کہ ایاز غلام سلطان محمود کے سامنے رہا کرتا تھا۔

پھر آپ نے ایاز کے طور طریقے اور بارگاہِ سلطانی میں اس کی حاضری کے آداب پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ایک دن کا واقعہ ہے کہ ایاز دستور کے موافق بادشاہ کی خدمت میں کھڑا تھا، اچانک اس نے اپنے موزہ کو حرکت دی، بادشاہ کو اس حرکت سے بہت تعجب ہوا کیوں کہ یہ پہلا اتفاق تھا کہ اس سے اس قسم کی بے ادبی سرزد ہوئی تھی، بادشاہ فراست سے سمجھ گیا کہ ضرور اس میں کوئی راز ہے یا یہ معذور ہے ـــــ سلطان نے فوراً اسے کسی کام سے باہر بھیجا اور ایک دوسرے شخص کو حکم دیا کہ وہ ایاز کے پیچھے جائے اور چھپ کر اس کے احوال معلوم کرے ـــــ سلطان کے دوسرے خادم نے ایک گوشہ میں چھپ کر دیکھا کہ ایاز نے باہر جاکر موزہ نکالا تو اس میں سے ایک بچھو گرا۔ ایاز اسے موزہ کی نوک سے کچلنے لگا اور کہنے لگا کہ اب تک مجھ سے کوئی بے ادبی نہیں ہوئی تھی لیکن آج تو نے بادشاہ کے سامنے میری عزت پامال کر دی اور ان کی نگاہوں میں مجھے گستاخ و بے ادب بنا دیا۔

اس شخص نے یہ سارا واقعہ بادشاہ کے سامنے بیان کر دیا۔ جب ایاز باہر سے واپس آیا تو سلطان نے اس سے کہا: ایاز! آج تم نے بے ادبی کیوں کی اور میرے سامنے پاؤں کیوں ہلایا؟

ایاز نے عاجزی کرنا شروع کیا اور کہا: حضور! غلاموں کا غلطی کرنا اور آقاؤں کا معاف کرنا پرانا دستور ہے۔ اے میرے آقا! اس لیے آپ بھی مجھے معاف کر دیں۔

سلطان نے کہا: ایاز! بچھو کا واقعہ مجھے معلوم ہو چکا ہے — ایاز نے کہا: (ناچیز پر سلطان کی نوازش ہمیشہ رہے) جب آقا کو واقعہ معلوم ہو گیا ہے تو یہ بھی جان لیں کہ بچھو نے سات مرتبہ میرے پاؤں میں ڈنک مارا، میں نے برداشت کیا، لیکن جب اس نے آٹھویں مرتبہ ڈنک ـــــ مارا تو میں برداشت نہ کر سکا اور تکلیف کی شدت سے پاؤں زمین سے اوپر اٹھالیا۔ (ریاض الناصحین فارسی: ص: ۹۳)

حضرت خلف بن ایوب علیہ الرحمۃ والرضوان سے کسی نے پوچھا، کیا نماز میں مکھی

آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی ہے کہ آپ اسے ہٹائیں؟
آپ نے فرمایا: میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی نہیں بناتا جو میری نماز خراب کر دے۔
پوچھنے والے نے پھر پوچھا: آپ کو مکھیوں کے کاٹنے پر صبر کیسے ہوتا ہے؟
آپ نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ فاسق شاہی کوڑوں پر صبر کرتے ہیں تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں بڑا صابر ہے، بلکہ وہ اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ اور میں تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑا ہوں، تو کیا ایک معمولی سی مکھی کی وجہ سے جنبش کروں۔ (الاحیاء، ص:۱۵۷، ج:۱)
اللہ اکبر! بارگاہِ سلطانی میں ایاز کا یہ ادب واحترام ہمارے لیے مشعل راہ اور خلف بن ایوب علیہ الرحمہ کا فرمان ہمارے لیے نمونۂ عمل ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے حبیب علیہ التحیۃ والثناء کے صدقہ وطفیل ہمارے اندر بھی یہی جذبۂ حضوری پیدا فرمائے۔ آمین۔

حالتِ نماز میں شیاطین کا حملہ

امام سمرقندی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جب نماز فرض ہوئی تو ابلیس دہاڑیں مار مار کر رونے لگا، جسے سن کر سارے شیاطین اس کے پاس جمع ہو گئے اور رونے کا سبب دریافت کیا۔
ابلیس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر نماز فرض کر دی ہے ـــــ شیاطین نے کہا: نماز فرض ہو گئی تو کیا ہوا، اس کی وجہ سے کون سی قیامت قائم ہوگئی جو تم نے اس قدر چلا چلا کر آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے؟
ابلیس نے کہا: میرے بدھو چیلو! تم نہیں سمجھتے، سمجھ دار مسلمان نماز پڑھیں گے اور اس کی برکت سے گناہوں سے بچ جائیں گے اور ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔
شیطانوں نے متفکر ہو کر پوچھا: تو اب تم ہی بتاؤ ہم لوگ کیا کریں؟ ـــــ ابلیس نے کہا: انھیں نمازوں سے غافل کر دو، ان کے دل میں نماز پڑھنے کا خیال ہی نہ آنے پائے ـــــ شیطانوں نے پھر پوچھا: اگر یہ نہ ہو سکے تو ہم کیا کریں؟ ـــــ اس پر ابلیس نے کہا: اگر یہ نہ ہو سکے تو جب کوئی مسلمان نماز پڑھنا شروع کرے تو اسے چاروں طرف

سے گھیرلو۔ ایک اس کے دائیں کھڑا ہوکر اس سے کہے: داہنی طرف دیکھو، دوسرا اس کے بائیں کھڑا ہوکر کہے: بائیں طرف دیکھو، تیسرا اس کے اوپر ہو جائے اور اس سے کہے: اوپر دیکھو اور چوتھا اس سے کہے: جلدی پڑھو (اس کے بعد یہ کام کرنا ہے، وہ کام کرنا ہے)۔ اس طرح اس کو الجھاڈالو تا کہ اس کی نماز بہتر طریقے پر ادا نہ ہو سکے۔

پھر ابلیس نے یہ بھی کہا: اے میرے چیلو! اگر تم اس میں کامیاب نہ ہو سکے اور نمازی نے خشوع وخضوع کے ساتھ اپنی نماز پوری کر لی تو اس کی یہ نماز اس کے حق میں چارسو نمازوں کے برابر لکھی جائے گی۔ (ماخوذ از نزہۃ المجالس، ص:۱۳۵، ج:۱)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس اور اس کے چیلے ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ مسلمانوں کو دنیا کے معاملات میں اس طرح الجھادیں کہ ان کو نماز کا خیال ہی نہ رہ جائے، اور اگر کچھ لوگ اس سے بچ کر کسی طرح مسجد میں آجائیں تو ان کے دلوں میں ایسے ایسے اوہام وخیالات پیدا کر دیں جس سے ان کا دل نماز میں حاضر ہی نہ رہے اور جیسی تیسی پڑھ کر مسجد سے نکل جائیں تا کہ ان کی یہ نماز ان کے منہ پر مار دی جائے۔

دو نمازوں میں زمین و آسمان کا فرق

حضور سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازیں صحیح وقت پر ادا کرتا ہے اور ان کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے (یعنی فرائض کے علاوہ سنن ومستحبات کی بھی رعایت رکھتا ہے) پھر پورے ادب و وقار سے کھڑا ہوتا ہے اور اس کے خشوع، رکوع اور سجود کو بخوبی پورا کرتا ہے تو وہ نماز نہایت روشن و چمک دار بن کر جاتی ہے اور نمازی کے لیے دعا کرتی ہے: اللہ جل شانہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت فرمائے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے ـــــ اور جو شخص بے وقت نماز پڑھتا ہے، وضو بھی اچھی طرح نہیں کرتا اور خشوع ورکوع وسجود میں کمی کرتا ہے تو وہ نماز بری صورت، سیاہ رنگ میں اوپر جاتی ہے اور نمازی کو بد دعا دیتی ہوئی کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسی طرح برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے۔ پھر جب وہ نماز اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کرنمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔
(الترغیب والترھیب، ص:۲۵۸، ج:۱)

پیارے اسلامی بھائیو! جب ہمیں معلوم ہوگیا کہ ابلیس ہماراایسا خطرناک دشمن ہے جو ہمیں نماز جیسی اہم عبادت سے روکنے کی انتھک کوششیں کرتا ہے اور جو اس کے جال میں پھنس جاتا ہے وہ عذاب قہار و جبار کا مستحق و سزاوار ہو تا ہے تو کیوں نہ ہم بھی مردانہ وار اس سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں اور ستار و غفار کے سچے فرماں بردار اور اس کے عفو وکرم کے حق دار بن جائیں —— جب بھی ہمارے دلوں میں نماز چھوڑنے کا خیال آئے تو فوراً شیطان پر لعنت بھیجیں اور نماز کے لیے تیار ہو جائیں اور جب کبھی نماز میں اِدھر اُدھر کا خیال آئے تو خدا اور رسول کی یاد سے اسے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ جل شانہ ہمیں شیاطین کے حملوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

شیطان کی طرف توجہ نہ کرنے کا انعام

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زمانہ میں ایک پرہیز گار، پابند نماز عورت تھی، ایک مرتبہ اس نے تنور میں روٹیاں لگائیں، ابھی روٹیاں تنور ہی میں تھیں کہ نماز کا وقت ہوگیا، اس نیک عورت نے نماز پڑھنا شروع کر دیا۔

شیطانِ لعین نماز کی یہ پابندی دیکھ کر جل بھن اٹھا، اور اسے نماز سے ہٹانے کی یہ ترکیب کی کہ ایک عورت بن کر اس کے پاس آیا اور کہا: بی بی! تنور میں تیری روٹیاں جل رہی ہیں —— اس نیک عورت نے کچھ توجہ نہ دی اور برابر نماز پڑھتی رہی۔

شیطان نے جب دیکھا کہ عورت پر اس کے فریب کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا تو اس کے بچے کو جو وہیں قریب میں کھیل رہا تھا اٹھا کر گرم گرم تنور میں ڈال دیا، پھر بھی اللہ کی وہ نیک بندی نماز پڑھتی رہی۔ اتنے میں اس کا شوہر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ بچہ تنور میں بیٹھا انگاروں سے کھیل رہا ہے جنھیں اللہ جلّ شانہ نے اس کے لیے عقیق احمر (سرخ رنگ کا قیمتی پتھر) بنادیا ہے۔

یہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے

فرمایا: اس نیک خاتون کو میرے پاس لاؤ—— جب وہ حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے پوچھا: بی بی! تو کون سا نیک عمل کرتی ہے جس کی وجہ سے یہ واقعہ رونما ہوا؟

اس نیک خاتون نے عرض کیا! اے روح اللہ میرا عمل یہ ہے کہ جب میں بے وضو ہوتی ہوں تو فوراً وضو کر لیتی ہوں اور جب وضو کرتی ہوں تو نماز بھی پڑھتی ہوں اور جب مجھ سے کوئی رضائے الٰہی کے لیے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور پورا کرتی ہوں۔ (یعنی جس کی میرے اندر طاقت ہوتی ہے) اور لوگوں کی طرف سے جو تکلیف پہنچتی ہے اس پر صبر کرتی ہوں۔ (نزہۃ المجالس، ص: ۱۲۴، ج: ۱)

اس سے ان عورتوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے، جو گھر کے کام کاج، بچوں کی پرورش اور کھانے پکانے میں الجھ کر رہ جاتی ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت کا قطعاً خیال نہیں رکھتیں جب کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا، جو اس میں کامیاب ہو گا اس کے لیے نجات ہوگی اور جو اس میں ناکام ہو گا وہ عذابِ نار میں گرفتار ہو گا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! نماز شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح وضو کر لیا جائے یعنی ایسا وضو جس میں فرائض کے علاوہ سنن و مستحبات کا بھی خیال رکھا جائے کیوں کہ یہ اللہ جل شانہ کا حکم ہے اور اس کے بے شمار فوائد بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ
(پ: ۶، المائدۃ: ۵، آیت: ۶)

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنز الایمان)

جنت میں لے جانے والا عمل

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرما دے اور درجات بلند کرے؟—— صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یارسول اللہ (آپ ضرور بتائیں)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت وضو کرنا ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح

وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ کفار کی سرحد پر بلادِ اسلام کی حمایت کے لیے گھوڑا باندھنے کا ہے۔ (مسلم شریف، ص:۱۲۷، ج:۱)

* امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ•
اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (مسلم شریف ص:۱۲۲، ج:۱)

* حضرت عبد اللہ بن صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ ڈھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھ کے ناخنوں سے گر جاتے ہیں اور جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کان سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں سے گر جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد جانا اور نماز پڑھنا مزید برآں ہے۔ (الترغیب والترھیب، ص:۱۵۳، ج:۱)

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بصیرت

حدیث شریف میں جابجا وارد ہے کہ وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں اور جو عضو بندہ وضو کرنے میں دھوتا ہے اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ ہمیں اگرچہ گناہوں کا جھڑنا اور بدن سے گرنا نظر نہیں آتا ہے لیکن جو اللہ جل شانہ کے مقرب بندے ہیں وہ اپنی صفائے قلب کی وجہ سے ان گرتے ہوئے گناہوں کو اچھی طرح دیکھتے ہیں اور ان کی

حقیقت ونوعیت بھی پہچانتے ہیں۔ چناں چہ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان "میزان الشریعۃ الکبریٰ" کے حوالہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

"امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے، ایک نوجوان کو حوض میں وضو کرتے دیکھا، دھوون جب گرا تو آپ نے اس سے فرمایا: بیٹے! ماں باپ کو ایذا دینے سے توبہ کر۔ اس نے فوراً توبہ کی —— دوسرے کا دھوون دیکھا تو اس سے فرمایا: اے بھائی زنا سے توبہ کر —— ایک اور کو دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب پینے اور مزامیر سے توبہ کر۔ ان دونوں نے بھی توبہ کی۔" (نزہۃ القاری ص: ۶۰، ج: ۲)

ایک راہب کے اسلام لانے کا واقعہ

ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر کرتے ہوئے ایک راہب (عیسائی تارک الدنیا) کے کلیسا (عبادت خانہ) کے پاس پہنچے۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ راہب کے پاس چلوں اور اسے نصیحت کروں شاید وہ اسلام قبول کر لے۔ یہ سوچ کر آپ کلیسا کے دروازہ پر آئے تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ آپ نے دستک دی۔ راہب نے اندر سے جواب دیا اور کچھ دیر کے بعد دروازہ کھولا —— آپ کلیسا کے اندر تشریف لے گئے اور راہب سے پوچھا: بھائی! جس وقت تم نے جواب دیا اسی وقت دروازہ کیوں نہیں کھولا، اتنی تاخیر کرنے کی وجہ کیا ہے؟

راہب نے کہا: معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے آپ کی آواز سنی تو میرے دل میں کچھ خوف سا محسوس ہوا اور میں ڈر گیا، اس لیے میں نے پہلے وضو کیا پھر دروازہ کھولا، کیوں کہ میں نے توریت شریف میں پڑھا ہے کہ جس شخص کو کسی آدمی یا کسی چیز سے خوف معلوم ہو اسے چاہیے کہ فوراً وضو کر لے تا کہ اس آدمی یا اس چیز کے شر سے محفوظ ہو جائے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

اس گفتگو کے بعد امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس راہب کے سامنے

اسلام کے فضائل و کمالات بیان کیے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ــــــ وضو کی برکت سے راہب کے دل کا دروازہ کھل گیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

(ریاض الناصحین، ص:۸۳)

معلوم ہوا کہ وضو ایک ایسی نعمت ہے جس سے گناہ جھڑتے ہیں اور خوف وہراس بھی دور ہوتا ہے، بلکہ اگر حالت وضو میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

يَا اَنَسُ! اِذَا سْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ اَبَدًا عَلَى الْوُضُوْءِ فَافْعَلْ فَاِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا قَبَضَ رُوْحَ عَبْدٍ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ كُتِبَتْ لَهٗ شَهَادَةٌ۔ (نزهة المجالس ص: ۱۲۰، ج:۱)

اے انس! اگر تم سے ہو سکے کہ تم ہمیشہ باوضو رہو تو ایسا ہی کرو کیوں کہ ملک الموت جب کسی بندہ کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ باوضو ہوتا ہے تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔

خوبیاں ہیں کیا کیا نماز میں

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز رب کی رضا، فرشتوں کی محبت، انبیاے کرام کی سنت،معرفت کا نور، ایمان کی جان، دعا کی اجابت، اعمال کی قبولیت، رزق میں برکت، اور دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے۔

نیز نماز شیطان کو ناپسند، نمازی اور ملک الموت کے درمیان شفیع، دل کا نور، جگر کا سکون،منکر ونکیر کے سوالوں کا جواب اور قیامت تک قبر میں مونس وغم گسار ہے، اور جب قیامت قائم ہوگی تو نماز، نمازی کے سر پر سایہ فگن ہو کر اس کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ثابت ہوگی اور انوار وتجلیات سے مرصع ہوکر اس کے آگے آگے چلے گی۔

مزید برآں نمازی اور جہنم کے درمیان آڑ، ساری کائنات کے پروردگار کی بارگاہ میں ایمان والوں کے لیے دلیل، میزان عمل میں بھاری، پل صراط پر تیز رفتار سواری اور جنت کی کنجی ہوگی۔ کیوں کہ نماز اللہ جل شانہ کی تعریف و توصیف، اس کی عظمت و پاکیزگی کے

بیان، اس کے نام کی تسبیح، قرآن مجید کی تلاوت اور دعا پر مشتمل ہے، اسی لیے تو تمام اعمال میں سب سے افضل عمل نمازوں کا صحیح وقت پر ادا کرنا ہی ہے۔ (نزہۃ المجالس ص:۱۲۱، ج:۱)

ایک شاعر نے اس حقیقت کا اظہار اس انداز میں کیا ہے ؂

تن کی صفائی، حق کی رضا، دل کی روشنی اے بندے! خوبیاں ہیں کیا کیا نماز میں
یہ قبر میں انیس اور محشر میں ہے شفیع عقبیٰ کا چین، خلد کا وعدہ نماز میں
بیدلؔ نماز کیوں نہ ہو معراجِ مومنین پاتا عروج و قُرب ہے بندہ نماز میں

قیامت کے دن روشن چہرے

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں: جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ جل شانہ کچھ لوگوں کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان کے چہرے روشن ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: تمہارے اعمال کیا تھے؟ (یعنی تم دنیا میں کون سا نیک عمل کرتے تھے)۔ وہ لوگ جواب دیں گے: جب ہم اذان سنتے تھے تو فوراً طہارت و وضو کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور اس کے علاوہ کسی دوسرے کام کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔

ایک قوم کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح جگمگا رہے ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: تمہارے اعمال کیا تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اذان ہونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے۔

اور کچھ لوگوں کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان کے چہرے آفتاب کی طرح روشن و درخشاں ہوں گے۔ وہ فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہیں گے: ہم اذان مسجد میں ہی سنا کرتے تھے۔ (یعنی اذان ہونے سے پہلے ہم وضو کر کے مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے، پھر اذان ہوتی تھی اور ہم نماز پڑھتے تھے۔) (درۃ الناصحین عربی ص:۳۰)

نمازی کے لیے نو سعادتیں

خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز

پنج گانہ ان کے اوقات مقررہ پر ہمیشہ پابندی سے (جیسی کہ شرعاً مطلوب ہے) پڑھتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے نوقسم کی سعادتوں سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

١. اللہ جلّ شانہ اسے اپنے پیاروں میں شامل کرلیتا ہے۔
٢. اس کا جسم تندرست رہتا ہے اور اس کی روح میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔
٣. فرشتے اس کی پاسبانی کرتے ہیں اور اسے سخت گزندوایذا سے بچاتے ہیں۔
٤. اس کے گھر میں برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔
٥. اس کے چہرے پر نیکوکاروں کی علامتیں اور تابانیاں جھلکتی ہیں۔
٦. اللہ تعالیٰ اس کے دل میں رقت اور سوز و گداز محبت پیدا فرمادیتا ہے۔
٧. وہ پل صراط سے پلک جھپکتے ایسے گزر جائے گا جیسے کہ بجلی کا کوندا۔
٨. اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کردے گا۔
٩. رب کریم اپنے فضل وکرم سے اسے اپنے ان بندگان خاص کی ہم سائگی عطا فرمائے گا جنھیں نہ کوئی غم ہے نہ حزن وملال۔ (تنبیہ الغافلین اردو، ص:۳۰۶)

قید خانہ کا نمازی اور امیرِ خراسان

بیان کیا جاتا ہے کہ عبد اللہ طاہر کے دور میں ـــــ جب کہ وہ خراسان کے گورنر تھے اور نیشاپور اس کی راجدھانی تھی ـــــ ایک لوہار شہر ہرات سے نیشاپور گیا اور چند دن وہاں کاروبار کیا، پھر اپنے اہل وعیال سے ملاقات کے لیے وطن (ہرات) لوٹنے کا ارادہ کیا اور رات کے پچھلے پہر سفر کرنا شروع کر دیا ـــــ ان ہی دنوں عبد اللہ طاہر نے سپاہیوں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تمام راستے چوروں سے محفوظ ومامون بنادیں تاکہ کسی مسافر کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو ـــــ اتفاق ایسا کہ سپاہیوں نے اسی رات چند چوروں کو گرفتار کیا اور امیر خراسان (عبد اللہ طاہر) کو اس کی اطلاع بھی پہنچادی لیکن اچانک ان میں سے ایک چور بھاگ کھڑا ہوا، اب یہ گھبرائے کہ اگر امیر کو معلوم ہوگیا کہ ایک چور بھاگ گیا ہے تو وہ ہمیں سزادے گا۔ اتنے میں انھیں سفر کرتا ہوا یہ لوہار نظر آگیا۔ انھوں نے اسے فوراً گرفتار

کرلیا اور باقی چوروں کے ساتھ اسے بھی امیر کے سامنے پیش کر دیا —— امیر خراسان نے سمجھا کہ یہ سب چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں اس لیے مزید کسی تفتیش و تحقیق کے بغیر سب کو قید خانہ میں بند کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

نیک سیرت لوہار سمجھ گیا کہ اب میرا معاملہ صرف خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ سے ہی حل ہوسکتا ہے اور میرا مقصد اسی کے کرم سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس نے وضو کیا اور قید خانہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھنا شروع کردیا۔ ہر دو رکعت کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں رقت انگیز دعائیں اور دل سوز مناجات شروع کر دیتا اور کہتا: اے میرے پروردگار! تو اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے بری ہوں اور اس معاملہ میں بے قصور ہوں —— جب رات ہوئی تو عبد اللہ طاہر نے خواب دیکھا کہ چار بہادر وطاقت ور لوگ آئے اور سختی سے اس کے تخت کے چاروں پایوں کو پکڑ کر اٹھایا اور الٹنے لگے، اتنے میں اس کی نیند ٹوٹ گئی اس نے فوراً لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا، پھر وضو کیا اور اس احکم الحاکمین کی بارگاہ میں دو رکعت نماز ادا کی جس کی طرف تمام شاہ و گدا اپنی اپنی پریشانیوں کے وقت رجوع کرتے ہیں —— اس کے بعد دوبارہ سویا تو پھر وہی خواب نظر آیا، اس طرح چار مرتبہ ہوا۔ ہر بار وہ یہی دیکھتا تھا کہ وہ چاروں نوجوان اس کے تخت کے پایوں کو پکڑ کر اٹھاتے ہیں اور الٹنا چاہتے ہیں۔

امیر خراسان عبد اللہ طاہر اس واقعہ سے گھبرا گئے اور انھیں یقین ہوگیا کہ ضرور اس میں کسی مظلوم کی آہ کا اثر ہے جیسا کہ کسی صاحبِ علم و دانش نے کہا ہے:

نکند صد ہزار تیر و تبر آنچہ یک پیرہ زن کند بہ سحر
ای بسا نیزۂ عدو شکناں ریزہ گشت از دعاے پیر زناں (مثنوی)

یعنی لاکھوں تیر اور بھالے وہ کام نہیں کر سکتے جو کام ایک بوڑھیا صبح کے وقت کر دیتی ہے۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ دشمنوں سے مردانہ وار مقابلہ کرنے اور انھیں شکست دینے والے، بوڑھی عورتوں کی بد دعا سے تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔

امیر خراسان نے رات ہی میں جیلر (قید خانہ کا داروغہ) کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ بتاؤ! تمہارے علم میں کوئی مظلوم شخص جیل میں بند تو نہیں کر دیا گیا ہے؟

جیلر نے عرض کیا: حضور! میں تو یہ نہیں جانتا کہ مظلوم کون ہے، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ میں ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں جو جیل میں نماز پڑھتا ہے اور رقت انگیز و دل سوز دعائیں کرتا ہے۔

امیر نے حکم دیا: اسے فوراً حاضر کیا جائے۔ جب وہ شخص امیر کے سامنے حاضر ہوا تو امیر نے اس کے معاملہ کی تحقیق کی، معلوم ہوا کہ وہ بے قصور ہے۔

امیر نے اس شخص سے معذرت کی اور کہا: آپ میرے ساتھ تین کام کیجیے، پہلا کام یہ ہے کہ آپ مجھے معاف کردیں —— دوسرا کام یہ ہے کہ میری طرف سے ایک ہزار حلال درہم قبول فرمائیں —— تیسرا کام یہ ہے کہ جب بھی آپ کو کسی قسم کی پریشانی درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لائیں تاکہ میں آپ کی مدد کرسکوں۔

نیک سیرت لوہار نے کہا: آپ نے جو یہ فرمایا کہ میں آپ کو معاف کردوں، تو میں نے معاف کر دیا —— اور آپ نے جو یہ فرمایا کہ ایک ہزار درہم قبول کرلوں، تو وہ میں نے قبول کیا —— لیکن آپ نے جو یہ فرمایا کہ جب مجھے کوئی مصیبت درپیش ہو تو میں آپ کے پاس آؤں، یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔

امیر نے پوچھا: یہ کیوں نہیں ہوسکتا؟ تو اس شخص نے جواب دیا: اس لیے کہ وہ پروردگار جو مجھ جیسے فقیر کے لیے آپ جیسے بادشاہ کا تخت ایک رات میں چار مرتبہ اوندھا کرتا ہے اس کو چھوڑ دینا اور اپنی ضرورت کسی دوسرے کے پاس لے جانا اصولِ بندگی کے خلاف ہے —— میرا وہ کون سا کام ہے جو نماز پڑھنے سے پورا نہیں ہو جاتا ہے کہ میں اسے غیر کے پاس لے جاؤں یعنی جب میرا سارا کام نماز کی برکت سے پورا ہو جاتا ہے تو مجھے دوسرے کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ (ریاض الناصحین ص: ۱۰۴، ۱۰۵)

نمازی عورت اور ظالم شوہر

بنی اسرائیل میں ایک نیک، نمازی عورت تھی جو ہمیشہ صحیح وقت پر نماز ادا کرتی تھی، لیکن اس کا شوہر بڑا ظالم و جابر شخص تھا جو اسے نماز پڑھنے سے روکتا تھا۔ وہ عورت مار پیٹ

کے باوجود نماز نہیں چھوڑتی تھی۔ شوہر نے اس سے بے زار ہو کر ایک ترکیب سوچی تا کہ بیوی کو نماز پڑھنے سے روک سکے۔ اس نے کچھ مال بیوی کو دے کر کہا کہ اس کو گھر میں محفوظ جگہ پر رکھ دو، جب مانگوں تب دینا۔ کچھ دنوں بعد شوہر نے وہ مال چپکے سے اٹھا کر دریا میں پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ مال ایک مچھلی نے نگل لیا۔ وہ مچھلی ایک ماہی گیر کے جال میں آگئی اور فروخت ہونے آئی۔حسن اتفاق کہ وہ مچھلی اس کے شوہر نے خریدی اور گھر لے آیا۔ اس نیک خاتون نے پکانے کے لیے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو مال والی تھیلی اس سے برآمد ہوئی۔ وہ سارا معاملہ سمجھ گئی۔ بہر حال اس نے وہ مال ایک محفوظ جگہ رکھ دیا۔ شوہر نے اپنی تجویز کے مطابق بیوی سے مال طلب کیا۔ بیوی نے وہ مال نکال کر شوہر کے حوالہ کر دیا۔ مال ملنے پر شوہر بہت حیران ہوا کہ مال تو میں نے دریا میں پھینک دیا تھا، یہاں واپس کیسے آگیا۔

ظالم شوہر نے سوچا کہ اس میں ضرور عورت کی کوئی چال ہے اور اس واقعہ سے درس عبرت حاصل کرنے کے بجائے اپنی بیوی کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا تا کہ وہ اسی میں جل کر مر جائے۔

تنور میں گرتے ہی اس نمازی عورت نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے اللہ! میں ہمیشہ نماز پڑھتی ہوں۔ آج نماز کے صدقے میری لاج رکھ لے۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں یہ دعا قبول ہوئی اور اس کے حکم سے تنور کی آگ فوراً ٹھنڈی ہوگئی اور وہ نمازی عورت نماز کی برکت سے زندہ بچ گئی۔ (نزہۃ المجالس ۱۳۴، ۱۳۵، ج:۱)

نماز کی دس نمایاں خوبیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں۔

❶ نماز، نمازی کے چہرے کی رونق ہے (کہ دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ تابناک رہے گا اور اس سے نور برسے گا)۔

❷ نماز قلبِ مومن کی روشنی ہے (کہ ایمان تر و تازہ رہتا ہے)۔

❸ نماز بدن کی صحت وعافیت کی ضامن ہے (کہ نمازی مسلمان دوسروں کی بہ نسبت زیادہ تندرست رہتا ہے۔)
❹ نماز قبر کی مونس و ہمدم ہے۔
❺ نماز نزولِ رحمت حق کا باعث ہے۔
❻ نماز آسمانی خیرات وبرکات کی کنجی ہے۔
❼ نماز سے میزانِ عمل بھاری ہو گا (اور اس کے نتیجہ میں جنت کی دولتیں حاصل ہوں گی)۔
❽ نماز عذابِ جہنم کی ڈھال ہے (کہ انشاء اللہ تعالیٰ نمازی کو عذاب دوزخ سے واسطہ نہیں پڑے گا۔)
❾ جس نے نماز قائم رکھی اس نے اپنا دین قائم رکھا۔
❿ جس نے نماز چھوڑ دی، اس نے اپنا دین ڈھا دیا۔ (تنبیہ الغافلین، اردو ص: ۳۶۹)

ویران گھر کی آبادی کا بصیرت افروز واقعہ

ایک شخص نے غلام خریدا، تو غلام نے مالک سے کہا: اے میرے آقا! میں آپ سے تین شرطیں چاہتا ہوں: ① - جب نماز کا وقت ہو جائے تو آپ مجھے نماز ادا کرنے سے نہ روکیں۔ ② - آپ مجھ سے دن میں جو چاہیں خدمت لیں لیکن رات میں مجھے اپنی خدمت میں مشغول نہ رکھیں۔ ③ - مجھے رہنے کے لیے ایسا کمرہ دیں جس میں میرے علاوہ کوئی اور نہ آئے۔

مالک نے کہا: تیری تینوں شرطیں منظور ہیں ـــــ ان کمروں میں سے جو چاہو اپنے رہنے کے لیے پسند کرلو ـــــ غلام نے سب کمروں کا جائزہ لیا اور ان میں جو سب سے خراب تھا اسی کو پسند کر لیا۔

آقا نے پوچھا: تو نے یہ خراب کمرہ کیوں پسند کیا، جب کہ اس سے بہتر کمرے موجود ہیں؟ غلام نے کہا: آقا! آپ کو معلوم نہیں کہ خراب گھر اللہ تعالیٰ کی یاد سے بہتر ہو جاتا ہے ـــــ چنان چہ وہ غلام دن میں آقا کی خدمت کرنے لگا اور رات میں اس کمرے میں

رہنے لگا۔ ایک رات اس کے آقا نے شراب و کباب اور لہو و لعب کی مجلس منعقد کی۔ جب آدھی رات ہوئی اور اس کے دوست و احباب چلے گئے تو وہ اپنے گھر کا جائزہ لینے لگا۔ جب وہ گھومتا ہوا غلام کے کمرے کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ کمرہ روشن ہے، اس میں آسمان سے نور کی ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور غلام سر سجدہ میں رکھ کر اپنے پروردگار سے اس طرح مناجات کر رہا ہے:

"خداوندا! تو نے دن میں مالک کی خدمت میرے ذمہ واجب کر دی ہے۔ اگر مجھ پر یہ ذمہ داری نہ ہوتی تو میں شب و روز تیری ہی عبادت میں مشغول رہتا —— اے میرے پروردگار! میرا عذر قبول فرمالے"۔

مالک رات بھر اس کی طرف دیکھتا رہا، جب صبح ہوئی تو وہ قندیل بجھ گئی اور کمرے کی چھت پہلے کی طرح ہموار ہو گئی۔ وہ واپس لوٹا اور اپنی بیوی کو سارا ماجرا سنایا۔

جب دوسری رات آئی تو وہ مالک اپنی بیوی کو لے کر اس غلام کے دروازہ پر پہنچا۔ اندر دیکھا تو غلام سجدہ میں تھا اور نورانی قندیل روشن تھی۔ وہ دونوں (میاں بیوی) غلام کے دروازے پر کھڑے رہے اور پوری رات اسے دیکھ دیکھ کر روتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے غلام سے کہا: ہم نے تجھے اللہ تعالیٰ کے لیے آزاد کر دیا ہے تا کہ تو فراغت سے اس کی عبادت کر سکے، پھر اسے رات کا واقعہ بتایا۔ غلام نے جب یہ سنا تو دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کیا:

یَاصَاحِبَ السِّرِّ اِنَّ السِّرَّ قَدْ ظَهَرَ وَلَا اُرِيْدُ حَيٰوتِيْ بَعْدَ مَا اشْتَهَرَ

اے صاحبِ راز! راز ظاہر ہو گیا، اب میں اس افشائے راز اور شہرت کے بعد زندگی نہیں چاہتا، لہٰذا تو میری روح قبض کر لے، اتنے میں وہ گرا اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص:۹۸/ قلیوبی، ص:۲-۳)

خدا کی عبادت کا انوکھا جذبہ

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کا زمانہ تھا، مکتب میں پڑھ رہے تھے، جب آپ "سورۂ مزمل" (یعنی يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرماسوا کچھ رات کے) پر پہنچے تو اپنے والدگرامی سے پوچھا: یہ کون ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے رات میں قیام کرنے (نمازِ تہجد ادا کرنے) کا حکم دیا ہے؟ والد ماجد نے فرمایا: بیٹا! یہ ہم سب کے آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

آپ نے عرض کیا: ابا حضور! آپ ایسا کیوں نہیں کرتے جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟

والد ماجد نے فرمایا: بیٹا! یہ ایسا معاملہ ہے جس سے اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرف یاب فرمایا ہے۔

پھر جب آپ پڑھتے ہوئے "وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ" (اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی) پر پہنچے تو عرض کیا: ابا حضور! یہ کون لوگ ہیں؟

والد ماجد نے جواب دیا: بیٹا! یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔

آپ نے عرض کیا: ابا حضور! پھر آپ ایسا کیوں نہیں کرتے ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا؟

والد ماجد نے فرمایا: بیٹا! اللہ جل شانہ نے انھیں رات رات بھر نفل نماز پڑھنے اور تہجد ادا کرنے کی قوت عطا فرمائی تھی، ہم ان کی طرح نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا: ابا حضور! اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کی اقتدا نہیں کرتا اور ان کے طریقۂ کار کو اپنے لیے مشعل راہ نہیں بناتا۔ آپ کی اس ایمان افروز گفتگو کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے والد ماجد تہجد گزار بن گئے۔

پھر آپ نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا: ابا حضور! مجھے نمازِ تہجد ادا کرنے کا طریقہ بتا دیجیے ——— والد ماجد نے فرمایا: بیٹا! ابھی تم چھوٹے ہو (تم ابھی سے سیکھ کر کیا کرو گے)۔

آپ نے عرض کیا: ابا حضور! جب اللہ تعالیٰ کل قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرے گا اور نمازِ تہجد ادا کرنے والوں کو جنت میں جانے کا حکم صادر فرمائے گا، اس وقت میں خدا کی بارگاہ میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میں نمازِ تہجد ادا کرنا چاہتا تھا لیکن

میرے باپ نے مجھے منع کر دیا تھا۔ یہ حیرت انگیز جواب سن کر آپ کے والد ماجد نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم نمازِ تہجد ادا کرو۔ اور اس کا طریقہ بھی بتا دیا۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۳۹، ج:۱)

اللہ اکبر! یہ تھا مسلمانوں کا وہ جذبۂ ایمانی جس کی بنیاد پر وہ ہر جگہ کامیاب و کامراں اور باعزت تھے، اور آج ہم اسی جذبۂ بندگی کے سرد پڑ جانے کی وجہ سے ہر جگہ ذلیل و خوار اور بے وقعت ہیں۔ آج ہم اسلامی احکامات سے اس قدر دور ہو چکے ہیں کہ نفل تو نفل، فرض بھی صحیح وقت پر ادا کرنے کی فکر نہیں کرتے۔

اللہ جل شانہ ان بزرگوں کے صدقے میں ہمیں بھی نمازِ پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جنت میں کون رہے گا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مناجات میں عرض کیا؟ الٰہی! تیرے گھر (جنت) میں کون رہے گا؟ تو کس کی نماز قبول کرتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے داؤد! جو میری عظمت کے سامنے عاجزی کرتا ہے اور دن میری یاد میں گزارتا ہے اور اپنے نفس کو میری وجہ سے شہوات سے روکتا ہے، بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے، مسافر کو جگہ دیتا ہے، پریشاں حال پر ترس کھاتا ہے، وہی میرے گھر میں رہے گا اور میں اسی کی نماز قبول کرتا ہوں —— اس کا نور آسمانوں میں آفتاب کی طرح جگمگاتا ہے —— اگر وہ مجھے پکارتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں —— میں اس کے لیے جہل کو علم، غفلت کو ذکر اور تاریکی کو روشنی کر دیتا ہوں —— اس کا مرتبہ لوگوں میں ایسا ہے جیسا کہ جنت الفردوس کا تمام جنتوں میں، کہ نہ اس کی نہریں خشک ہوں اور نہ ہی اس کے میوے خراب ہوں۔
(الاحیاء، ص:۱۵۷، ج:۱)

ایک ایمان افروز حکایت

حضرت عبد الواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم سمندری

سفر کر رہے تھے اور ہمارا جہاز بادِ مخالف کے باعث ایسے جزیرہ میں جا پہنچا جہاں ہم نے ایک شخص کو بت کی پوجا کرتے دیکھا ـــــ ہم نے اس سے کہا! یہ کیسا معبود ہے جس کی تم پوجا کر رہے ہو، ایسے معبود تو ہم سیکڑوں اپنے ہاتھ سے بنا سکتے ہیں۔

بت کا پجاری : تو پھر آپ لوگ کس کی عبادت وپرستش کرتے ہیں؟

عبد الواحد : ہم اس خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں جس کا عرش آسمان پر ہے اور جس کی گرفت زمین پر ہے۔

پجاری : آپ لوگوں کو یہ تعلیم کس نے دی؟

عبد الواحد : اللہ تعالیٰ نے، اس طرح سے کہ اس نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا جس نے ہمیں اس خدا کے بارے میں بتایا اور اس کی عبادت کا حکم دیا۔

پجاری : وہ رسول کہاں ہیں؟

عبد الواحد : ان کی وفات ہوگئی، خدائے تعالیٰ نے انھیں اپنے حضور بلالیا۔

پجاری : تمہارے پاس ان کی کوئی نشانی ہے؟

عبد الواحد : ہاں! ہمیں وہ خدا کی کتاب دے گئے ہیں۔

پجاری : وہ کتاب مجھے دکھاؤ۔

عبد الواحد فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے سامنے مصحف (قرآن) شریف پیش کیا اور سورہ "الرَّحمٰن" پڑھ کر سنایا تو اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ پکار اٹھا: جس کا یہ فرمان ہے اس کی نافرمانی قطعاً جائز نہیں اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہوا مشرف بہ اسلام ہوگیا۔

ہم نے اس نومسلم کو اسلام کی تعلیم دی ـــــ جب ہم رات میں عشا کی نماز پڑھ کر سونے لگے تو وہ شخص ہم سے پوچھنے لگا: وہ خدا جس کی آپ لوگوں نے نشان دہی فرمائی ہے، کیا سوتا بھی ہے؟

عبد الواحد : نہیں! وہ حیّ وقیّوم ہے، اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی ہے۔

نومسلم : جب تو تم سب بڑے عجیب بندے ہو، تمہارا مالک جاگتا ہے اور تم سوتے ہو۔

حضرت عبد الواحد بن زید فرماتے ہیں: جب ہم وہاں سے چلنے لگے تو اس کی کچھ مالی امداد کرنا چاہا، اس پر اس نے کہا: مسلمانو! تم سب نے ہمیں ایسا راستہ بتایا ہے جس پر تم خود نہیں چل رہے ہو ـــــ جب میں اس کے علاوہ کی پوجا کر رہا تھا تب تو اس نے مجھے ضائع نہیں کیا، تو اب وہ مجھے کیوں ضائع کرے گا جب کہ میں اس مالک و خالق کی حقانیت پر ایمان لا چکا ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں۔

حضرت عبد الواحد بن زید کہتے ہیں: پھر تین دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ وہ نومسلم نزع کے عالم میں ہے، میں اس کے پاس گیا اور کہا: کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ ـــــ اس نے کہا: میری ضرورتیں اس نے پوری کر دیں جس نے مجھے جزیرہ سے باہر نکالا ـــــ پھر مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی، اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرسبز و شاداب باغ میں ایک گنبد ہے اور اس میں ایک عورت ہے جو کہہ رہی ہے: بخدا! اس کے ساتھ جلدی کرو، کیوں کہ اس سے ملاقات کا جذبہ انتہا کو پہنچ چکا ہے ـــــ اتنے میں میری نیند کھل گئی اور میں نے دیکھا کہ اس مرد کا انتقال ہو چکا ہے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

میں نے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا، پھر میں نے خواب میں اس نومسلم مردِ صالح کو اسی گنبد کے اندر دیکھا جو یہ آیتِ کریمہ پڑھ رہا تھا:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾
(پ:۱۳، الرعد:۱۳، آیت: ۲۳-۲۴)

اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے، سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ، تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ (کنز الایمان)
(نزہۃ المجالس، ص: ۱۴۰، ج:۱)

(۲۴) جنت کا عظیم الشان محل

نزہۃ المجالس میں ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اللہ جلّ شانہ نے جنت میں ایک شہر بسایا ہے جس کا نام "مدینۃ الجلال" ہے، اس میں ایک عظیم الشان محل ہے جسے "قصر العظمۃ" کہا جاتا ہے اور اس میں ایک گھر ہے جس کا نام "بیت الرحمۃ"

ہے ـــــــ اس وسیع وعریض گھر میں چارہزار تخت سجائے گئے ہیں جن میں سے ہرتخت پر چار ہزار حوریں جلوہ افروز ہیں اور اس میں ایسی چیزیں رکھی ہوئی ہیں جنھیں نہ تو کسی کان نے سنا، اور نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ عظیم الشان محل کس خوش نصیب کو عطا کیا جائے گا؟

سرکارِ دوعالم روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان مسلمانوں کو عطا کیا جائے گا جو نمازِ پنج گانہ باجماعت ادا کرتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۳۶، ج:۱)

اللہ اکبر! یہ کیسی نفع بخش عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت پر فرض فرمائی ہے۔

یہ عبادت فرشتوں کی تمام عبادتوں کی جامع ہے۔ اس کی پابندی کرنے والا انسان دنیا میں افلاس وتنگ دستی سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں "بیت الرحمۃ" کا حق دار ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہ تمام مسلمانوں کو بحسن وخوبی اس عبادت کی ادائگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دنیا میں جنتی بیوی سے ملاقات

علامہ عبدالرحمٰن صفوری اپنی کتاب "نزہۃ المجالس" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے وہ عورت دکھادے جو جنت میں میری بیوی ہوگی ـــــــ ان کی دعا قبول ہوئی اور انھیں خواب میں بتایا گیا کہ فلاں جگہ ایک سیاہی مائل خاتون بکریاں چراتی ہے اس کا نام "سلامہ" ہے، وہی جنت میں تمہاری بیوی ہوگی۔

جب حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عورت کی زیارت کے لیے وہاں پہنچے تو اس سے کچھ اس طرح گفتگو ہوئی۔

ابراہیم بن ادہم: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سلامہ: وعلیک السلام اے ابراہیم!

ابراہیم : تمھیں کس نے بتایا کہ میں ابراہیم ہوں؟

سلامہ : جس نے تمھیں یہ بتایا کہ میں جنت میں تمہاری بیوی ہوں۔

ابراہیم : سلامہ مجھے کچھ اچھی باتیں بتاؤ۔

سلامہ : شب بیداری کرو، کیوں کہ یہ ایسا عمل ہے جو بندہ کو پروردگار تک پہنچا دیتا ہے ــــــ اگر تم اللہ جل شانہ کی محبت کے دعوے دار ہو تو تم پر سونا حرام ہے۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۳۸، ج:۱)

محض دعویٰ بے کار ہے

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دنیا دار تین باتیں زبان سے کہتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔

❶ وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، لیکن کام غلاموں جیسے نہیں کرتے، بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی پر چلتے ہیں۔

❷ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں رزق دیتا ہے، لیکن ان کے دل دنیا اور متاعِ دنیا جمع کیے بغیر مطمئن نہیں ہوتے، اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔

❸ وہ کہتے ہیں: آخر ہمیں مر جانا ہے، مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انھیں کبھی مرنا ہی نہیں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص:۶۷)

مسلمانو! ذرا سوچو تو سہی، اللہ تعالیٰ کے سامنے تم کون سا منہ لے کر جاؤ گے اور کس زبان سے جواب دو گے جب وہ تم سے ہر چھوٹے بڑے عمل کے متعلق سوال کرے گا۔ ان سوالات کا جواب دینے کے لیے ابھی سے اچھا عمل شروع کر دو تا کہ اس وقت شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝۱۸
(پ:۲۸، الحشر:۵۹، آیت:۱۸)

اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنزالایمان)

سو دیناروں کی تھیلی

علامہ صفوری کی کتاب "نزہۃ المجالس" میں ہے کہ بصرہ میں ایک عابد لکڑی خریدنے گیا تو اسے راستے میں ایک تھیلی پڑی نظر آئی جس پر لکھا ہوا تھا "اس میں سو دینار ہیں"۔ عین اسی وقت عابد کو اقامت کی آواز سنائی دی۔ اس نے تھیلی وہیں چھوڑ دی اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف دوڑ پڑا۔ نماز پڑھنے کے بعد لکڑیوں کا گٹھا خریدا اور گھر آ گیا ـــــ شام کو جب اس نے لکڑیوں کا گٹھا کھولا تو دیکھا کہ وہ سو دیناروں والی تھیلی اس میں موجود ہے۔ وہ عابد اسی وقت خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں دعا کرنے لگا اور کہنے لگا: الٰہی! جس طرح تو نے میرے رزق کا انتظام فرمایا ہے اسی طرح مجھے اپنی عبادت میں مشغول رکھنے کا انتظام فرما۔ (نزہۃ المجالس، ص: ۱۳۵، ج: ۱)

معلوم ہوا کہ جس کے دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے وہ کبھی یادِ الٰہی سے غافل نہیں رہتا، اور اللہ جل شانہ غیب سے اس کے رزق کا انتظام فرماتا ہے۔ اور یہی ایک مومن کی شان اور پہچان ہوتی ہے کہ اس کا دل ہمیشہ اطاعتِ الٰہی کے جذبے سے معمور اور اس کا سینہ محبتِ رسول کا مدینہ ہوتا ہے۔ وہ کھانے پینے سے زیادہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کی فکر کرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضور تاج دارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مومن اور منافق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"مومن کی ہمت نماز اور روزے کی طرف رہتی ہے، اور منافق کی ہمت جانوروں کی طرح کھانے پینے کی طرف رہتی ہے اور وہ نماز وروزہ کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا ہے۔ مومن اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور بخشش طلب کرنے میں مشغول رہتا ہے جب کہ منافق حرص وہوس میں مصروف رہتا ہے۔" (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۱۷)

نمازی اور شیر کا سامنا

ایک عابد وزاہد عالمِ دین نے خلیفۂ دمشق مروان کے گانے بجانے کے آلات توڑ

پھوڑ دیے —— خلیفہ نے برہم ہوکر حکم دیا کہ ان کو شیر کے سامنے ڈال دیا جائے تاکہ وہ انھیں چیر پھاڑکر کھا جائے —— یہ عالم ربانی جب شیر کے سامنے لائے گئے تو انھوں نے نماز شروع کر دی —— شیر ان کو دیکھ کر دم ہلاتے ہوئے آگے بڑھا اور ان کے پاؤں چاٹنے لگا، اور یہ برابر نماز پڑھتے رہے۔ اسی حالت میں پوری رات بسر ہوگئی۔ خلیفہ نے صبح کو حال دریافت کیا اور کہا کہ دیکھو شیر عالمِ دین کو کھا گیا؟ —— جب درباری دیکھنے گئے تو دیکھا کہ عالمِ دین نماز پڑھ رہے ہیں اور شیر ان کے پاؤں چاٹ رہا ہے۔ درباریوں نے عالمِ دین کو شیر کے پنجرے سے نکال کر دربار میں حاضر کیا۔

مروان نے پوچھا: تجھے شیر کا خوف نہیں تھا جو اتنے اطمینان سے تم نماز پڑھ رہے تھے؟

عالمِ دین نے جواب دیا: میں تورات بھر اس فکر میں تھا کہ شیر نے میرا پاؤں چاٹ لیا ہے اور شیر کا جھوٹا نجس ہے، تو میری نماز کس طرح ہو گی، مجھے اس فکر سے فرصت ہی نہیں ملی کہ میں شیر کا خوف کرتا۔

مروان عالمِ دین کے اس جواب سے حیران رہ گیا اور حق کی ہیبت سے لرزہ براندام ہو کر اس نے عالمِ دین کو رہا کر دیا۔ (روحانی حکایات اول، ص: ۱۳۵)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جو بندہ خدائے تعالیٰ کی یاد میں لگا رہتا ہے، اللہ جل شانہ اس کی عزت وعظمت میں اضافہ فرماتا ہے اور اسے ہر قسم کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

محال ست چوں دوست دارد ترا — کہ در دستِ دشمن گزارد ترا

یعنی تو خدائے وحدہ لاشریک کے حکم سے سرتابی نہ کر، تاکہ کوئی مخلوق تیرے حکم سے بھی سرتابی نہ کرے —— یہ محال ہے کہ اللہ جل شانہ تجھے دوست رکھے اور پھر دشمن کے ہاتھ میں بے یار و مددگار چھوڑ دے۔

مسلمانو! ابھی وقت ہے اگر آپ سے غلطیاں ہو چکی ہیں تو آج ہی ان سے توبہ کیجیے اور خدا ورسول کے احکام کی بجا آوری شروع کر دیجیے، نمازیں صحیح وقت پر باجماعت

ادا کیجیے تا کہ اللہ جلّ شانہ آپ کو اپنا دوست بنالے اور آپ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامراں ہوسکیں۔

آفت ہزاروں ٹلتی ہیں صدقے نماز کے　　احسان ہم پہ کتنا ہے یہ کارساز کا

اس امت کے نمازیوں کی مثال

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سمندر کے ساحل سے گزر رہے تھے۔ اچانک آپ کی نظر ایک نورانی، خوش نما پرندے پر پڑی، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سمندر کے کنارے کیچڑ میں اتر گیا جس سے اس کا جسم کیچڑ سے آلودہ ہو گیا، پھر وہاں سے نکلا اور سمندر میں غوطہ لگایا جس سے وہ پھر پہلے کی طرح خوب صورت ہو گیا، اس طرح اس پرندے نے پانچ مرتبہ کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پرندے کے اس عمل سے بہت متعجب ہوئے، اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور فرمایا:

اے عیسیٰ! یہ پرندہ جو آپ کو دکھایا گیا ہے، یہ امتِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نمازیوں کی مثال ہے، اور یہ کیچڑ ان کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا ان کی نمازوں کی مثال ہے۔ یہ کیچڑ میں اترنا اور اس سے آلودہ ہونا ان کے گناہ کرنے کی مثال ہے۔ یہ سمندر میں غوطہ لگانا، نمازیں ادا کرنے کی مثال ہے۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۲۶، ج:۱)

اس واقعہ سے آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ امت اس نوری خوش نما پرندے کی طرح ہے، اور اس کا گناہوں میں ملوث ہونا اور برے کاموں کا ارتکاب کرنا اس پرندہ کے کیچڑ میں گھسنے کی طرح ہے، پھر پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا سمندر میں پانچ مرتبہ غسل کرنے کی طرح ہے۔ تو جس طرح وہ پرندہ سمندر کے ساحل پر کیچڑ میں آلودہ ہو جانے کی وجہ سے میلا کچیلا اور بدنما لگنے لگتا تھا، پھر سمندر میں غوطہ لگا کر پہلے کی طرح صاف و شفاف ہو جاتا تھا، بالکل اسی طرح یہ امت جب دنیا کی برائیوں اور اس کی رنگینیوں میں پھنس جاتی ہے تو اس کی ذات گناہوں سے آلودہ ہو جاتی ہے، لیکن جب نماز پڑھتی ہے تو اس کے سارے گناہ دھل جاتے ہیں اور وہ پہلے کی طرح بے گناہ اور پاک و صاف ہوجاتی ہے

بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں کی مرتکب نہ ہو کیوں کہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

نمازیں ان ہی اوقات میں کیوں؟

اللہ جل شانہ نے اس امت پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جن میں سے ہر ایک کی ادائگی کے لیے الگ الگ وقت مقرر ہے لیکن انھیں اوقات میں نمازوں کی تخصیص کی وجہ اور حکمت کیا ہے؟ ـــــ تو اس سلسلے میں علمائے کرام نے بہت کچھ بیان فرمایا ہے۔ یہاں اختصار کے پیشِ نظر ان میں سے بعض حکمتیں ہی ذکر کی جاتی ہیں۔

* حضرت علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ "کتاب النزہۃ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رات کے وقت زمین پر اتارے گئے۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے بطور شکرانہ دو رکعت نماز ادا فرمائی، اس خوشی میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاریکی سے نجات عطا فرمادی۔

اللہ عزوجل کی رحمت سے جنت میں ہر طرف اجالا ہی اجالا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس خاک دانِ گیتی پر جلوہ بار ہوئے تو تاریکی دیکھ کر آپ کو بڑی حیرت ہوئی، لیکن جب صبح ہوئی تو آپ بہت خوش ہوئے اور شکرانہ میں دو رکعت نماز ادا کی۔

* حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو بیک وقت چار فکریں لاحق ہوئیں: ❶ بیٹے کو ذبح کرنے کی فکر ❷ بے آب و گیاہ زمین کی فکر ❸ حکمِ الٰہی بجالانے کی فکر ❹ مسافرت کی فکر۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان چاروں فکروں کو دور فرمادیا تو آپ نے شکرانہ میں چار رکعت نماز ادا کی۔ (اور وہ وقت زوالِ آفتاب کے بعد کا تھا)۔

* حضرت یونس علیہ الصلاۃ والتسلیم کو چار قسم کی تاریکیوں نے گھیرلیا: ❶ اپنی قوم پر ناراضی کی تاریکی ❷ رات کی تاریکی ❸ سمندر کی تاریکی ❹ مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا فرمائی تو عصر کا وقت تھا، آپ نے بطور شکرانہ چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

* حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیم نے جب اپنی ذاتِ مبارکہ سے الوہیت کی نفی کی اور اسے خدائے وحدہ لاشریک کے لیے ثابت فرمایا تو شکرانہ میں دو رکعت آپ نے اور ایک

رکعت آپ کی والدہ ماجدہ نے مغرب کے وقت ادا کی۔

* حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیم نے چار فکروں سے نجات پائی تو چار رکعت نماز رات میں بطورِ شکرانہ ادا فرمائی ـــــ ان کی چار فکریں یہ تھیں: ❶ راستہ بھول جانے کی فکر ❷ بکریوں کے بھاگ جانے کی فکر ❸ سفر کی فکر ❹ اپنی بیوی کی فکر، کہ وہ دردِ زہ میں مبتلا تھیں۔ (نزہۃ المجالس، ص:۱۲۷، ج:۱)

اللہ تعالیٰ نے انبیاے کرام کی ان اداؤں کو اس قدر پسند فرمایا کہ اسے اپنے پیارے حبیب علیہ التحیۃ والثناء کے لیے معراج کا خصوصی تحفہ بنا دیا اور اس امت کے لیے ان ہی اوقات میں اس کی ادائگی کو ہمیشہ کے لیے فرض قرار دے دیا۔

معراج میں بلا کے دیا اپنا قربِ خاص ــ رب نے نبی کو تحفہ دیا ہے نماز کا

* حکیم الامت حضرت علامہ الحاج احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان اس سلسلے میں اس طرح رقم طراز ہیں:

نمازوں سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی ہر حالت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے شروع ہو اور دن و رات میں پانچ ہی حالتیں ہوتی ہیں اس لیے نمازیں بھی پانچ ہی رکھی گئی ہیں اور ان ہی اوقات کے ساتھ خاص کر دی گئی ہیں۔ مثلاً انسان صبح کو اٹھا تو اب بیداری کی حالت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے اللہ کا ذکر کرو، یعنی نمازِ فجر ادا کرو ـــــ دوپہر تک دنیوی کاروبار سے فارغ ہوا، کھانا وغیرہ کھا کر دوپہر میں آرام کیا، اب جو اٹھا تو دن کا دوسرا حصہ اور ہماری دوسری حالت شروع ہوئی، لہٰذا پہلے نمازِ (ظہر) پڑھ لو ـــــ عصر کے وقت تقریباً سارے لوگ اپنے کاروبار سے فارغ ہو گئے، سیر و تفریح کا وقت آیا، بازاروں میں تجارتوں کے چمکنے کا وقت آیا، گویا ہماری تیسری حالت شروع ہوئی۔ اب بھی پہلے نماز (عصر) پڑھ لو ـــــ مغرب کے وقت دن جا رہا ہے رات آ رہی ہے، دنیا کی حالت نے کروٹ بدلی، اب بھی پہلے نماز (مغرب) پڑھ لو ـــــ جب سونے کے لیے چلو تو بہت ممکن ہے کہ یہ نیند تمہاری آخری نیند ہو، اس کے بعد قیامت ہی کو اٹھنا نصیب ہو، اور نیند بھی ایک قسم کی موت ہی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر و اور نماز (عشا) پڑھ کر سوؤ۔ (تفسیر نعیمی، ص:۱۳۱، ج:۱)

ابتدا ہر کام کی لازم ہے رب کے نام سے ــ سرخروئی پاتا ہے انسان اچھے کام سے

مصروف رہو ہمیشہ عبادت میں رب کی تم مومن وہ سچا ہے جو ہے عادی نماز کا

* علامہ عبد الرحمٰن صفوری شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی مشہور زمانہ کتاب "نزہۃ المجالس" میں اس سے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں: ان ہی اوقات کے ساتھ نمازوں کے اختصاص کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کے وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، تو جو شخص نمازِ ظہر صحیح وقت پر ادا کرے گا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اسی وقت اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہو —— عصر کے وقت حضرت آدم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے شجرِ ممنوعہ (وہ درخت جس کے پاس جانے سے آپ کو منع کیا گیا تھا) سے کچھ تناول فرمالیا تھا، تو جو شخص نمازِ عصر صحیح وقت پر ادا کرے گا اسے جہنم سے رہائی حاصل ہو گی —— مغرب کے وقت حضرت علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، تو جو شخص نمازِ مغرب صحیح وقت پر ادا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا پائے گا —— عشا کا وقت قبر کی تاریکی اور قیامت کے اندھیروں سے مشابہت رکھتا ہے، تو جو شخص نمازِ عشا صحیح وقت پر ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبر میں روشنی اور قیامت میں نور عطا فرمائے گا —— فجر کا وقت بھی قبر و قیامت کی تاریکی سے مشابہت رکھتا ہے، تو جو شخص نمازِ فجر وقت پر ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ اور نفاق سے محفوظ رکھے گا۔" (نزہۃ المجالس، ص: ۱۲۵- ۱۲۶، ج: ۱)

ظاہر ہے یہ حدیثِ رسالت مآب ہے بے شک لحد میں دافعِ ظلمت نماز ہے
مرقد کی تیرگی کو مٹانے کے واسطے مصباحِ قبر، مونس خلوت نماز ہے

علمائے کرام کے مذکورہ ارشادات سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ نے اس امت پر جو نمازیں فرض فرمائی ہیں، یہ اس کا بے پناہ کرم و احسان ہے اور ان کی ادائیگی کے لیے جو وقت مقرر فرمایا، یہ اس کا مزید فضل وانعام ہے۔

ہم سب نمازیں پڑھیں گے، تسبیح وتہلیل کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہمیں دنیا میں عزت و وقار عطا فرمائے گا اور آخرت میں اپنے دیدار اور جنت الفردوس جیسی انمول نعمتوں سے نوازے گا۔

لہٰذا اے مسلمانو! اگر تم رب کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو اور قیامت میں اس کے دیدار سے بہرہ مند ہونے کی خواہش اور جنت میں جانے کی آرزو رکھتے ہو تو

نمازِ پنج گانہ کی ادائیگی اپنے اوپر لازم کرلو اور کسی حال میں بھی اسے ترک نہ کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم دنیاو آخرت دونوں جہاں میں شاد کام رہو گے۔

دیدارِ رب جو چاہو تو پڑھتے رہو نماز　دیدارِ رب بنامِ عبادت نماز ہے
یومِ حساب داورِ محشر کے روبرو　سامانِ خلد، موصل جنت نماز ہے
ثابت ہے یہ کلامِ الٰہی سے لاکلام　رب کی رضا ہے، باعثِ برکت نماز ہے

بزرگوں کی نماز اور ان کے ارشادات

صوفیۂ کرام

صوفیۂ کرام فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندو! نماز کے لیے یا تو تارے بن جاؤ کہ تمام رات رب کی عبادت کرو۔ اور یہ نہ ہوسکے تو چاند بن جاؤ، یعنی رات کے بعض حصوں میں عبادت کرو۔ اور یہ بھی نہ ہوسکے تو سورج سے تو کم نہ ہو کہ دن غفلت میں گزار دو۔ (تفسیر نعیمی، ص: ۱۳۱، ج: ۱)

حضرت ابوبکر صدیق

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ ارشاد فرماتے: "قُوْمُوْا اِلٰی نَارِكُمُ الَّتِیْ اَوْ قَدْ تُمُوْهَا فَاَطْفِئُوْهَا." "چلو جو آگ تم نے بھڑکائی ہے اسے بجھاؤ، یعنی نماز کو اپنے گناہوں کا کفارہ بناؤ۔ (الاحیاء، ص: ۱۵۳، ج: ۱)

حضرت عمر فاروق اعظم

خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو آپ کا جسم کانپنے لگتا اور دانت بجنے لگتے۔ آپ سے آپ کی اس کیفیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: امانت کی ادائیگی اور فرض پورا کرنے کا وقت قریب آگیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اسے کیسے ادا کروں گا۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۱۱۳)

حضرت عثمان غنی

خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے عشا کی نماز باجماعت ادا کی اس نے

گویا آدھی رات تک نفل نماز پڑھی اور جس نے نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھی وہ گویا پوری رات نفل نماز پڑھتا رہا۔ (مشکوٰۃ شریف، ص: ۶۲)

حضرت علی بن ابی طالب

امیر المومنین شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا حال یہ تھا کہ جب نماز کا وقت آتا تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ کانپنے لگتے ــــ لوگ آپ سے پوچھتے: امیر المومنین! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اس وقت آپ ارشاد فرماتے کہ "اللہ تعالیٰ کی اس امانت کی ادائگی کا وقت آ گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا مگر انھوں نے معذوری ظاہر کر دی تھی اور میں نے اسے اٹھالیا تھا۔" (الاحیاء، ص: ۱۵۷، ج: ۱)

حضرت علی بن حسین

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ "مکاشفۃ القلوب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کرتے تو ان کے چہرے کا رنگ بدلنے لگتا، گھر والے کہتے: آپ کو وضو کے وقت کیا تکلیف لاحق ہو جاتی ہے جو آپ کے چہرے کا رنگ بدلتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ جواب دیتے: جانتے نہیں ہو کہ میں کس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔" (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۱۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "خضوع وخشوع کی دو رکعتیں سیاہ دل والے کی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہیں۔" ــــ اور حدیث شریف میں ہے، سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "اخیر زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو مسجدوں میں حلقہ بنا کر بیٹھیں گے، دنیا اور دنیا کی محبت کا ذکر کرتے رہیں گے، ان کی مجالس میں نہ بیٹھنا، اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں۔" (ایضاً)

حضرت رابعہ بصریہ

حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہی تھیں کہ چٹائی کا کوئی ٹکڑا آپ کی آنکھ میں لگ گیا جس سے آپ کی آنکھ سے خون بہنے لگا اور آپ کا کپڑا خون سے تر ہو گیا، لیکن یادِ خدا میں محویت کا عالم یہ تھا کہ آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔ (ریاض الناصحین فارسی، ص: ۹۷)

حضرت خلف بن ایوب

حضرت خلف بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے، کسی جانور نے آپ کو کاٹ لیا اور خون بہنے لگا مگر آپ کو محسوس نہ ہوا یہاں تک کہ ابنِ سعید باہر آئے اور انھوں نے آپ کو بتایا اور خون آلود کپڑا دھویا —— پوچھا گیا: آپ کو جانور نے کاٹ لیا اور خون بھی بہا، مگر آپ کو محسوس نہیں ہوا؟

آپ نے جواب دیا: "اسے کیسے محسوس ہو گا جو اللہ ذوالجلال کے سامنے کھڑا ہو، اس کے پیچھے ملک الموت ہو، بائیں طرف جہنم اور قدموں کے نیچے پل صراط ہو۔" (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص:۱۱۳)

حضرت عمرو بن ذر

حضرت عمرو بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے ہی جلیل القدر عابد و زاہد تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک خطرناک زخم ہو گیا، اطبا نے کہا: یہ ہاتھ کاٹنا پڑے گا —— آپ نے فرمایا: کاٹ دو —— اطبا نے کہا: آپ کو رسیوں سے جکڑے بغیر ایسا کرنا ممکن ہے —— آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، بلکہ جب میں نماز شروع کروں تب کاٹ دینا۔ چناں چہ جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور آپ کو محسوس بھی نہ ہوا۔ (ایضاً)

اللہ اکبر! یہ تھے اللہ جل شانہ کے وہ نیک بندے جو دنیا اور اس کی تمام لذتوں سے منہ موڑ کر ہمیشہ خدائے وحدہ لاشریک اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو راضی کرنے اور آخرت کو سنوارنے کی فکر میں لگے رہتے تھے، اس لیے وہ دنیا میں بھی کامیاب و سرخرو تھے اور آخرت میں بھی کامیاب و کامراں ہوں گے، فرمانِ الٰہی ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ (پ:۲۵، الشوریٰ:۴۲، آیت:۲۰)	جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (کنزالایمان)

الٰہی! ہم ناکاروں اور غفلت شعاروں کو بھی اپنے ان پاک باز بندوں کے طفیل عبادت کا سچا ذوق عطا فرما اور ہمارے دلوں میں بھی نمازوں کی محبت اور پیشانیوں میں سجدوں کی تڑپ پیدا فرما۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ والتسلیم۔

باب دوم

نماز چھوڑنے والوں کا دردناک انجام

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ایمان کے بعد نماز تمام عبادت و ارکان میں سب سے افضل واہم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں جابجا نماز قائم کرنے اور اسے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ صحیح وقت پر پابندی سے ادا کرنے کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے، اور نماز کی پابندی کرنے والوں کو خوب خوب سراہا گیا، دنیا میں نماز پڑھنے کی وجہ سے رزق میں وسعت، عمر میں برکت اور قلب و جگر کے منور و مطمئن ہونے کی خوش خبری دی گئی۔ قبر کی گھٹاٹوپ تاریکی اور وحشت ناک منزل میں نمازی کے لیے نماز کو مونس وغم گسار بنائے جانے کا وعدہ کیا گیا، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نمازوں کی نگہ بانی (پابندی) کرنے والوں کو جنت الفردوس کا وارث قرار دیا گیا، چناں چہ ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
(پ:۱۸، المؤمنون:۲۳، آیت:۹، ۱۰، ۱۱)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہ بانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
(کنزالایمان)

لیکن اسی کے ساتھ ان لوگوں کے حق میں جو نمازوں سے غفلت برتتے ہیں ایسی سخت وشدید وعیدیں وارد ہوئیں جن کو پڑھ کر کلیجہ دہل جاتا ہے اور عقل ماؤف ہوجاتی ہے۔

آپ بھی ان وعیدوں پر مشتمل آیات واحادیث کا مطالعہ کریں اور اس کے معانی ومفاہیم پر سنجیدگی سے غور کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ نے حرص دنیا کی عینک اتار کر خالق ومالک کے ارشادات اور اس کے حبیب علیہ الصلاۃ والتسلیم کے فرامین کو پڑھنا شروع کیا تو ضرور بالضرور آپ

بے نمازیوں کے لیے وعید الٰہی

قرآن مجید میں ہے کہ جب جنّتی جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تمھیں کون سا عمل جہنم میں لے گیا، تم کس گناہ کی وجہ سے دوزخ میں گئے؟ تو وہ نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ ارشادِ ربانی ہے:

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ (پ:۲۹، المدثر:۷۴،آیت:۴۰ تا ۴۳)

باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمھیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔(کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ جو شخص دنیا میں نماز نہیں پڑھتا ہے وہ عذابِ دوزخ میں گرفتار اور ایسی ہول ناک آتشِ جہنم کا سزاوار ہوگا جس کے ذکر سے ہی کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے اور عقل جواب دینے لگتی ہے۔

آتشِ جہنم کی ہولناکیاں

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: جبرئیل! مجھے جہنم کے بارے میں بتاؤ۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جہنم کو دہکانے کا حکم دیا تو اس میں ایک ہزار سال تک آگ دہکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ہزار سال تک مزید بھڑکانے کا حکم ملا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے حکم خداوندی سے ہزار سال تک اور بھڑکایا گیا تو وہ بالکل سیاہ ہوگئی —— اب وہ سیاہ و تاریک ہے، نہ اس میں چنگاری روشن ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا بھڑکنا ختم ہوتا ہے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی جہنم کھول دیا جائے تو تمام اہل زمین فنا ہو جائیں —— اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ

کو حق کے ساتھ بھیجا، اگر جہنم کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھی دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے تو زمین کی تمام مخلوق اس کی ڈراؤنی صورت اور بدبو کی وجہ سے ہلاک ہو جائے ـــــ اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر جہنم کی زنجیر وں کا ایک حلقہ (جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ہے) دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور وہ حلقہ تحت الثریٰ میں جا پہنچے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: بس جبرئیل بس، اتنا تذکرہ ہی کافی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص:۳۹۷)

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ایسی اذیت رساں اور تکلیف دہ آگ سے بے نمازیوں کا پالا پڑے گا، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت عذاب انھیں دیا جائے گا، چناں چہ دوسری جگہ خدائے وحدہٗ لاشریک ان لوگوں کے بارے میں جو اپنی کاہلی اور سستی کی وجہ سے

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ (پ:۳۰، الماعون:۱۰۷، آیت:۴، ۵)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنزالایمان)

"وَيْلٌ" کسے کہتے ہیں؟

جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام "ویل" ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت، ص:۳، ج:۳)

تفسیر روح البیان شریف میں ہے: «هُوَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ لَوْ جُعِلَتْ فِيْهَا جِبَالُ الدُّنْيَا لَمَاعَتْ اَيْ سَالَتْ» یعنی "ویل" جہنم کی ایسی بھیانک وادی کا نام ہے کہ اگر اس میں دنیا کے بڑے بڑے پہاڑ ڈال دیے جائیں تو وہ بھی اس کی حرارت اور تپش سے پگھل کر بہنے لگیں۔ (تفسیر روح البیان: ص:۳۴، ج:۱)

مکاشفۃ القلوب میں ہے: "ویل" کے معنیٰ سخت عذاب کے ہیں، ایک قول یہ بھی

ہے کہ "ویل" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی شدید گرمی کی وجہ سے پگھل جائیں۔ یہ وادی ان لوگوں کا مسکن ہے جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور ان کو ان کے مقررہ اوقات سے موخر کر کے پڑھتے ہیں۔"

(مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۳۸۴)

جہنم کی یہ بھیانک وادی اور ہلاکت و خرابی ان لوگوں کے لیے ہے جو نمازیں ان کے مقررہ اوقات سے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں ــــ اور وہ لوگ جو ہمیشہ اپنی خواہشات

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ (پ: ۱۶، مریم: ۱۹، آیت: ۵۹)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔ (کنز الایمان)

"غَیّ" کیا چیز ہے؟

"غَیّ" کے معنیٰ میں اقوال مختلف ہیں۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جہنم میں ایک نہر ہے جس کی گرمی بہت تیز اور مزہ انتہائی ناپسندیدہ ہے۔ اگر اس نہر کا ایک قطرہ بھی اس دنیا میں ٹپک جائے تو پوری دنیا ہلاک ہو جائے۔ اسی نہر کا نام "غَیّ" ہے۔

* حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس کی شدت حرارت سے جہنم کی دوسری وادیاں روزانہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں ہزار بار پناہ مانگتی ہیں۔ اسی وادی کا نام "غَیّ" ہے۔ اللہ جل شانہ نے اسے نماز اور جماعت چھوڑنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔

* حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس کی گہرائی اور گرمی بیان سے باہر ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہبہب" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے

پر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ وہ کنواں کھول دیتا ہے جس سے وہ پہلے کی طرح بھڑکنے اور جوش مارنے لگتی ہے۔ اسی وادی کا نام ''غَیّ'' ہے۔ (درۃ الناصحین بحوالہ لباب التفاسیر، ص:۱۳۷)

✽ مصنف بہار شریعت حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: ''غَیّ'' جہنم کی ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ''ہبہب'' ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہار شریعت، ص:۴، ج:۳)

اللہ اکبر! وہ کیسی اذیت ناک گھڑی ہوگی اور وہ کیسا بھیانک سماں ہوگا جب اللہ تعالیٰ نماز سے غفلت برتنے اور اسے ضائع کرنے والوں کو ''ویل'' جیسی خطرناک وادی اور ''ہبہب'' جیسے جان لیوا کنویں میں جانے کا حکم صادر فرمائے گا جس کی شدتِ حرارت اور حدّت و تپش سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔

اس ویل اور ہبہب میں عذاب کی شدت کا اندازہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک سے لگائیں کہ آپ فرماتے ہیں: جہنم کا معمولی عذاب یہ ہوگا کہ دوزخی کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی گرمی سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب مترجم ص:۳۰۳)

جب معمولی اور سب سے ہلکے عذاب کا یہ حال ہے تو سراپا آگ کے کنویں اور اس وادی میں عذاب پانے والوں کا حال کیا ہوگا جس سے خود جہنم بھی خائف و ترساں ہے اور خدا کی پناہ مانگتا ہے۔

اُخروی نقصان سے بچنے کی صورت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝۹
(پ:۲۸، المنافقون:۶۳، آیت ۹)

اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (کنز الایمان)

مطلب یہ ہے کہ اگرتم فلاح و کامیابی چاہتے ہو تو مال و دولت اور اہل وعیال کی محبت میں پھنس کرنماز پنج گانہ سے غافل مت ہو جاؤ، کیوں کہ جو لوگ دنیا میں مشغول ہوکر دین کو فراموش کر دیتے ہیں اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پروانہیں کرتے، نیز اولاد کی خوشی کے لیے راحتِ آخرت سے غافل رہتے ہیں وہی لوگ نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لوگو! باخبر رہو، تم مرنے والے ہو، موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جزا و سزا پاؤ گے تمھیں دنیا کی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے ـــــ یہ مصائب میں لپٹی ہوئی، ناپائیداری میں مشہور، دھوکے سے موصوف اور اس کی ہر چیز زوال پذیر ہے ـــــ یہ اپنے چاہنے والوں میں ڈول کی طرح ہے، ہمیشہ ایک حالت پرنہیں رہتی، اس میں اترنے والا مصائب سے نہیں بچ سکتا، کبھی تو یہ اپنے چاہنے والوں پر خوشی و مسرت بکھیرتی ہے اور کبھی غم اندوہ سے ہم کنار کر دیتی ہے، اس کی حالتیں مختلف ہیں، یہ ادلتی بدلتی رہتی ہے ـــــ اس میں آرام قابلِ مذمت اور وسعتِ مال ناپائیدار ہے ـــــ یہ اپنے بسنے والوں کو تیروں کی طرح کمان سے نکل کر نشانوں پہ مارتی اور انھیں موت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۲۴۷)

لہٰذا اے مسلمانو! تم دنیا کی رنگینیوں میں پھنس کرنمازوں اور دوسرے احکام شرعیہ سے غافل نہ ہو جاؤ، بلکہ آخرت کی سرمدی نعمتوں کے حصول کے لیے احکامِ خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجالاؤ کیوں کہ یہ دنیا فانی ہے، اسے چھوڑ کر جانا ہے اور آخرت کی نعمتیں باقی رہنے والی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اس فریب کار، مکار دنیا کے بارے میں فرماتے ہیں ؎

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرّافہ ... صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش ... اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

میدانِ محشر کی کیفیت

میرے پیارے اسلامی بھائیو! تھوڑی دیر کے لیے آپ اس فانی دنیا کی جھوٹی

آرائش و زیبائش سے کنارہ کش ہوکر اس دن کی ہولناکی و پشیمانی پرغورفرمائیں جس دن کہ میدانِ محشر میں زمین و آسمان کی تمام مخلوق، فرشتے، جن، انسان، شیطان، جانور، درندے، پرندے سب جمع ہوں گے، زمین تانبے کی بنادی جائے گی اور آسمان فولاد کا ہو جائے گا، پھر سورج نکلے گا، اس کی گرمی موجودہ گرمی سے بہت زیادہ ہوگی، یہ لوگوں کے سروں پر ایک کمان کے فاصلہ کے برابر آجائے گا، اس وقت عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہو گا۔ سورج کی شدید تمازت اور سخت گرمی کی وجہ سے ہر جان دار بے پناہ مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ اس وقت لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے خیال سے انتہائی شرمندہ ہوں گے اور ان پر زبردست خوف و ہراس طاری ہو گا۔ ان کے ہر بال سے پسینہ بہنے لگے گا یہاں تک کہ وہ میدانِ محشر میں پانی کی طرح بھر جائے گا اور لوگوں کے جسم بقدرِ گناہ پسینے میں ڈوبے ہوں گے، ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہو گا کسی کو کسی کا ہوش نہیں رہے گا۔ ایسی ہیبت ناک گھڑی میں جب پوری زندگی کا حساب لیا جائے گا تو سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اسی مضمون کو عارف باللہ شیخ شرف الدین ابو توامہ علیہ الرحمہ نے اس طرح ادا کیا ہے ۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود　　اوّلیں پرسش نماز بود

اس خوف ناک دن سے اللہ جلّ شانہ کے وہ فرماں بردار بندے بھی لرزہ بر اندام رہتے ہیں جو ذکر و طاعت الٰہی میں نہایت مستعد اور نمازوں کی ادائیگی میں بے پناہ سرگرم ہوتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ (پ:۱۸، النور:۲۴، آیت: ۳۷)

وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔ (کنزالایمان)

میرے اسلامی بھائیو! ان کے دلوں میں خوفِ خدا اس قدر پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے حسنِ عمل کے باوجود اس دن کی ہولناکی سے خائف و ترساں ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سے

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکا جب کہ اللہ تعالیٰ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ (پ:۱۸، المؤمنون:۲۳، آیت: (۲،۱) بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔(کنزالایمان)

مگر افسوس صد افسوس! آج ہم نماز جیسی اہم اور مؤکد عبادت سے غفلت برت رہے ہیں اور فانی دنیا کی عارضی دولتیں حاصل کرنے میں اس قدر مشغول ہو گئے ہیں کہ مرنے کے بعد قبر، میدان محشر اور جہنم کے ہولناک عذاب کو بھی یکسر فراموش کر چکے ہیں جب کہ ہماری بے بسی کا عالم یہ ہے کہ ہمیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ جو دولت ہم یہاں جمع کر رہے ہیں اس سے اس دنیا میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟ چنان چہ ایک شاعر نے اس حقیقت کی جانب اس طرح اشارہ کیا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

ہمیں چاہیے کہ ہم ان حقائق کو پڑھ کر دل میں خوف خدا پیدا کریں اور اپنے سینوں کو محبت رسول کا مدینہ بنائیں کیوں کہ جب تک زندگی کا چراغ ٹمٹما رہا ہے خدا کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کا موقع حاصل ہے۔ لہٰذا اگر ہم نے خدائے وحدہ لاشریک کی نافرمانیوں سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر لیا ہے تو اب بھی وقت ہے کہ ہم ندامت وپشیمانی کے ساتھ ستار و غفار کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیں اور باقی زندگی اس کی اطاعت و فرماں برداری میں گزاریں، اسی میں ہمارے لیے کامیابی و نجات ہے۔

اندھیرا گھر اکیلی جان دم گھٹتا دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے (امام احمد رضاؔ)

بے نمازیوں سے متعلق ارشادِ رسول

حضور سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سستی کرنے اور اسے چھوڑنے والوں کے لیے ایسی ایسی لرزہ خیز وعیدیں بیان فرمائی ہیں جنھیں پڑھنے سے

دل میں کپکپی اور جسم میں تھرتھراہٹ پیدا ہو جاتی ہے ـــــ وقت گزار کر نماز پڑھنے والوں کے بارے میں سرکارِ دوعالم روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى مَضٰى وَقْتُهَا عُذِّبَ فِي النَّارِ حُقُبًا۔ (تفسیر روح البیان، ص:۳۴، ج:۱)

جس نے نماز میں سستی کی یہاں تک کہ اس کا وقت گزر گیا اسے جہنم میں ایک حقب عذاب دیا جائے گا۔

«حقب» کی تشریح کرتے ہوئے صاحبِ تفسیر روح البیان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: ایک حقب اسّی سال کا ہو گا اور ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہو گا اور ہر دن دنیا کے دنوں کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہو گا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! آپ اپنے ماحول اور دنیا کے برس سے اس کا حساب لگائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ایک حقب اس دنیا کے دو کروڑ ۸۸/ لاکھ سال کے برابر ہو گا۔

اللہ اکبر! یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ جب اپنی کاہلی اور سستی کی وجہ سے ایک وقت کی نماز قضا کرنے والے اس وعید شدید اور عذابِ مہلک کے مستحق ہیں تو ان تارکین نماز کا عذاب کتنا اذیت ناک ہو گا جو قضا بھی نہیں پڑھتے۔ (نَعُوْذُ بِاللهِ تَعَالٰى مِنْ غَضَبِهٖ)

بے نمازیوں کے بارے میں ایک جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا كُتِبَ اسْمُهٗ عَلٰى بَابِ النَّارِ۔ (کنز العمال، ص:۷۱، ج:۴)

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا گیا جس سے وہ داخل ہو گا۔

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منہ کالے کیے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے ''لملم'' کہا جاتا ہے، اس میں سانپ رہتے ہیں، ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر لمبا ہے، وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر

اس کا گوشت گل جائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم، ص: ۳۹۳)

ایک دن نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صحابۂ کرام کے جھرمٹ میں نماز کی عظمت واہمیت کا ذکر کیا تو اس طرح ارشاد فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً، وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ● (مشکوٰۃ، ص: ۵۸)

جو اس (نماز) کی پابندی کرے گا اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور ذریعۂ نجات ہوگی اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ نور ہوگی، نہ دلیل اور نہ ہی ذریعۂ نجات، اور وہ قیامت کے دن قارون و فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

بے نمازی کا حشر

بے نمازیوں کا حشر ان چاروں کے ساتھ کیوں ہوگا؟ ــــــ اس سلسلے میں حضرت علامہ صفوری شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان چاروں کا ذکر خاص طور سے اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ کافروں کے سردار ہیں اور اکثر و بیشتر نمازیں ان ہی وجوہات کی بنیاد پر چھوٹتی ہیں جو ان بدترین کفار و مشرکین میں پائی جاتی تھیں۔ تو جس نے دنیوی تجارت کو فروغ دینے یا زیادہ پیسہ کمانے کی فکر میں نماز چھوڑ دی اس کا حشر اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا، اور جس نے اپنی حکومت و سلطنت کی وجہ سے نماز میں غفلت برتی اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، اور جس کے لیے مال و دولت کی کثرت نماز چھوڑنے کا سبب بنی اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا، اور جو وزارت و ملازمت کی وجہ سے نماز سے غافل رہا اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا۔
(نزہۃ المجالس، ص: ۱۲۶)

یہ حدیث پاک تازیانۂ عبرت ہے ان ارباب جاہ و اقتدار اور اہل صدارت و وزارت کے لیے جو چند روزہ زندگی کے فانی عیش و آرام کے لیے نمازوں سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں اور اپنی گندی سیاست کی دھاک جمانے کے لیے بلا خوف و خطر یہ کہتے پھرتے ہیں "با مسلماں اللہ اللہ، با برہمن رام رام"۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ تِعالٰی مِنْ ذٰلِكَ)

اور یہ مذکورہ بالا حدیث پاک ان تاجروں اور ملازموں کے لیے بھی درسِ عبرت ہے جو گنج قارون جمع کرنے کی فکر میں اس قدر مستغرق ہوتے ہیں کہ انھیں اذان کی آواز تک نہیں سنائی دیتی اور نہ ہی نماز کے لیے اٹھنے کی فرصت ملتی ہے۔ اور اگر کسی صاحب خیر نے نماز کی طرف رغبت دلائی تو بڑی ڈھٹائی سے کہتے ہیں: کیا بتائیں صاحب! کام ہی کچھ ایسا ہے، اگر اٹھ کر چلے جائیں تو بہت نقصان ہو جائے گا۔

اے میرے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی اس قسم کی گندی سیاست و تجارت یا ملازمت اور حصولِ دولت میں مبتلا ہیں تو آج ہی ان سے توبہ کرلیں اور حلال طریقے سے روزی کمانے کے لیے تجارت و ملازمت کریں اور نمازوں سے کبھی غافل نہ ہوں، کیوں کہ ہمیں ایک دن یہاں سے جانا ہے اور قبر و حشر کی مشکل ترین منزل سے گزرنا ہے۔ کیا ہی بہتر نصیحت کی ہے جس نے یہ کہا ہے۔

مسلمانو! نمازوں کے لیے تیار ہو جاؤ　　قیامت آنے والی ہے ذرا ہوشیار ہو جاؤ

بے نمازی صحابہ کی نظر میں

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ. رواه الترمذي.
(مشکوٰۃ، ص: ۵۹)

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوا نماز کے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مصنف بہار شریعت فقیہ اعظم حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں: بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم و عبد الرحمٰن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا، اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبد اللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی یہی مذہب تھا (کہ قصداً نماز چھوڑنے والا کافر ہے)۔ اگرچہ ہمارے

امام اعظم ودیگر ائمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے۔(یعنی تارک نماز کو کافر نہیں کہتے) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔(بہار شریعت ص:۹،ج:۳)

فقہائے کرام فرماتے ہیں:جوقصداً نماز چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی،وہ فاسق ہے۔اور جونماز نہ پڑھتا ہو اسے قید کیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔بلکہ ائمہ ثلاثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطانِ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔(ایضاً بحوالہ در مختار ج:۱)

میرے پیارے اسلامی بھائیو!اب تک آپ نے تارکین نماز کے لیے وعیدوں پر مشتمل آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء اور صحابۂ کرام وفقہائے عظام کے ارشادات واقوال کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ فرمائی ہے۔اب آیئے ذرا تارکین نماز کے کچھ وہ دردناک انجام بھی ملاحظہ کرتے چلیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کی عبرت کے لیے اسی دنیا میں ظاہر فرمادیا ہے۔

عہدِ نبوی کا ایک دل دوز واقعہ (۱)

ایک دن رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام کے جھرمٹ میں تشریف

---

(۱) یہ واقعہ مولانا عثمان بن حسن بن احمد خوبوی کی کتاب ''درۃ الناصحین'' میں ''بھجۃ الانوار'' کے حوالے سے درج ہے۔اس میں بعض باتیں فہم سے بالاتر ہیں، مثلاً:(۱) صحابیِ رسول کا تارکِ صلوٰۃ ہونا، جب کہ اس زمانہ میں منافقین بھی نماز پڑھا کرتے تھے، بلکہ جماعت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔(۲) سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا سے عذابِ مسخ اٹھالیا جانا، پھر نمازِ جنازہ کے بعد اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جانا، جب کہ اللہ جل شانہ جس بندے سے عذاب اٹھالے اس کو پھر اسی عذاب میں مبتلا نہیں کرتا۔ان وجوہات کے پیشِ نظر یہ روایت موضوع اور ناقابلِ اعتبار معلوم ہوتی ہے —— صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اس واقعہ کے تعلق سے فرماتے ہیں: بالجملہ اگر یہ روایت سند سے مروی ہوتی تو سند دیکھ کر حکم لگایا جاتا کہ کیسی ہے، مگر اصولِ مذہب کے بظاہر خلاف ہے لہٰذا قابلِ اعتبار نہیں۔'' تفصیل کے لیے فتاویٰ امجدیہ ج:۱، ص:۴۴و ۴۵ کا مطالعہ فرمائیں —— اب اگر آپ کو اس روایت کی کوئی بہتر سند مل جائے تو برائے مہربانی مجھ ناچیز کو بھی اس کی اطلاع دیں، ورنہ اس کے بیان سے احتراز کریں۔ان اللہ لایضیع اجر المحسنین۔ ۱۲۔ساجد علی مصباحی

فرماتے تھے کہ ایک اعرابی نوجوان روتا ہوا مسجد کے سامنے آیا۔ رحمۃ للعالمین حضور احمد مجتبیٰ محمد عربی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نوجوان سے رونے کا سبب دریافت کیا۔

نوجوان نے عرض کیا یارسول اللہ میرے باپ کا انتقال ہو گیا ہے اور حال یہ ہے کہ میرے پاس نہ تو اس کے کفن کا انتظام ہے اور نہ ہی کوئی اسے نہلانے والا ہے۔ یارسول اللہ! میں اپنی اسی بے کسی و بے بسی پر آنسو بہا رہا ہوں۔

یہ درد بھرا واقعہ سن کر حضور سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اس کام کی انجام دہی کا حکم فرمایا۔

یہ دونوں حضرات میت کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ مرنے والا سیاہ خنزیر کی طرح ہو گیا ہے۔

یہ عبرت ناک و حیرت انگیز صورت حال دیکھ کر وہ دونوں حضرات نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! وہ تو سیاہ خنزیر کی طرح ہو گیا ہے، اب ہم کیا کریں؟

جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنا تو خود میت کے پاس تشریف لے گئے اور دعا فرمائی جس کی برکت سے مرنے والا اپنی پہلی صورت پر لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

پھر جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس کو دفن کرنے چلے تو دیکھا کہ وہ سیاہ خنزیر کی طرح ہو گیا ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نوجوان سے پوچھا: اے نوجوان! تمہارا باپ اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا؟

اس نوجوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تارکِ نماز تھا یعنی نماز نہیں پڑھتا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے صحابہ! بے نمازیوں کا انجام دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے نمازیوں کو سیاہ خنزیر کی شکل میں اٹھائے گا۔ (**نَعُوذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ ذَالِكَ**)۔ (درۃ الناصحین بحوالہ بہجۃ الانوار، ص: ۱۴۰)

عہدِ صدیقی کا ایک عبرت ناک منظر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں ایک آدمی کا انتقال ہو گیا۔ جب حاضرین اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ کفن حرکت کر رہا ہے۔ انھوں نے کفن ہٹایا تو دیکھا کہ اس کی گردن میں ایک سانپ لپٹا ہوا ہے جو اس کا گوشت کھا رہا ہے اور خون چوس رہا ہے — انھوں نے اسے مارنا چاہا تو سانپ نے کہا: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ آپ لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہیں جب کہ میں نے نہ تو کوئی گناہ کیا ہے اور نہ ہی میرا کوئی قصور ہے — سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسے قیامت تک عذاب دوں۔

انھوں نے سانپ سے پوچھا: اس کی غلطی کیا ہے کہ تمھیں اس کو عذاب دینے پر مقرر کیا گیا ہے؟

سانپ نے کہا: اس کی تین غلطیاں ہیں — پہلی غلطی تو یہ ہے کہ یہ شخص اذان سن کر جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تھا — دوسری غلطی یہ ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں نکالتا تھا — اور تیسری غلطی یہ ہے کہ علمائے دین کی باتیں نہیں سنتا تھا۔ اس لیے اس کو یہ عذاب دیا جا رہا ہے۔ (درۃ الناصحین ص: ۱۴۰)

مدینہ کی ایک عورت کا دردناک عذاب

ابن ابی الدنیا نے عمر بن دینار سے روایت کیا کہ مدینہ شریف میں ایک شخص کی بہن مر گئی جب وہ اپنی مردہ بہن کو دفن کرنے گیا تو بے خبری میں اس کی ایک تھیلی قبر میں گر گئی۔ جب سب لوگ اسے دفن کر کے واپس ہوئے تو اس شخص کو اپنی تھیلی کا خیال آیا — وہ دوڑا ہوا بہن کی قبر پر پہنچا اور مٹی ہٹانا شروع کر دیا تا کہ اپنی تھیلی نکالے۔ جب تھوڑی سی قبر کھلی تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے دیکھا کہ قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ اس دل خراش منظر سے وہ کانپ اٹھا، جیسے تیسے قبر پر مٹی ڈالی اور انتہائی غمگین، روتا ہوا ماں کے

پاس آیا اور پوچھا: ماں! بتاؤ میری بہن کیا کرتی تھی کہ اسے قبر میں اس طرح دردناک عذاب ہو رہا ہے۔ جب ماں نے سنا کہ بیٹی کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں تو اس کی بھی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور اس نے روتے ہوئے کہا: بیٹا! تیری بہن نماز میں سستی کرتی رہتی تھی اور نمازیں ان کے اوقات سے موٴخّر کر کے پڑھا کرتی تھی۔

(ماخوذ از شرح الصدور ص: ۱۶۱ ـــــ و مکاشفۃ القلوب ص: ۳۹۴)

اللہ اکبر! جب یہ حال اس عورت کا ہوا جو نماز تو پڑھتی تھی لیکن وقت کی پابندی نہیں کرتی تھی، تو ان عورتوں کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتی ہیں۔

یا الٰہ العالمین! ہم تیری بارگاہ میں تیرے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا واسطہ دیتے ہیں کہ تو ہم سب کو صحیح اوقات میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور انھیں اپنے فضل و کرم سے قبول فرما۔ آمین۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نماز کی عظمت و اہمیت سمجھیں، خود بھی نماز باجماعت کی پابندی کریں اور اپنے اہل و عیال، احباب و اعزہ اور تمام ملنے جلنے والوں کو بھی اس کی رغبت دلائیں تاکہ عذاب الٰہی اور بے نمازیوں کی نحوست سے محفوظ رہیں۔ کیوں کہ تارکین نماز پر جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو ان کے پاس پڑوس میں رہنے والے بھی اس کی زد میں آ جاتے ہیں۔ کبھی قحط سالی کا شکار ہوتے ہیں تو کبھی گاؤں کی سرسبزی و شادابی ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی مخلوق خدا اطاعت سے منہ موڑتی ہے تو کبھی پوری بستی ہی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ ارے حد تو یہ ہے کہ بے نمازی کی نحوست سے شیطانِ لعین بھی بھاگتا ہوا نظر آتا ہے کہ کہیں اس گنہگار کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ بھی عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہو جائے جیسا کہ درج ذیل واقعات سے ظاہر ہے۔ آپ انھیں سنجیدگی سے پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

سمندر میں بے نمازی کی نحوست کا اثر

حضرت علامہ صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ نیشاپوری کی کتاب "النزہۃ" میں لکھا ہوا دیکھا کہ ایک بزرگ سفر کرتے ہوئے کسی سمندر کے کنارے پہنچے تو یہ دیکھ کر انتہائی حیران و متعجب ہوئے کہ اس سمندر کی مچھلیاں ایک دوسرے کو کھائے

جارہی ہیں۔انھیں گمان ہوا کہ سمندر میں قحط پڑ گیا ہے۔ ابھی وہ بزرگ اسی وہم و گمان میں تھے کہ غیب سے آواز آئی: اے میرے پیارے! یہ قحط سالی نہیں ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک بے نمازی یہاں سے گزر رہا تھا جو پیاسا تھا، اس نے پانی پینا شروع کیا، پانی چوں کہ کھارا (نمکین) تھا اس لیے وہ پی نہ سکا اور اپنے منہ سے واپس سمندر میں ڈال دیا۔ یہ اس بے نمازی کے جوٹھے کی نحوست ہے کہ سمندری مچھلیاں ایک دوسرے کو کھانے لگیں۔

(نزہۃ المجالس ص:۱۳۷، ج:۱)

سرسبز و شاداب گاؤں کی تباہی کا سبب

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک مرتبہ سفر کرتے ہوئے ایک ایسے سرسبز و شاداب گاؤں میں پہنچے جہاں ہرطرف ہرے بھرے درخت لہلہا رہے تھے، صاف و شفاف نہریں بہ رہی تھیں اور وہاں کے باشندے ایک بلند و بالا مقام پر جمع ہو کر نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کی خوب تعظیم و توقیر کی۔ آپ نے دیکھا کہ ان کے پاس قسم قسم کے کھانے کے سامان، نوع بنوع کی پینے کی چیزیں، رنگ برنگے میوے، اطاعت شعار و فرماں بردار اہل و عیال ہیں اور ان کی بستی ہرطرح سے نہایت آراستہ اور قابل رشک ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپ وہاں سے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

تین سال کے بعد پھر اس گاؤں سے آپ کا گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں، ان کی بے گور و کفن لاشیں بے ثباتی دنیا کی تصویر بن چکی ہیں اور ان کے عالی شان محلات تباہ و برباد کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اس عبرت ناک منظر سے بہت تعجب ہوا، آپ نے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کس بدعملی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں؟ کیا انھوں نے نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا؟ کیا انھوں نے تیری اطاعت و فرماں برداری سے منہ موڑ لیا تھا؟

غیب سے آواز آئی اے عیسیٰ! ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ایک

بے نمازی کا اس بستی سے گزر ہوا، اس نے یہاں کے پانی سے اپنا چہرہ دھلا، جب اس کا غسالہ (دھوون) زمین پر گرا تو اس کی نحوست کی وجہ سے لہلہاتے درخت سوکھ گئے، بہتی نہریں خشک ہوگئیں، بلند و بالا مکانات زمین بوس ہوگئے اور یہاں کے رہنے والے ہلاک ہوگئے ـــ اے عیسیٰ! جب نماز چھوڑنا دین کو برباد کر دیتا ہے تو دنیا کو کیوں نہیں برباد کرے گا۔ (درۃ الناصحین ص: ۱۳۹ ـــ نزہۃ المجالس ص: ۱۲۷، ج: ۱، ملخصاً)

ایک بے نمازی اور فریادی اونٹ

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ کی ذات مبارکہ سے تین ایمان افروز و عبرت ناک واقعات کا مشاہدہ ہوا جن کی وجہ سے میرے دل میں اسلام کی عظمت بیٹھ گئی۔

ان میں پہلا ایمان افروز واقعہ یہ تھا کہ حضور سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضاے حاجت کا ارادہ فرمایا، سامنے دور دور کچھ درخت لگے ہوئے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: عقیل! ان درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے رسول فرما رہے ہیں: تم سب میرے پاس آجاؤ اور میرے لیے آڑ بن جاؤ کیوں کہ میں طہارت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

میں ان درختوں کے پاس گیا اور جیسے ہی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچایا وہ سب اپنی جڑوں سے اکھڑ گئے اور آپ کے پاس آکر کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ نے ضرورت سے فراغت حاصل کرلی۔ پھر وہ سب اپنی جگہ واپس لوٹ گئے۔

دوسرا واقعہ یہ تھا کہ مجھے راستے میں پیاس لگ گئی، میں نے کافی حد تک پانی تلاش کیا لیکن نہیں پاسکا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقیل! اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ، اسے میرا اسلام پیش کرو اور کہو کہ اگر تیرے اندر پانی ہو تو مجھے سیراب کر دے۔

راوی کہتے ہیں: میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور اسے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ ابھی میں خاموش ہی ہوا تھا کہ وہ پہاڑ بول اٹھا اور کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں کہ جس دن اللہ جلّ شانہ نے یہ آیت کریمہ :

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ .
(پ:۲۸، التحریم:۶۶، آیت: ۶)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔(کنزالایمان)

نازل فرمائی ہے اسی دن سے میں اس خوف سے رو رہا ہوں کہ کہیں وہ پتھر جو جہنم کا ایندھن ہے میں ہی نہ ہو جاؤں۔اس لیے میرے اندر کا پانی بالکل ختم ہو چکا ہے۔

اور تیسرا عبرت ناک واقعہ یہ تھا کہ ہم لوگ سفر کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر عرض کرنے لگا: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَلْاَمَان، اَلْاَمَان، یعنی اے اللہ کے رسول! مجھے بچا لیجیے، مجھے بچا لیجیے۔اتنے میں ایک اعرابی دوڑتا ہوا پہنچا جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا : اے نوجوان ! تم اس بے چارے کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو؟

اعرابی نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! میں نے اسے بھاری رقم دے کر خریدا ہے لیکن یہ میری بات نہیں مانتا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اسے ذبح کر دوں اور اس کے گوشت سے ہی فائدہ اٹھاؤں۔

اونٹ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! میں کام کرنے کے خوف سے اس کی نافرمانی نہیں کرتا ہوں، بلکہ اس کے برے عمل کی وجہ سے اس کی بات نہیں مانتا اور اس کے پاس سے بھاگ جانا چاہتا ہوں۔کیوں کہ یہ جس قبیلہ میں رہتا ہے وہ قبیلہ عشا کی نماز سے غافل ہو کر سو جاتا ہے۔میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو تو ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔

یارسولَ اللہ! اگر یہ آپ سے عشا کی نماز پڑھنے کا وعدہ کرے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی اس کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے نماز نہ چھوڑنے کا وعدہ لیا اور اونٹ اس کے حوالہ کر دیا پھر اپنے گھر واپس تشریف لائے۔(درۃ الناصحین، ص:۱۳۹)

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے جہاں رسولِ گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی رفعت شان و اختیار کا پتہ چلتا ہے کہ اگر آپ درختوں کو حکم دیں تو چلنے لگیں، پہاڑوں کو حکم دیں تو وہ بولنے لگیں اور بے زبان چوپایوں کو حکم کریں تو وہ انسانوں کی طرح بات چیت اور خوفِ خدا کا اظہار کریں۔ وہیں بے نمازیوں کی شقاوت و نحوست کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ جانور بھی ان کے پاس رہنا پسند نہیں کرتے ہیں۔

مسلمانو! کتنی حیرت کی بات ہے کہ ایک بے زبان پہاڑ نے آیت کریمہ سنی تو خوفِ خدا سے رونے لگا اور اتنا رویا کہ اس کے اندر کا سارا پانی ہی ختم ہوگیا اور وہی آیت کریمہ ہم نے سنی تو ہمارے دلوں پر اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا جب کہ اس آیت کریمہ میں ''الناس'' یعنی آدمی کا ذکر ''الحجارۃ'' یعنی پتھر سے پہلے ہے۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا اور مزید فضل یہ فرمایا کہ اپنے محبوب کی امت میں شامل کرکے ''خیر الامۃ'' کا خطاب دیا اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم تمام مخلوقات سے زیادہ اپنے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کریں اور اس کے جملہ اوامر و نواہی پر عمل کریں، خاص طور سے نماز پنج گانہ صحیح وقت پر ادا کرنے کی پابندی کریں کیوں کہ نماز دین کا ستون اور ایمان کی پہچان ہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں تک پڑھ لینے سے تو آپ کو اندازہ ہو ہی چکا ہوگا کہ بے نمازی کی نحوستیں ہر جگہ اپنا رنگ دکھاتی ہیں۔ کہیں بے نمازی تنہا عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے تو کہیں اس کے قریب رہنے والے بھی غضب الٰہی کا شکار ہو جاتے ہیں —— لیکن آپ کو یہ جان کر مزید حیرت ہوگی کہ شیطان لعین بھی بے نمازی پر عذابِ الٰہی نازل ہونے کے خوف سے لرزہ بر اندام اور بھاگتا ہوا نظر آتا ہے، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ وہ دیکھ چکا ہے کہ اس نے ایک مرتبہ سجدہ کرنے سے انکار کیا تو راندۂ بارگاہ خدا ہوگیا۔ ع

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے سے

اس لیے جب وہ کسی کو اپنی طرح منحوس بنانا چاہتا ہے تو اسے نماز پڑھنے سے بہکاتا ہے اور غافل انسان جب اس کے پھندے میں پھنس کر نماز چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اس کے پاس سے بھاگنے لگتا ہے جیسا کہ درج ذیل واقعہ سے معلوم ہوتا ہے، آپ بھی اسے غور سے پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

بے نمازی مسافر اور بھاگتا ہوا شیطان

دُرّۃ الناصحین میں ہے کہ ایک آدمی جنگل کا سفر کر رہا تھا، ایک دن شیطان بھی اس کے ساتھ ہو گیا اور سفر کرنے لگا۔ وہ آدمی سفر کرتا رہا اور نمازیں چھوڑتا رہا یہاں تک کہ اس نے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا میں سے ایک بھی نماز ادا نہیں کی۔ جب سونے کا وقت ہوا تو وہ سونے کی تیاری کرنے لگا اور شیطان اس کے پاس سے بھاگنے لگا۔

اس مسافر نے شیطان سے پوچھا: تم میرے پاس سے بھاگ کیوں رہے ہو؟

شیطان نے کہا: جناب! میں نے زندگی میں ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو راندۂ بارگاہ اور ملعون ہو گیا۔ اور تم نے تو ایک دن میں پانچ مرتبہ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری نافرمانیوں کی وجہ سے تم پر اللہ تعالیٰ کا غضب و عذاب نازل ہو اور تیرے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی اس عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔ اسی لیے تمہارے پاس سے بھاگ رہا ہوں۔ (درۃ الناصحین ص:۱۳۷)

ابلیس سے زیادہ حیلہ گر شخص

تفسیروں میں ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگ ابلیس کو دیکھا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے ابلیس سے پوچھا: اے ابو مرّہ (ابو مرہ ابلیس کی کنیت ہے) مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جسے کرنے کی وجہ سے میں تمہاری طرح ہو جاؤں۔

ابلیس نے حیرت سے کہا: اب تک کسی نے مجھ سے ایسا سوال نہیں کیا، آج تو کیوں کر اس قسم کا سوال کر رہا ہے؟

سائل نے کہا: بات یہ ہے کہ میں تمہاری طرح بننا چاہتا ہوں اس لیے اس کا طریقہ پوچھ رہا ہوں۔

ابلیس نے کہا: اگر واقعی تو میری طرح بننا چاہتا ہے تو نماز کو حقیر و معمولی سمجھ (یعنی صحیح وقت پر ادا کرنے کی فکر نہ کر) اور جھوٹی سچی قسمیں کھانے میں کوئی خوف محسوس نہ کر۔

سائل نے کہا: اے ابلیس سن! میں خدائے تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی نماز

ترک نہیں کروں گا اور نہ ہی کبھی کوئی قسم کھاؤں گا۔

ابلیس نے کہا: ہائے افسوس! میں تو کسی کو اپنے سے زیادہ حیلہ گر نہیں سمجھتا تھا لیکن آج معلوم ہوا کہ تو مجھ سے بھی بڑا حیلہ گر ہے۔ (ریاض الناصحین ص: ۱۰۳)

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ ابلیس کی طرح گمراہ و منحوس ہے۔ فرشتے اس کے لیے بد دعا کرتے ہیں چنان چہ حدیث شریف میں ہے:

تَقُوْلُ الْمَلَآئِكَةُ لِتَارِكِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا فَاجِرُ، وَلِتَارِكِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ يَا خَاسِرُ، وَلِتَارِكِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يَا عَاصِيْ، وَلِتَارِكِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يَا كَافِرُ، وَلِتَارِكِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ يَا مُضِيْعُ ضَيَّعَكَ اللهُ•
(نزهة المجالس ص:۱۲۶، ج ۱)

فرشتے فجر کی نماز ترک کرنے والے سے کہتے ہیں: اے بد کار! اور ظہر کی نماز چھوڑنے والے سے کہتے ہیں: اے نامراد! اور عصر کی نماز ترک کرنے والے سے کہتے ہیں: اے نافرمان! اور مغرب کی نماز ترک کرنے والے سے کہتے ہیں اے کافر (ناشکرے) اور عشا کی نماز چھوڑنے والے سے کہتے ہیں: اے نماز یں ضائع کرنے والے! اللہ تعالیٰ تجھے تباہ و برباد کر دے۔

بے نمازیوں کو فرشتے اس طرح کیوں نہ کہیں جب کہ نماز چھوڑنا زنا سے بھی زیادہ برا ہے۔ چناں چہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب "مکاشفۃ القلوب" میں درج ذیل حدیث موجود ہے۔

ترکِ نماز زنا سے بدتر گناہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے اور میں نے توبہ بھی کر لی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں کہ وہ میرے گناہ بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: تو نے کون سا گناہ کیا ہے؟

اس نے کہا: میں زنا کی مرتکب ہوئی اور جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔
یہ سن کر حضرت موسیٰ کلیم علیہ السلام بولے: اے بد بخت! نکل جا یہاں سے، کہیں تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ آ کر ہمیں بھی نہ جلا دے۔
وہ عورت شکستہ دل ہو کر وہاں سے چل پڑی۔ تب جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور کہا: اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے گناہ سے توبہ کرنے والی کو کیوں واپس کر دیا؟ کیا تو نے اس سے بھی زیادہ برا آدمی نہیں دیکھا؟
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے جبرئیل! اس عورت سے زیادہ برا کون ہے؟
جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اس سے برا وہ شخص ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔
(مکاشفۃ القلوب ص: ۳۹۴)
یہ روایت تازیانۂ عبرت ہے ان غافل مسلمانوں کے لیے جو زنا جیسے برے فعل کی حقیقت سمجھ کر اس سے تو بچتے ہیں اور زناکاروں کا سماجی بائیکاٹ کر کے معاشرہ کو صاف ستھرا اور پُرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس سے بھی زیادہ برے فعل کا ارتکاب کرنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے اور جان بوجھ کر نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں۔
میرے پیارے اسلامی بھائیو! اگر یہاں اسلامی حکومت ہوتی تو جان بوجھ کر کاہلی اور سستی کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کو اتنا مارا جاتا کہ ان کے جسموں سے خون بہنے لگتا اور انھیں قید کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ نماز پڑھنے لگتے۔ چناں چہ علامہ شرنبلالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

تَارِكُ الصَّلٰوةِ عَمَدًا كَسَلًا يُضْرَبُ ضَرْبًا شَدِيْدًا حَتّٰى يَسِيْلَ مِنْهُ الدَّمُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔
(نور الایضاح ص:۹۵، ج ۱)

جان بوجھ کر کاہلی کی وجہ سے نماز چھوڑنے والے کو اتنا زیادہ مارا جائے کہ اس کے جسم سے خون بہنے لگے اور قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھنے لگے۔

مسلمانو! اگر چہ ہم اپنی بے راہ روی اور احکام شرعیہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے حکومت سے محروم ہو گئے اور ہمیں ترکِ نماز پر سزا دینے والا کوئی دنیوی حاکم نہیں رہا اور اس طرح ہم دنیا میں سزا سے بچ گئے، لیکن آخرت میں ہمیں اس دردناک عذاب سے کون بچا سکے گا جس کا ذکر قرآن و حدیث میں جگہ جگہ موجود ہے اور جس کی ہولناکی و گرمی سے

خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔

میرے دوستو! ابھی وقت ہے اگر آپ بھی اس گناہِ عظیم میں مبتلا ہیں تو آج ہی اس سے توبہ کر لیجیے اور نمازوں کی پابندی شروع کر دیجیے۔ کیا خوب کہا ہے شاعر ہے ۔

بے نمازی قبر تجھ کو پیس دے گی ایک دن   آج توبہ کر نمازوں کو گنوانا چھوڑ دے

پیارے اسلامی بھائیو! اب تک آپ نے آیات و احادیث اور واقعات و اقوال کی روشنی میں قصداً نماز چھوڑنے والوں کے دنیوی و اُخروی عذاب کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائی۔ اب آیئے ذرا ان لوگوں سے متعلق بھی چند حدیثوں کا مطالعہ کریں جو نماز تو پڑھتے ہیں لیکن جماعت کی پابندی نہیں کرتے اور اپنی کاہلی کی وجہ سے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے ہیں۔

تارکین جماعت کے لیے وعیدیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّیَ بِا لنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰی قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحْرِقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ●(سنن ابن ماجہ ص: ۵۷)

میں نے ارادہ کیا کہ اقامت کہنے کا حکم دوں پھر کسی سے کہوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں لے کر ان کے یہاں جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَارِكُ الْجَمَاعَةِ لَيْسَ مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْهُ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّعَدْلًا اَیْ نَافِلَةً وَّفَرِيْضَةً فَاِنْ مَاتُوْا عَلٰی حَالِهِمْ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِهِمْ●
(تفسیر روح البیان ص: ۳۵، ج:۱)

جماعت چھوڑنے والا میرے طریقہ پر نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اس سے کوئی واسطہ ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کی فرض و نفل نمازیں قبول فرماتا ہے اگر یہ (تارکین جماعت) اسی حال میں مرجائیں تو جہنم کے سزاوار ہوں گے۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص بلاعذر جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا ہے اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی واسطہ نہیں، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز قبول فرماتا ہے، بلکہ تارکین جماعت سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ آپ سارے جہاں کے لیے رحمت ہونے کے باوجود ان کے گھروں کو آگ لگا دینے کا ارادہ فرماتے ہیں۔

فقہائے کرام فرماتے ہیں: عاقل وبالغ اور آزاد و قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہ گار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق ومردود الشہادۃ ہے۔ اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہ گار ہوں گے۔ (بہار شریعت ص:۱۰۶، ج:۳)

یا الٰہ العالمین! ہم سب کو نماز با جماعت کی توفیق عطا فرما اور ہم سے وہ کام لے جس سے تو اور تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں۔

تارکِ جماعت ملعون ہے

علامہ عثمان بن حسن خوبوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''درۃ الناصحین فی الوعظ والارشاد'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ تَارِکَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ مَلْعُوْنٌ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَتَارِکُ الْجَمَاعَۃِ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَلْعَنُہٗ وَتَارِکَ الْجَمَاعَۃِ یَبْغُضُہُ اللّٰہُ وَتَبْغُضُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَکُلُّ شَیْءٍ جَعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ الرُّوْحَ وَیَلْعَنُہٗ کُلُّ مَلَکٍ بَیْنَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِی الْبَحْرِ•(درة الناصحين ص: ۱۳۸)

بلا شبہہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والا ملعون ہے توریت وانجیل اور زبور وقرآن میں، اور جماعت چھوڑنے والا زمین پر چلتا ہے اور حال یہ ہوتا ہے کہ زمین اس پر لعنت کرتی ہے، تارک جماعت سے اللہ جل شانہ، فرشتے اور ہر وہ چیز نفرت کرتی ہے جس میں روح پائی جاتی ہے اور زمین وآسمان کے تمام فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس پر لعنت کرتی ہیں۔

علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی علیہ الرحمۃ والرضوان تارکِ جماعت کے متعلق ارشاد

تَارِكُ الْجَمَاعَةِ شَرٌّ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ وَقَاتِلِ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنَ الْقَتَّاتِ وَمِنَ الْعَاقِّ لِوَالِدَيْهِ وَمِنَ الْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَمِنَ الْمُغْتَابِ وَهُوَ مَلْعُوْنٌ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَهُوَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ الْمَلٰئِكَةِ لَا يُعَادُ اِذَا مَرِضَ وَلَا تُشْهَدُ جَنَازَتُهٗ اِذَا مَاتَ۔
(تفسیر روح البیان ص: ۳۵، ج: ۱)

جماعت چھوڑنے والا، شرابی، ناحق قتل کرنے والے، چغل خور، ماں باپ کے نافرمان، کاہن و جادو گر اور غیبت کرنے والے سے زیادہ برا ہے۔ توریت و انجیل اور زبور و قرآن میں وہ ملعون ہے اور فرشتے بھی اس پر لعنت کرتے ہیں۔ تارکِ جماعت جب بیمار پڑے تو اس کی مزاج پرسی نہ کی جائے اور جب وہ مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی جائے۔

جماعت چھوڑنے والا جنت کی خوشبو نہیں پائے گا

حضور تاجدارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں:

اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ وَ مِيْكَائِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَا: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ: تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يَجِدُ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ عَمَلُهٗ اَكْثَرَ مِنْ عَمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ مَلْعُوْنٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (درۃ الناصحین ص: ۱۳۸)

میرے پاس جبرئیل و میکائیل علیہما السلام آئے اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے، اور فرماتا ہے: آپ کی امت میں سے جماعت چھوڑنے والا جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگرچہ اس کا عمل زمین والوں کے عمل سے زیادہ ہو۔ اور جماعت چھوڑنے والا دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔

جماعت چھوڑنے والے کا انجام

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا:

مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ وَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا يُصَلِّيْ بِالْجَمَاعَةِ فَمَاتَ عَلٰى هٰذَا الْحَالِ فَلِاَيِّ شَيْءٍ هُوَ؟ قَالَ هُوَ لِلنَّارِ۔
(درۃ الناصحین ص: ۱۳۸)

آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو رات میں نفل نمازیں پڑھتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن جمعہ میں حاضر نہیں ہوتا اور نہ ہی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا انجام کیا ہو گا، آپ نے فرمایا: وہ جہنمی ہو گا۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیث کی روشنی میں آپ اندازہ لگائیں کہ بغیر کسی عذرِ شرعی کے اپنی کاہلی اور سستی کی وجہ سے جماعت چھوڑنا کتنا برا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، چہ جائے کہ وہ ابتداءً جنت میں داخل ہو۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو صاف صاف فرما دیا کہ وہ جہنمی ہوگا اگرچہ رات میں نفل نمازیں پڑھتا ہو اور دن میں روزہ بھی رکھتا ہو۔

نماز باجماعت میں سستی پر مصائب

سرورِ کائنات حضور احمد مجتبیٰ روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بارہ مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے۔ تین دنیا میں، تین مرنے کے وقت، تین قبر میں، اور تین قیامت کے دن۔

دنیا کی تین مصیبتیں یہ ہیں: ❶ اللہ تعالیٰ اس کی کمائی اور رزق سے برکت ختم کر دیتا ہے۔ ❷ اس کے چہرے سے صالحین کا نور اور ان کی پہچان سلب کر لیتا ہے۔ ❸ وہ مومنوں کے دلوں میں مبغوض و ناپسند ہو جاتا ہے۔

موت کے وقت کی تین مصیبتیں یہ ہیں: ❶ وہ پیاسا مرے گا اگرچہ اسے دنیا کی تمام نہروں کا پانی پلا دیا جائے۔ ❷ اس کی روح نہایت سختی سے قبض کی جائے گی۔ ❸ آخر وقت میں اس کے ایمان جانے کا خطرہ ہے، یعنی خاتمہ بالخیر نہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ ذَالِكَ)

قبر کی تین مصیبتیں یہ ہیں: ❶ منکر نکیر کا سوال اس پر بہت مشکل ہوگا۔ ❷ قبر کی تاریکی اس کے لیے انتہائی خوفناک ہوگی۔ ❸ اس کی قبر تنگ ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جائیں گی ــــــ اس عذابِ قبر کی عکاسی ایک شاعر نے اس طرح کی ہے ؎

بے نمازی تیری شامت آئے گی　　قبر کی دیوار بس مل جائے گی
توڑ دے گی قبر تیری پسلیاں　　دونوں ہاتھوں کی ملیں جوں انگلیاں

قیامت کی تین مصیبتیں یہ ہیں: ❶ اس کا حساب بہت سختی سے لیا جائے گا۔ ❷ پروردگارِ عالم اس سے ناراض ہو گا۔ ❸ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دے گا۔ (**نَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ ذَالِكَ**)۔ (درۃ الناصحین ص:۱۳۷)

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اس کتاب کو یہاں تک سنجیدگی سے پڑھ لینے کے بعد ضرور آپ کے دل میں نماز کی اہمیت وعظمت بیٹھ گئی ہوگی اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے اور اس سے غفلت برتنے والوں کا دردناک عذاب پڑھ کر آپ کے مزاج وفکر میں تبدیلی آئی ہوگی۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ لگے ہاتھوں آپ کے سامنے وضو ونماز کا طریقہ اور قضا نمازوں کے کچھ احکام ومسائل اور ان کے ادا کرنے کی بعض آسان صورتیں بھی ذکر کر دوں تاکہ آپ ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی بہتر بنا سکیں اور ماضی کی کوتاہیوں کی تلافی کر سکیں اور یہ آپ کے لیے عذاب قبر وآخرت سے نجات کا سامان ہو جائے۔ اللہ جل شانہ اپنے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثنا کے طفیل ہم سب کو احکام شرعیہ کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

باب سوم
وضو و نماز کے طریقے اور مسائل

وضو کا طریقہ جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کرے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر داہنے ہاتھ سے مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے ہی دانت مانجھ لے، پھر تین بار خوب اچھی طرح کلی کرے کہ حلق تک دانتوں کی جڑ اور زبان کے نیچے پانی پہنچ جائے اور اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی، اٹکی ہو تو اسے چھڑائے، پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر ناک صاف کرے، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے، اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لو تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے اور داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور اس میں خلال بھی کرے اس طرح کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے داڑھی میں ڈالے اور سامنے نکالے، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت کچھ اوپر تک تین تین بار دھوئے، پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے، اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھؤں انگلیوں کے پیٹ کی جڑ پیشانی کے اوپر رکھ کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے، اس طرح کہ شہادت کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس پیشانی کی طرف لائے یوں کہ دونوں گدیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی پیشانی تک واپس آجائیں۔ اب شہادت کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے باہر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے، پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے، پھر اسی طرح بایاں پیر دھوئے، اور ہاتھ پاؤں کی

انگلیوں میں خلال [1] بھی کرے۔ اب وضو ختم ہوا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

اور بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر تھوڑا سا پی لے کہ اس میں بیماریوں سے شفا ہے اور آسمان کی طرف منہ کرکے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ. اور کلمۂ شہادت اور سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے، اور بہتر یہ ہے کہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور درود شریف اور کلمۂ شہادت پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصہ دوم ملخصاً)

نیتِ نماز کا بیان

نیت دل کے پختہ ارادہ کو کہتے ہیں اور زبان ﷺ لینا مستحب ہے۔ نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس سے پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامل بتادے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

نیت میں زبان کا اعتبار نہیں ہے، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد و ارادہ ہے اور زبان سے لفظ عصر نکلا تو نماز ظہر ہو گی۔

نیت میں تعدادِ رکعت ضروری نہیں بلکہ افضل ہے۔ لہٰذا اگر تعدادِ رکعت میں غلطی ہو گئی مثلاً تین رکعتیں ظہر، یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ سوم ملخصاً)

زبان سے اس طرح کہنا بہتر ہے: نیت کی میں نے آج کی دو رکعت نمازِ فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے۔ اَللّٰهُ اَكْبَر.

اور ظہر کے لیے "دو رکعت نمازِ فجر فرض" کی جگہ چار رکعت نمازِ ظہر فرض۔ عصر کے لیے چار رکعت نمازِ عصر فرض۔ مغرب کے لیے تین رکعت نمازِ مغرب فرض۔ عشا کے لیے چار رکعت نمازِ عشا فرض کہے۔

(۱) پاؤں کی انگلیوں میں صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے، اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ ۱۲

نمازِ وتر کے لیے اس طرح کہے: نیت کی میں نے آج کی تین رکعت نماز وتر واجب اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَر.

اور اگر امام کی اقتدا میں پڑھے جیسے کہ رمضان شریف میں پڑھتے ہیں تو "پیچھے اس امام کے" بھی کہے۔

نمازِ تراویح کے لیے اس طرح کہے: نیت کی میں نے آج کی دو رکعت نماز تراویح سنت کی اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے، اَللّٰہُ اَکْبَر.

سنن ونوافل کے لیے اس طرح کہے: نیت کی میں نے دو رکعت / چار رکعت نمازِ سنت / نمازِ نفل اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اَللّٰہُ اَکْبَر.

نمازِ عیدین کے لیے اس طرح کہے: نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر واجب / نمازِ عید الاضحیٰ واجب کی چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے، اَللّٰہُ اَکْبَر.

نمازِ جنازہ کے لیے اس طرح کہے: نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے، دعا اس میت کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے، اَللّٰہُ اَکْبَر. (کُتُبِ فقہ)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں، نہ بالکل ملی نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدّی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل ہو اور ثنا پڑھے یعنی: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. پھر تعو ذ پڑھے یعنی :اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. پھر تسمیہ پڑھے یعنی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. پھر اَلْحَمْدُ پوری پڑھے اورختم پر آہستہ سے آمین کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو۔ اب اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پیر کی طرف ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی کہے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے، پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے اس طور پر کہ پہلے ناک، پھر پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے، اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے، پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو، پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔ پھر سر اٹھائے اور ہاتھ گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بَل کھڑا ہو جائے، اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ یہ ایک رکعت پوری ہو گئی۔ اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے اور جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور تَشَهُّد پڑھے، یعنی:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

جب کلمۂ لَا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے مِلا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے، مگر ادھر اُدھر نہ ہِلائے اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔

اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھے، یعنی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. یا اور کوئی دعاے ماثورہ پڑھے یا یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے، پھر داہنے شانہ کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز ختم ہوگئی۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعا پڑھے مثلاً: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اور منہ پر ہاتھ پھیر لے۔

یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو قراءت نہ کرے، یعنی اَلْحَمْدُ اور سورت نہ پڑھے چاہے امام زور سے قراءت کرتا ہو یا آہستہ۔ امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ سوم، بتغیر)

عورت کی نماز کا طریقہ

عورت کے نماز پڑھنے کا طریقہ مَردوں سے کچھ مختلف ہے مثلاً عورت تکبیر تحریمہ کے وقت صرف مونڈھے تک ہاتھ اٹھائے اور بائیں ہتھیلی سینہ پر پستان کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے، زور نہ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں جھکے رہیں، مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کر دے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے اور ہاتھ بیچ ران پر رکھے۔(بہارِ شریعت حصہ سوم ملخصًا)

بیمار کی نماز کا طریقہ

جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوسکتا وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے یعنی آگے کو خوب جھک کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے اور پھر سیدھا ہو جائے اور پھر جیسے سجدہ کیا جاتا ہے ویسے سجدہ کرے۔ اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر پڑھے، اس طرح لیٹے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور گھٹنے کھڑے رہیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کچھ رکھ لے تا کہ سر اونچا ہو کر منہ قبلہ کے سامنے ہو جائے اور رکوع اور سجدہ اشارے سے کرے یعنی سر کو جتنا جھکا سکتا ہے اتنا تو سجدہ کے لیے جھکائے اور اس سے کچھ کم رکوع کے لیے جھکائے، اسی طرح داہنی یا بائیں کروٹ پر بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھ سکتا ہے۔

بیمار جب سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارے سے پڑھے، پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط ہے، فدیہ کی بھی حاجت نہیں اور اگر ایسی حالت میں چھ وقت سے کم گزرے تو صحت کے بعد قضا فرض ہے، چاہے اتنی ہی صحت ہوئی کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے۔(بہارِ شریعت حصہ چہارم وغیرہ)

رکعتوں کی تعداد اور ترتیب

نمازِ فجر میں کل چار رکعتیں ہیں۔ پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت فرض۔

نمازِ ظہر میں کل بارہ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل۔

نمازِ عصر میں کل آٹھ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض۔

نمازِ مغرب میں کل سات رکعتیں ہیں۔ پہلے تین رکعت فرض، پھر دو رکعت سنتِ مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل۔

نمازِ عشاء میں کل سترہ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل، پھر تین رکعت وتر واجب، پھر دو رکعت نفل۔

نمازِ جمعہ میں کل چودہ رکعتیں ہیں۔ پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت فرض، پھر چار رکعت سنت مؤکدہ، پھر دو رکعت سنتِ مؤکدہ، پھر دو رکعت نفل۔

رکعتوں کا تفصیلی نقشہ

نماز	سنتِ مؤکدہ	سنتِ غیر مؤکدہ	فرض	سنتِ مؤکدہ	سنتِ غیر مؤکدہ	نفل	واجب	نفل	مجموعہ
فجر	۲	–	۲	–	–	–	–	–	۴
ظہر	۴	–	۴	۲	–	۲	–	–	۱۲
عصر	–	۴	۴	–	–	–	–	–	۸
مغرب	–	–	۳	۲	–	۲	–	–	۷
عشاء	–	۴	۴	۲	–	۲	۳	۲	۱۷
جمعہ	۴	–	۲	۴	۲	۲	–	–	۱۴

اصطلاحاتِ شرعیہ

فرض وہ فعل ہے جسے جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ ہو اور جس عبادت کے اندر وہ ہو بغیر اس کے وہ عبادت درست نہ ہو۔

واجب وہ فعل ہے جسے جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ، اور نماز میں قصداً چھوڑنے سے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری، اور بھول سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو لازم ہو۔

سنت مؤکدہ وہ فعل ہے جسے چھوڑنا برا اور کرنا ثواب اور اتفاقاً چھوڑنے پر آدمی مستحق عتاب اور چھوڑنے کی عادت بنالینے پر مستحق عذاب ہو۔

سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جسے کرنا ثواب ہو اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو باعثِ عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہو۔

مستحب/نفل وہ فعل ہے جسے کرنا ثواب ہو اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہ ہو۔

نمازِ وتر

نمازِ وتر واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے وقت میں نہیں پڑھ سکا تو قضا لازم ہے۔ اس میں نمازِ مغرب کی طرح تین رکعتیں ایک سلام سے ادا کی جاتی ہیں۔ اس کا پہلا قعدہ واجب ہے یعنی دو رکعت پر بیٹھے اور صرف اَلتَّحِیَّات پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کی لَو تک لے جائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے، جیسے تکبیر تحریمہ میں کہتے ہیں۔ پھر ہاتھ باندھ لے اور دعاے قنوت پڑھے۔ جب دعاے قنوت پڑھ لے تو اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہ کر رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے۔

دعاے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ البتہ بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں۔ سب سے زیادہ مشہور دعاے قنوت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ،اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ

وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق.

جو دعاے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اور جس سے یہ بھی نہ ہو سکے وہ تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہے۔

(عالمگیری و بہارِ شریعت حصہ چہارم ملخصًا)

نمازِ تراویح

نمازِ تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس کا ترک ناجائز ہے، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے۔ نمازِ تراویح وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور وتر کے بعد بھی۔ لہٰذا اگر اس کی کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام نمازِ وتر کے لیے کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے، پھر باقی رکعتیں پوری کرے جب کہ فرض جماعت سے ادا کیا ہو۔ یہ افضل ہے۔ اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔

تراویح کی بیس رکعتیں دو دو کر کے دس سلام سے پڑھے اور ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس بیٹھنے کو "ترویحہ" کہتے ہیں۔ اس میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے، یا کلمہ پڑھے، یا تلاوت کرے، یا درود شریف پڑھے، یا یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْھَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ •

یا "وَالرُّوْحِ" کے بعد یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن. (بہارِ شریعت حصہ چہارم ملخصًا)

مسافر اور اس کے احکام

شرع میں مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہو۔تین دن کی راہ سے مراد ستّاون میل تین فرلانگ (۵۷ $\frac{۳}{۸}$ میل) ہے۔ کلو میٹر کے حساب سے اس کی مقدار ۹۲؍ کلومیٹر ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ریل گاڑی یا موٹر بس وغیرہ سے بانوے کلو میٹر کی مسافت دو چار گھنٹے ہی میں طے کر لیتا ہے تو وہ شرعی مسافر ہو جائے گا اور قصر وغیرہ سفر کے احکام اس پر جاری ہوں گے اور اگر بانوے کلو میٹر سے کم کی مسافت تین یا اس سے زیادہ دنوں میں طے کرتا ہے تو وہ شرعی مسافر نہیں ہوگا۔

مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ آبادی سے باہر ہو جائے یعنی شہر میں ہو تو شہر سے باہر ہو جائے، گاؤں میں ہو تو گاؤں سے باہر ہو جائے۔ اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس کی جو آبادی شہر سے ملی ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔

مسئلہ: اسٹیشن اگر آبادی سے باہر ہو تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا، جب کہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ: سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو، اور اگر دو دن کی راہ کے ارادے سے نکلا اور وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ کر لیا اور یہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو مسافر نہیں ہوگا چاہے اس طرح سے پوری دنیا گھوم آئے۔

مسئلہ: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے، اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔

مسئلہ: مغرب اور فجر میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں، صرف ظہر، عصر اور عشا کے فرض میں قصر ہے۔ **مسئلہ:** اگر مسافر قصر نہ کرے تو گنہ گار ہے۔

مسئلہ: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں سنتیں چھوڑ سکتا ہے، معاف ہیں، لیکن سنت میں قصر نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک کہ اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے،

یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے۔

مسئلہ: مسافر جب اپنے وطن اصلی میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہو گیا، اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔

مسئلہ: وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے، یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی ہے اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔

مسئلہ: وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا، پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: اگر وطن اقامت سے وطن اصلی میں پہنچ گیا، یا وطن اقامت سے سفر کر گیا تو اب یہ وطن اقامت نہ رہا، یعنی اگر اس میں پھر آیا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو مسافر ہی ہے۔ (عالمگیری و بہارِ شریعت وغیرہ)

قضا نمازوں کے احکام و مسائل

فقیہ اعظم صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت حصہ چہارم'' میں قضا نمازوں کے تعلق سے تحریر فرماتے ہیں: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے (توبہ، یا حج مقبول سے گناہِ تاخیر معاف ہو جائے گا) اور توبہ اسی وقت سچی اور صحیح ہو گی جب کہ چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا پڑھ لے۔ اگر قضا نہ پڑھے اور توبہ کیے جائے تو یہ توبہ نہیں ہے کیوں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی —— حدیث شریف میں ہے کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار (توبہ) کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

* چھوٹی ہوئی نمازیں جو ذمہ میں باقی ہیں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے، مگر بال بچوں

کے کھانے پینے اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا نمازیں پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

✽ اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ قضا نمازوں کا ادا کرنا نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ پڑھنے سے اہم ہے اس لیے جن اوقات میں نوافل یا سنتِ غیر مؤکدہ پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے تا کہ جلد سے جلد بری الذمہ ہو جائے۔

✽ قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں، عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت نہ پڑھے کیوں کہ ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں۔

طلوع: اس سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار آفتاب کا کنارہ چمکنے سے بیس منٹ تک ہے۔

غروب: جب آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے اس وقت سے سورج ڈوبنے تک غروب ہے۔ یہ بھی بیس منٹ ہے۔

زوال: اس سے مراد نصف النہار شرعی سے آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں۔ یعنی طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر دو حصے کریں پہلے حصے کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقتِ استوا ہے جس میں ہر نماز کی ممانعت ہے۔ یہ وقت موسم کی تبدیلی سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

✽ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد آفتاب بلند ہونے تک اور عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد غروبِ آفتاب تک کوئی نماز نہیں، حتیٰ کہ قضا بھی ان اوقات میں نہیں پڑھی جا سکتی — یہ بالکل بے بنیاد ہے — ان اوقات میں صرف نفل نمازیں پڑھنے کی ممانعت ہے۔ قضا نمازیں طلوع و غروب اور زوال کے علاوہ جب بھی پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

✽ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے۔ اور حالت

اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی نماز کی قضا چار رکعت پڑھی جائے گی اگرچہ سفر میں پڑھے۔ہاں!اگر قضا پڑھتے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا- مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کرسکتا تو بیٹھ کر پڑھے، یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارہ سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔

* صاحب ترتیب یعنی وہ شخص جس کے ذمہ پانچ وقت سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں اس کے لیے پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا۔ مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے، یا وتر قضا ہوگئی تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے پہلے عصر یا فجر پڑھ لی تو ناجائز ہے۔

* جس شخص کے ذمہ قضا نمازیں پانچ سے زیادہ ہوگئیں اس پر ترتیب لازم نہیں۔یعنی اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہے پہلے پڑھے اور جسے چاہے بعد میں پڑھے، اسی طرح ان میں اور وقتی نماز میں بھی رعایت ترتیب کی حاجت نہیں۔ پھر ان نمازوں کے حق میں ترتیب نہ باہمی نہ بلحاظ وقتی کوئی بھی عود نہ کرے گی اگرچہ ادا کرتے کرتے چھ سے کم رہ جائیں۔(ماخوذ از بہار شریعت حصہ:۳،۴، وہدایہ جلد ۱)

قضائے عمری کا طریقہ

قضائے عمری کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی پہلے اپنی قضا نمازوں کا حساب لگائے اس طرح کہ بالغ ہونے سے لے کر نماز شروع کرنے تک جتنے مہینے یا سال ہوتے ہیں ان کو ایک جگہ لکھ لے، پھر یہ دیکھے کہ اس مدت میں کتنے ایام سفر کے ہیں انھیں الگ جگہ نوٹ کر لے۔اب جتنے ایام سفر کے ہیں اتنے دنوں کی قضا میں چار رکعت والی نماز دو رکعت ہی پڑھے اور باقی دنوں کی قضا پوری پڑھے۔

اب اگر اچھی طرح یاد نہ ہو کہ سفر کے کتنے دن ہیں، یا یہ یقین سے معلوم نہ ہو کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں تو اندازہ سے ان کی تعیین کرے لیکن اس میں یہ خیال رہے کہ اندازہ

کم نہ ہو بلکہ کچھ زیادہ ہی رہے۔ پھر اس کو جس طرح ہو سکے ادا کرے ایک وقت میں یا متفرق اوقات میں، ترتیب کے ساتھ یا بغیر ترتیب کے۔ ہاں اتنا لحاظ ضرور رہے کہ جس نماز کی قضا کرنا چاہتا ہے وہ نماز نیت میں معین و مشخص ہو جائے۔ مثلاً پچاس نمازیں فجر کی قضا ہیں تو اس طرح گول نیت نہ کرے کہ "نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کی" کیوں کہ اس پر ایک فجر تو ہے نہیں کہ اتنا کہنا کافی ہو، بلکہ اس کو متعین کرے کہ فلاں تاریخ کی فجر، مگر یہ کسے یاد رہتا ہے اور ہو بھی تو اس کا لحاظ حرج سے خالی نہیں۔ لہٰذا اس کی آسان صورت یہ ہے کہ اس طرح نیت کرے:

نیت کا طریقہ نیت کی میں نے اس پہلی نمازِ فجر کی جس کی قضا مجھ پر ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اَللّٰہُ اَکْبَر. جب ایک پڑھ لے تو پھر اسی طرح پہلی فجر کی نیت کرے کیوں کہ ایک تو اس نے پڑھ لی اب اس کی قضا اس پر نہ رہی۔ انچاس کی ہے، اب ان میں کی پہلی نیت میں آئے گی، یوں ہی اخیر تک نیت کرے۔ اسی طرح باقی سب نمازوں کی قضا پڑھنے میں نیت کرے۔ یا اگر چاہے تو پہلی کی جگہ پچھلی بھی کہہ سکتا ہے کہ اس صورت میں نیچے سے اوپر کو ادا ہوتی چلی جائے گی۔

* عورت بھی مرد کی طرح اپنی قضا نمازوں کا حساب لگائے لیکن وہ ہر مہینہ سے اتنے دن کم کر دے جتنے دنوں میں اسے حیض آتا رہا ہے۔ عورت کو اگر حمل رہا ہو تو ان مہینوں میں کچھ کم نہ کرے، بلکہ بچہ کی پیدائش کے بعد جتنے دنوں نفاس رہا ہو اتنے دن کم کر دے۔ کیوں کہ حیض و نفاس کے اوقات کی نمازیں اس کے لیے معاف ہیں۔ نہ ان کی ادا ہے نہ قضا۔

* قضاے عمری میں اس بات کا خیال رہے کہ ہر روز کی نماز کی قضا صرف بیس رکعتوں کی ہوتی ہے۔ دو فجر فرض، چار ظہر فرض، چار عصر فرض، تین مغرب فرض، چار عشا فرض اور تین وتر واجب —— ہاں! اگر کوئی حالت سفر کی نماز کی قضا کرے تو وہ ظہر و عصر و عشا میں چار چار کی جگہ دو دو ہی پڑھے۔

* وہ قضاے عمری جو شب قدر یا اخیر جمعۂ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں — یہ باطل محض ہے۔

قضائے عمری کی بعض آسان صورتیں

جس شخص کے ذمہ قضا نمازیں بہت زیادہ ہوں اس کی آسانی کے لیے کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں جن پر عمل کر کے وہ بہت جلد ان فرائض سے سبک دوش ہوسکتا ہے۔ افادۂ عام کے لیے یہاں تخفیف کی چار صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

① ہر رکوع میں تین بار سُبۡحٰنَ رَبِّیَ العَظِیۡم اور ہر سجدہ میں تین بار سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے، مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں خیال رہے کہ جب رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت سُبۡحٰنَ کا سین شروع کرے اور جب عَظِیۡم کا میم ختم ہو جائے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے، اسی طرح جب سجدہ میں پورا پہنچ جائے اس وقت تسبیح (سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الاَعۡلٰی) شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کر لے اس وقت سجدہ سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع و سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں وہ بہت غلطی کرتے ہیں۔

② فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اَلۡحَمۡدُ شریف کی جگہ سُبۡحٰنَ اللہِ، سُبۡحٰنَ اللہِ، سُبۡحٰنَ اللہِ، تین بار کہہ کر رکوع میں چلا جائے مگر وہی خیال یہاں بھی ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر پہلی تسبیح (سُبۡحٰنَ اللہِ) شروع کرے اور تیسری تسبیح پوری کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لیے سر جھکائے۔ یہ تخفیف صرف فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعتوں میں ہے۔ وتروں کی تینوں رکعتوں میں اَلۡحَمۡدُ شریف اور سورت کا پڑھنا ضروری ہے۔

③ قعدۂ اخیرہ میں التَّحِیَّات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دے۔

④ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اَللہُ اَکۡبَر کہہ کر صرف ایک بار یا تین بار رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ کہے اور رکوع میں چلا جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ص: ۶۲۱، ۶۲۲، ج: ۳)

فدیۂ نماز کے مسائل

* جو شخص اپنے باپ، ماں یا کسی دوسرے عزیز رشتہ دار (جو انتقال کر گئے ہیں) کی طرف سے قضا نمازوں کا فدیہ دینا چاہتا ہے تو ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں (جو آج

کے نئے پیمانے سے تقریباً دو کلو ۴۸ گرام ہوتا ہے) یا ایک صاع جو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت مسکین پر صدقہ کرے۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو کسی سے قرض لے کر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دے دے اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کرلے پھر مسکین کو دے، یوں ہی لوٹ پھیر کرتا رہے یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے، اور اگر اس کے پاس مال کم ہو جب بھی یہی صورت اختیار کرے۔

* میت نے اگر اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی تو یہ ناکافی ہے، یوں ہی اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔

* بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں، اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا۔ یہ محض بے اصل ہے۔ بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصہ چہارم ص: ۴۳، ۴۴)

نمازِ عیدین کا طریقہ

نمازِ عیدین کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے، پھر ثنا پڑھے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے، پھر ہاتھ اٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے، پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے، اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں گے اور جہاں پڑھنا نہیں ہے وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں گے۔ جب چوتھی تکبیر پر ہاتھ باندھ لے تو امام اَعُوْذُ بِاللّٰہ و بِسْمِ اللّٰہ آہستہ پڑھ کر زور سے اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھے، پھر رکوع و سجدہ کر کے ایک رکعت پوری کرے۔ جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھے، پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور

چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں، تین تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قراءت کے بعد اور رکوع کی تکبیر سے پہلے اور ان چھؤں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیر کے درمیان تین تسبیح پڑھنے کے برابر سکتہ کرے۔(بہارِ شریعت حصہ چہارم)

نمازِ تحیۃ الوضوء

وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کو "تَحِیَّۃُ الْوُضُوْءَ" کہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام "تحیۃ الوضوء" کے ہو جائیں گے۔

(بہارِ شریعت حصہ چہارم، ملخصًا)

نمازِ تحیۃ المسجد

جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ اس نماز کو "تَحِیَّۃُ الْمَسْجِدْ" کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسجد میں داخل ہو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

فرض یا سنت یا کوئی اور نماز مسجد میں پڑھ لی تو "تحیۃ المسجد" ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو مسجد میں بہ نیتِ نماز نہ گیا ہو، بلکہ درس وذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر تنہا فرض نماز پڑھنے یا جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی نماز تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی، بشرطے کہ داخل ہونے کے فوراً بعد ہی نماز پڑھے۔ اگر کچھ دیر بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد الگ پڑھے۔

بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے "تحیۃ المسجد" پڑھ لے اور اگر بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو "تحیۃ المسجد" ساقط نہ ہوئی، اب پڑھے۔(ایضاً)

نمازِ اشراق

سیدِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا (یعنی طلوع ہوئے بیس منٹ گزر گئے) پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔ اس نماز کو "نمازِ اشراق" کہتے ہیں۔ (اَیضاً)

نمازِ چاشت

چاشت کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث میں ہے: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

اور محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور بدن میں کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر حمد صدقہ ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (اَیضاً)

نمازِ اوّابین

یہ کل چھ رکعتیں ہیں جو مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاج دارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو وہ چھ رکعتیں بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار کی جائیں گی۔

ان چھ رکعتوں میں اختیار ہے کہ سب ایک سلام سے پڑھے یا دو سے یا تین سے، اور تین سلام سے پڑھنا یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (ایضاً)

نمازِ تہجد

نمازِ عشا پڑھ کر سو جانے کے بعد صبح صادق سے پہلے جب بھی بیدار ہو وہ تہجد کا وقت ہے۔ اس وقت جو نوافل ادا کریں انھیں "نمازِ تہجد" کہتے ہیں۔ اس میں کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ یہ نماز حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض تھی اور اس امت کے لیے سنت ہے۔ اسے چار چار کر کے پڑھنا افضل ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو منادی ندا کرے گا جسے تمام مخلوق سنے گی۔ وہ کہے گا کہ ابھی سب کو معلوم ہو جائے گا کہ آج اللہ جل شانہ کے کرم کا زیادہ حق دار کون ہے۔ پھر منادی واپس آکر کہے گا: وہ حضرات کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو رات میں بستر سے علاحدہ ہو جاتے تھے (یعنی رات میں اٹھ کر نماز پڑھتے تھے) ایسے بندے کم تعداد میں ہوں گے۔ پھر منادی آئے گا اور کہے گا: وہ حضرات بھی کھڑے ہو جائیں جو تنگ دستی اور بیماری میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلیٰ درجہ کا شکریہ پیش کرتے تھے، یہ بھی تھوڑے ہوں گے۔ پھر ان سب کو جنت میں لے جائیں گے، اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب ہوگا۔ (نظامِ شریعت ملخصاً)

صلوٰۃ اللیل

رات میں نمازِ عشا کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں ان کو "صَلوٰۃُ اللَّیْل" کہتے ہیں۔ اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ملخصاً)

نمازِ استخارہ

حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے

جس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھ کر باوضو قبلہ رو سو جائے، دعا کے اول و آخر سورۂ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاَقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاَقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ•

دونوں "اَلْاَمْرَ" کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے، جیسے پہلے میں کہے "ھٰذَا السَّفَرَ خَیْرٌ لِّیْ" اور دوسرے میں کہے "ھٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّیْ•" (غنیہ)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات بار استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں خیر ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اور اگر سیاہی و سرخی دیکھے تو برا ہے۔ اس سے بچے۔ (رد المحتار)

نمازِ حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے ہو، یا کوئی کام کسی بندے سے ہو، یا مشکل پیش آئے تو خوب احتیاط سے اچھی طرح وضو کر کے دو یا چار رکعت نفل پڑھے، اس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد تین بار آیۃ الکرسی پڑھے، دوسری میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد تیسری میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور چوتھی میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھے۔ اور سلام کے بعد تین بار ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم • تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ • پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ • سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ • اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ • اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ • لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ •

جلیل القدر صحابی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو دعا کروں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ انھوں نے عرض کیا: حضور! دعا کریں۔ تو آپ نے انھیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ • يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ • اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ •

واقعہ بیان کرنے والے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ صحابی مذکورہ بالا عمل کرنے کے بعد ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے انھیں فوراً انکھیارا کر دیا۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ملخصًا)

نمازِ غوثیہ

یہ نماز چوں کہ سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، اسی واسطے اس کا نام ''نمازِ غوثیہ'' ہوا۔ اور اسے ''صَلٰوةُ الْاَسْرَار'' بھی کہتے ہیں۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار کہے:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ•

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر یہ کہے:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ• پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔(اَیضاً)

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پڑھ کر جائے، اس نماز کو "نمازِ سفر" کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقتِ ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔(اَیضاً)

نمازِ واپسی سفر

جب سفر سے واپس ہو تو گھر میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل مسجد میں ادا کرے۔ اس نماز کو "واپسی سفر کی نماز" کہتے ہیں۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر کے دن چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے، دو رکعت نماز پڑھتے، پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔(اَیضاً)

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس کی فضیلت سن کر وہی شخص اسے ترک کرے گا جو دین میں سستی کرنے والا ہو گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس نماز کی تعلیم دی تو ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار "صلوٰۃ التسبیح" پڑھو اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔

اس نماز میں چار رکعتیں ہوتی ہیں اور ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت

صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر ثنا پڑھے، یعنی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ•

پھر پندرہ بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ. پڑھے۔

پھر اَعُوْذُ بِاللهِ وبِسْمِ الله اور اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہنے کے بعد دس بار کہے، پھر سجدہ کرے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے، پھر سر اٹھائے اور جلسہ میں دس بار پڑھے، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار پڑھے۔ اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷۵ ربار تسبیح ہوئی اور چاروں رکعتوں میں تین سو تسبیحات ہوئیں۔ رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (اَیضاً)

نمازِ توبہ

خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ گناہ کرے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے، پھر استغفار کرے تو اللہ جل شانہ اس کے گناہ بخش دے گا، اس نماز کو "نمازِ توبہ" کہتے ہیں۔ (اَیضاً)

آندھی وغیرہ کی نماز

جب آندھی آئے، یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے، یا رات میں خوفناک روشنی ہو، یا لگاتار کثرت سے بارش ہو، یا بکثرت اولے پڑیں، یا آسمان سرخ ہو جائے، یا بجلیاں گریں، یا بکثرت تارے ٹوٹیں، یا طاعون، یا وبا پھیلے، یا زلزلے آئیں، یا دشمن کا خوف ہو، یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے تو ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (نظامِ شریعت)

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نمازِ جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ جنازہ کی نیت کر کے کان تک ہاتھ اٹھا کر اَللهُ اَكْبَر

کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے، یعنی:
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ•
پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور درود شریف پڑھے، بہتر وہی درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اگر کوئی دوسرا درود پڑھے جب بھی حرج نہیں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر اپنے اور میت کے لیے اور تمام مومنین ومومنات کے لیے یہ دعا پڑھے:
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ• پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سلام پھیر دے۔

جس کو یہ دعا یاد نہ ہو وہ اور کوئی دعاے ماثورہ پڑھ لے جیسے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ•

نمازِ جنازہ کی چاروں تکبیروں میں سے صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائیں اور باقی میں نہیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہی بلا کچھ پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیریں۔

جنازہ اگر پاگل یا نابالغ کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھیں:
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا• اور لڑکی ہو تو اِجْعَلْهَا اور شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً کہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم ملخصًا)

دلِ مضطر کی آخری چند باتیں

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ان آیات و احادیث اور واقعات و اقوال کے نقل کر دینے کے بعد ہم آپ سے یہ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ آپ نماز پڑھیں اور اپنی حیاتِ مستعار کے مسرت انگیز لمحات میں یادِ الٰہی سے غافل نہ رہیں۔ ہاں! اسلامی اخوت و محبت اور مذہبی ہمدردی کی بنیاد پر آپ سے اتنا ضرور کہنا چاہیں گے کہ آپ اپنی مصروف زندگی کا تھوڑا سا وقت نکال کر یہ کتاب انتہائی سنجیدگی سے پڑھیں اور پھر متانت

کے ساتھ اپنی زندگی کے اس پہلو پر غور کریں کہ کیا اللہ جل شانہ نے آپ کو اسی لیے پیدا کیا ہے جس میں آپ مصروف ہیں یا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد ہے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

میرے عزیز ساتھیو! آپ نے دنیوی مسائل کی گتھیاں سلجھانے اور اپنے ہم عصروں پر سبقت لے جانے کے لیے نہ جانے کتنی راتیں جاگ کر کاٹی ہوں گی۔ کاش! ایک رات آپ اپنی زندگی کے محاسبے میں بھی بیدار رہتے اور اس پہلو پر غور کرتے کہ جہاں ہمیں نامعلوم چند دن رہنا ہے وہاں کے لیے ہم نے کتنے بہتر مکانات تعمیر کیے، برقی لائٹیں لگائیں اور قسم قسم کے اسباب راحت و آسائش کا انتظام کیا۔لیکن جہاں ہمیشہ رہنا ہے وہاں کے لیے ہم نے کون سا مکان بنایا ہے، قبر کی تاریک کوٹھری میں اجالے کے لیے کس طرح کی روشنی کا انتظام کیا ہے اور میدان محشر کی ہولناکی و پشیمانی سے بچنے کے لیے کون سی تیاری کی ہے۔

اسلام کے شیدائیو! آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہماری یہ فانی زندگانی جس قدر بھی دراز ہو جائے لیکن انجام یہی ہو گا کہ ہمیں آغوشِ زمین میں تنہا سونا پڑے گا اور دنیا میں جس چیز سے بھی دل لگائیں گے اس سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ تو کیوں نہ ہم ایسی بے وفا چیزوں سے منہ موڑ کر ان اعمالِ صالحہ سے دل جوڑ لیں جو قبر کی وحشت ناک تاریکی میں بھی اُنس و روشنی پیدا کریں اور ہر مشکل گھڑی میں غم گسار ہوں اور تنہائی میں ساتھ دیں، اور بلاشبہہ اس قسم کے اعمالِ صالحہ میں سب سے بہتر نماز ہے۔

مذہب و ملت کا درد رکھنے والو! اگر ہم نے خدا کی طرف اپنی لو لگا لی، اس کے اطاعت شِعار بندے بن گئے اور اپنے دلوں میں عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا چراغ روشن کر لیا تو یقین جانیں ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی ہم سرخرو ہوں گے۔

مفکر ملت حضرت علامہ بدر القادری صاحب بدرؔ نے اپنے تجربات کی روشنی میں فرمایا ہے:

زندگی سنبھل گئی غم کے دَور ٹل گئے جب دلوں میں عشق مصطفیٰ کے دیپ جل گئے

کامیابیوں نے ان کے بڑھ کے چومے ہیں قدم جو غلام بن کے ان کی راہ میں نکل گئے

اے پروردگارِ عالم! اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل اس کتاب میں وہ تاثیر پیدا فرمادے کہ جو بھی اسے پڑھے وہ نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کا شیدائی اور دیگر احکامِ شرعیہ پر عمل کرنے کا فدائی ہو جائے۔

اے خالق دوجہاں! ہم ہر آن تیرے فضل و کرم کے خواستگار ہیں اور تجھ سے ایسے کاموں کی توفیق طلب کرتے ہیں جو تجھے اور تیرے حبیب علیہ التحیۃ والثناء کو پسند و محبوب ہیں۔

اے مالکِ موت وحیات! مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں مجھ گنہ گار، میرے والدین کریمین، مشفق و مہربان اساتذۂ کرام اور تمام مسلمانوں کو ہمیشہ نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں ایسے اعمال و افعال سے بچالے جو بروز قیامت ندامت و پشیمانی کا باعث ہوں۔

توفیق دے کہ آگے نہ پیدا ہو خوے بد تبدیل کر جو خصلتِ بد پیشتر کی ہے

(اعلیٰ حضرت)

قرآن پاک کی گیارہ سورتیں

سورۂ فاتحہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ • اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۚ

سورۂ فیل بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ • اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ۚ

سورۂ قریش بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ • لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۙ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ

وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝

سورۂ ماعون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

سورۂ کوثر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

سورۂ کافرون بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

سورۂ نصر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

سورۂ لھب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

سورۂ اخلاص بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

سورۂ فلق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

سورۂ ناس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعًا • وَاَقَامَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْمُذْنِبِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ الْخَطَّآئِيْنَ الْهَالِكِيْنَ شَفِيْعًا • فَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ • وَعَلٰى كُلِّ مَنْ هُوَ مَحْبُوْبٌ وَّ مَرْضِيٌّ لَّدَيْهِ • صَلَاةً تَبْقٰى وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِكِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ • وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ • وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ • اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ — رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى — اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِىْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِى السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ • فَاِنَّ التَّقْوٰى سَنَامُ ذُرَى الْاِيْمَانِ • وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ • وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ • وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ • وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ سُنَنِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ • صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ • فَاِنَّ السُّنَنَ هِىَ الْاَنْوَارُ • وَزَيِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ • عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ • فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ • اَلَا ! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ • اَلَا ! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ • اَلَا ! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ • رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهٖ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ • عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَكْرَمُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ • كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى • وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ • وَحَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ • وَتَوَفَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مِلَّتِهٖ • وَاَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِىْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ • اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ • عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ • اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ • وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ • بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ • وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ • اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَادٌ مُّبَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

خطبۂ ثانیہ برائے جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ • وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ• وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ• وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ• وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ• صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ• وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا• لَا سِيَّمَا عَلٰى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ• اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِ ِنِ الصِّدِّيْقِ• رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ• وَعَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ• اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ• رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ• وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ• اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ• رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ• وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ• اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ• رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ• وَعَلَى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ• سَيِّدَيْنَا اَبِيْ مُحَمَّدِ ِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ• رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا• وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ• اَلْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ• رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا• وَعَلٰى سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ• وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَآ اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ• اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ• رَبَّنَا يَا مَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ• وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ• رَبَّنَا يَا مَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ• عِبَادَ اللّٰهِ — رَحِمَكُمُ اللّٰهُ — اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ• وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ• يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ• وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ•

خطبۂ اولیٰ برائے عید الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ• اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ• اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ• وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَمِدَهُ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ• وَالْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُهُ الصَّالِحُوْنَ• وَخَيْرًا مِّنْ كُلِّ ذٰلِكَ كَمَا حَمِدَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهِ الْمَكْنُوْنِ• اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ• وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ• وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ• وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰهِ وَزِيْنَةِ عَرْشِ اللّٰهِ• نَبِيِّ الْاَنْبِيَآءِ حَبِيْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ• اَلَّذِيْ كَانَ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ• نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ• وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ• جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ• دُرِّ اللّٰهِ الْمَكْنُوْنِ• سِرِّ اللّٰهِ الْمَخْزُوْنِ•

عَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ• سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ• مَعْدِنِ اَنْوَارِ اللّٰهِ وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰهِ• نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَانَا وَمَاوٰنَا• مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ• وَعَلٰىٓ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ• وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ• اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ• وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ• وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ• اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا• لِلذُّنُوْبِ غَفَّارًا وَّ لِلْعُيُوْبِ سَتَّارًا• وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ• اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ• وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا• اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ• وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ• اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ — رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ — اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ يَوْمٌ يَّتَجَلّٰى فِيْهِ رَبُّكُمْ بِاسْمِهِ الْكَرِيْمِ• وَيَغْفِرُ لِلصَّائِمِيْنَ• اَلَا ! وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ• فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ• اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ• وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ• اَلَا ! وَاِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ عَلٰى كُلِّ مَنْ يَّمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلًا عَنِ الْحَاجَةِ الْاَصْلِيَّةِ• عَنْ نَّفْسِهٖ وَعَنْ صِغَارِ ذُرِّيَّتِهٖ• صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ• اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ زَبِيْبٍ• فَاَدُّوْهَا طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسَكُمْ• تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ وَالصِّيَامَ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَمِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ• اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ• وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ• اَلَا ! وَاِنَّ رَبَّكُمْ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تَتْرُكُوْهَا• وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا• اَلَا ! وَاِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ لَكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى فَاسْلُكُوْهَا• اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ• وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ• اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ — رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى — اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ• فَاِنَّ التَّقْوٰى سَنَامُ ذُرَى الْاِيْمَانِ• وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ• وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ• وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ• وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ سُنَنِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ• صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ• فَاِنَّ السُّنَنَ هِيَ الْاَنْوَارُ• وَزَيِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ• عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ• فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ• اَلَا ! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ• اَلَا ! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ• اَلَا ! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ• رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ• عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ اٰلِهٖ اَكْرَمُ

الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ • كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى • وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ • وَحَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ • وَتَوَفَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مِلَّتِهٖ • وَحَشَرَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَتِهٖ • وَسَقَانَا وَاِيَّاكُمْ مِنْ شَرْبَتِهٖ • شَرَابًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا سَآئِغًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا • وَاَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّتِهٖ • بِمَنِّهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَكَرَمِهٖ وَرَاْفَتِهٖ • اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ • اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ • وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ • وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ • اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ • اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا • وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ • وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ • اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ •

خطبۂ ثانیہ برائے عید الفطر و عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ • وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ • وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ • وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ • وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ • بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ • صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖۤ اَجْمَعِيْنَ • وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا • لَا سِيَّمَا عَلٰۤى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ • اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ • رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ • وَعَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ • اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ • رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ • وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ • اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ • رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ • وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ • اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ • كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ • وَعَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ • سَيِّدَيْنَا اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ • رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا • وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ • الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ •

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلٰی اَبِیْھَا الْکَرِیْمِ• وَعَلَیْھَا وَعَلٰی بَعْلِھَا وَابْنَیْھَا• وَعَلٰی عَمَّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَھَّرَیْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ• سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عُمَارَۃَ حَمْزَۃَ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ• رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا• وَعَلٰی سَآئِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ• وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَآ اَھْلَ التَّقْوٰی وَاَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ• اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ• وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ• اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ• رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ• وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ• رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ• ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ• وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ• عِبَادَ اللّٰہِ — رَحِمَکُمُ اللّٰہُ — اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ• وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ• یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ• وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ•

خطبۂ اولیٰ برائے عید الاضحیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ• اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ• وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ• وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ• وَالْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُہُ الصَّالِحُوْنَ• اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ• وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ• وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰہِ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ• وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰہِ وَزِیْنَۃِ عَرْشِ اللّٰہِ• نَبِیِّ الْاَنْبِیَآءِ حَبِیْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ• اَلَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ• نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ• صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ• دُرِّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ سِرِّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ• عَالِمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ• سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ• مَعْدِنِ اَنْوَارِ اللّٰہِ وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰہِ• نَبِیِّنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَانَا وَمَاوٰنَا• مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ• وَعَلٰٓی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ• وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ• اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ• وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ• وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ• اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا• لِلذُّنُوْبِ غَفَّارًا وَّلِلْعُیُوْبِ سَتَّارًا• وَّاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ• اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ • وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا • اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ —— رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى —— اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ • قَالَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ • مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمِ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ • وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا • وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ • فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا • اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَلَا! وَاِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلٰى كُلِّ مَنْ يَّمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اَنْ يَّنْحَرَ الْاُضْحِيَّةَ • وَوَقْتُهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدِ الْاَضْحٰى لِلْبَلَدِيِّ • وَلِلْاَعْرَابِيِّ بَعْدَ طُلُوْعِ فَجْرِ هٰذَا الْيَوْمِ • فَحَسِّنُوا الْاُضْحِيَّةَ • وَلَا تَذْبَحُوْا عَرْجَآءَ وَلَا عَوْرَآءَ • وَلَا عَجْفَآءَ وَلَا مَقْطُوْعَةَ الْاُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَةٍ • فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ حَسِّنُوْا: ضَحَايَاكُمْ • فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ • فَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ شَاةٌ سَوَآءٌ كَانَتْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى • اَوْ سُبُعُ الْبَقَرَاتِ اَوِ الْاِبِلِ • وَكَبِّرُوْا عَقِيْبَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ مِنْ فَجْرِ الْعَرَفَةِ اِلٰى عَصْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ • رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ —— رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى —— اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ • فَاِنَّ التَّقْوٰى سَنَامُ ذُرَى الْاِيْمَانُ • وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ • وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ • وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ • وَاقْتَفُوْٓا اٰثَارَ سُنَنِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ • صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ • فَاِنَّ السُّنَنَ هِيَ الْاَنْوَارُ • وَزَيِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ • عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ • فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ • اَلَا! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ • اَلَا! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ • اَلَا! لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ • رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهٖ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ • عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَكْرَمُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ • كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى • وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ • وَحَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مَحَبَّتِهٖ • وَتَوَفَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مِلَّتِهٖ • وَحَشَرَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَتِهٖ • وَسَقَانَا وَاِيَّاكُمْ مِنْ

شَرْبَتِہٖ• شَرَابًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا سَآئِغًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا • وَاَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّتِہٖ بِمَنِّہٖ وَرَحْمَتِہٖ وَكَرَمِہٖ وَرَأْفَتِہٖ • اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالذَّنْبُ لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ • اِعْمَلْ مَا شِئْتَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ • اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ • وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ • بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ • وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ • اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَادٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ • اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا • وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ • وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ • اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ • اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ • وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ •

(خطبۂ ثانیہ برائے عید الاضحیٰ پچھلے صفحات میں پڑھیے)

مسنون دعائیں

اذان کے بعد کی دعا جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذّن اور سامعین درود شریف پڑھیں، اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ آتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ •

مسجد میں داخل ہونے کی دعا جب مسجد میں جائے تو پہلے دایاں قدم اندر رکھے، درود شریف پڑھے اور یہ دعا پڑھے: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

مسجد سے نکلنے کی دعا جب مسجد سے نکلے تو پہلے بایاں قدم باہر رکھے، درود شریف پڑھے اور یہ دعا پڑھے: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

نماز کے بعد کی دعائیں

* اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا

الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ وَتَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ•

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی والے گھر جنت میں داخل فرما۔ اے ہمارپروردگار! تو برکت والا ہے۔ اور اے جلال وبزرگی والے، تو بلند ہے۔

*اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ•ترجمہ: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

* اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ•

ترجمہ: اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہے بڑا دینے والا۔

*اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ •

ترجمہ: اے رب ہمارے! ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے رب ہمارے! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت) نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے۔ تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

*اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ•ترجمہ: اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

* اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ•

ترجمہ: اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے۔

*اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ• ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ•ترجمہ:اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ•

ترجمہ:اے رب ہمارے!ہم نے اپنا آپ برا کیا، تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ•

ترجمہ:اے رب ہمارے!ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلمان اٹھا۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ•ترجمہ:اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا•ترجمہ:اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ•

ترجمہ:اے میرے رب!میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی، اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے، اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ، میں تیری طرف رجوع لایا، اور میں مسلمان ہوں۔

✽اَللّٰھُمَّ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ•

ترجمہ: اے میرے رب!مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔

✱اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی•

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے راہِ راست پر دوام، پرہیز گاری، پاک دامنی اور دولت مندی مانگتا ہوں۔

✱اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ بِمَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا•

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع دے جو تو نے مجھے عطا کیا اور مجھے ان چیزوں کا علم عطا فرما جو میرے لیے نفع بخش ہوں اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

✱اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا•

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، عمل مقبول اور رزقِ حلال طلب کرتا ہوں۔

✱اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ•

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے صحت و تندرستی، عفت و پارسائی، امانت داری، حسن اخلاق اور تقدیر پر رضا کا طالب ہوں۔

✱اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَآءِ، وَلِسَانِیْ مِنَ الْكِذْبِ، وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ•

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے۔ یقیناً تو خیانت کرنے والی آنکھوں کو جانتا ہے اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔

✱اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ• ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج و غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور کنجوسی سے، قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

✱ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ•

ترجمہ: اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی اور کنجوسی، انتہائی بڑھاپے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

✱اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا•

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کی پرہیز گاری عطا فرما اور اسے پاک کردے، تو بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی نفس کا والی اور اس کا مالک ہے۔

✽اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا• ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

✽اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ•

ترجمہ: اے اللہ! میں مؤمنین کی عداوت و مخالفت، نفاق و ریاکاری اور بدخلقی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

✽اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ•

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر، محتاجی اور قبر کے عذاب سے۔

✽اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ•

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، نیکیوں کی کمی اور ذلت و رسوائی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی کو ستاؤں یا خود ستایا جاؤں۔

✽اَللّٰهُمَّ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ•

ترجمہ: اے پروردگار! تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔

✽اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ•

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے رزقِ حلال عطا کر کے حرام سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے دوسروں سے بے پروا کر دے۔

✽اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ•

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے، اور تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے اچانک عتاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔

✽اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ• ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس عمل کے شر سے جو میں کر چکا اور اس عمل کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔

یارب! شدہ ام تبہ بیامرز مرا — شد روے دلم سیہ بیامرز مرا
دردا کہ بجز گنہ نہ کردم کارے — بخشندۂ ہر گنہ بیامرز مرا

شجرۂ عالیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیدِ سجّاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں، محی جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی، موسیٰ، حسن، احمد، بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوانِ فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشقِ حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لیے
کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا، تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدیٰ کے واسطے

نورِ جان و نورِ ایماں، نورِ قبر و حشر دے
بو الحسین احمد نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا کے واسطے

حامد و محمود اور حماد و احمد کر مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ حامد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
رحم فرما آلِ رحماں مصطفٰی کے واسطے

بہرِ ابراہیم بھی لطف و عطائے خاص ہو
نور کی سرکار سے حصہ گدا کے واسطے

اے خدا اختر رضا کو چرخ پر اسلام کے
رکھ دُرخشاں ہر گھڑی اپنی رضا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت ہم سب گدا کے واسطے

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جاں فزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جن کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سَلِّم کہنے والے غم زُدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

مآخذ و مراجع پر ایک نظر

نام کتاب	صاحبِ کتاب	مطبع / ناشر
۱- قرآن پاک	اللہ تبارک وتعالیٰ	رضا اکیڈمی، مالیگاؤں
۲ - کنزالایمان ترجمۂ قرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	رضا اکیڈمی، مالیگاؤں
۳- خزائن العرفان	صدرالافاضل نعیم الدین مراد آبادی	رضا اکیڈمی، مالیگاؤں
۴- تفسیر روح البیان ج:۱	شیخ اسماعیل حقی بروسوی	دار احیاء التراث اسلامی، بیروت
۵- تفسیر نعیمی، ج:۱	حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی	مکتبہ الحبیب الٰہ آباد
۶- بخاری شریف، ج:۱	حافظ الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی
۷- مسلم شریف، ج:۱	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی
۸- سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی	اشرفی بک ڈپو، دیوبند، سہارن پور
۹- مشکوٰۃ المصابیح	شیخ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی
۱۰- کنزالعمال، ج:۴	علاء الدین المتقی بن حسام الدین	دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدر آباد
۱۱ - الترغیب والترہیب ج:۱	امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری	۱۳۲ - ۱۳۴ جالی محلہ بمبئی نمبر ۳
۱۲- منیۃ المصلیٰ	علامہ سدید الدین بن محمد کاشغری	مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
۱۳ - نزہۃ القاری، ج:۲	مفتی محمد شریف الحق امجدی	دائرۃ البرکات، گھوسی، مئو
۱۴- ہدایہ، ج:۱	برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی	مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
۱۵- فتاویٰ رضویہ، ج:۳،۲	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	رضا اکیڈمی، ممبئی نمبر ۳
۱۶- بہارِ شریعت، ج:۴،۳،۲	صدر الشریعہ امجد علی اعظمی	المجمع المصباحی، مبارکپور، اعظم گڑھ
۱۷- نور الایضاح	شیخ حسن بن عمار شرنبلالی	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی
۱۸- احیاء علوم الدین عربی ج:۱	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی	۱۳۲ - ۱۳۴ جالی محلہ بمبئی نمبر ۳
۱۹- مکاشفۃ القلوب مترجم	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی
۲۰- نزہۃ المجالس، عربی، ج:۱	امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری	مطبع فتح الکریم ۱۲۹۲ھ
۲۱- درۃ الناصحین، عربی	عثمان بن حسن بن احمد خوبوی	۱۳۲ - ۱۳۴ جالی محلہ بمبئی نمبر ۳
۲۲- ریاض الناصحین فارسی	مولانا محمد بن شیخ محمد ربحامی	مکتبۃ الحقیقہ استنبول، ترکی
۲۳ - تنبیہ الغافلین اردو	علامہ ابن حجر عسقلانی	فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، دہلی
۲۴- شرح الصدور مترجم	علامہ جلال الدین سیوطی	رضوی کتاب گھر، بھیونڈی
۲۵- قلیوبی عربی	علامہ شیخ شہاب الدین	کتب خانہ امدادیہ، دیوبند
۲۶- روحانی حکایات اول	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	رومی پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور